شرح مأۃ عامل کی

حل شدہ تراکیب

آسان انداز میں۔۔۔

تالیف

مولانا محمد یوسف نقشبندی

انتساب

یہ کاوش حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب اور اپنے شیخِ کامل تاجدارِ چورہ شریف پیر سید کبیر علی شاہ صاحب اور بالعموم امت مسلمہ کے ایصالِ ثواب کے لیے اللہ پاک قبول فرمائے

تالیف۔۔ مولانا محمد یوسف نقشبندی

خصوصی تعاون برائے اشاعت وترویج : مولانا محمد لیاقت رضوی مولانا محمد صائم عطاری

خصوصیت :اس کتاب میں ہر ترکیب حل کرنے کے بعد اس میں لاگو ہونے والا قاعدہ بیان کر کے ترکیب سمجھائی گئی ہے

فایدہ۔۔۔یہ ہو گا کہ اس طرح قواعد کے ساتھ ایک دو انواع کی تراکیب کرنے سے طالب علم کو ترکیب حل کرنا آجائے گی

فہرست

ترکیبی قواعد.....3

مشکل تراکیب..... 11

ابتدائی اصول و ضوابط 13

شرح مئة عامل کا خطبه..... 13

النوع الاول 24

النوع الثانی 108

النوع الثالث 129

چوتھی نوع 134

نوعِ خامس 144

نوع سادس..... 158

"النوع السابع" 174

ترکیبی قواعد

قاعدہ نمبر 1۔

ایک جیسے دو اسماء جو کہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث اور معرفہ نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں۔۔۔

قاعدہ نمبر 2۔

صیغہ صفت مثلاً اسم فاعل واسم مفعول واسم تفضیل واسم منسوب وغیرہ ترکیبِ کلام میں پچھلے اسم کے لیے ہمیشہ صفت بنتے ہیں۔۔

قاعدہ نمبر 3.

عَلَم موصوف تو بن سکتا ہے لیکن صفت نہیں بن سکتا۔۔

قاعدہ نمبر 4.

اسمِ نکرہ کے بعد جملہ ہو تو نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے۔۔ کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 5۔

ابن، اور بنت، ما قبل کی صفت بنتے ہیں۔۔۔

قاعدہ نمبر 6.

مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے مثلاً "نعمائہ الشاملۃ" میں "الشاملہ"... "نعماء" کی صفت ہے۔۔ جو کہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہوئی ہے۔۔

قاعدہ نمبر 7.

چند القابات کے بعد علم پھر "بن یا بنت ہو پھر اسمِ منسوب ہو تو القابات میں سے پہلے لقب کو موصوف اور بقیہ القابات کو صفت بنا کر موصوف وصفات کو ملا کر مبدل منہ بنا کر پھر بعد میں آنے والے عَلَم کو موصوف اور بن یا بنت کو اپنے مضاف الیہ سے ملا کر عَلَم کی صفت اور اسم منسوب کو بھی عَلَم کی صفتِ ثانی بنا کر ۔۔ موصوف وصفات کو ملا کر بدل بنا کر اس مجموعہ کو ما قبل کے لیے فاعل، مفعول وغیرہ جو بھی بنتا ہو بنا دیا جائے گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 8.

نکرہ کے بعد معرفہ ہو تو عموماً مضاف ومضاف الیہ بنتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 9.

متعدد نکرہ اسماء کے بعد معرفہ اسم ہو تو سب اسماء مضاف ومضاف الیہ بنتے ہیں۔۔ کیونکہ ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مضاف ومضاف الیہ ہو سکتے ہیں

قاعدہ نمبر 10.

جار مجرور ملکر ہمیشہ ظرف لغو یا ظرفِ مستقر بنتے ہیں۔۔

قاعدہ نمبر 11.

ایک ترکیب میں متعدد (ایک سے زائد) جار مجرور بھی ہوسکتے.. ہیں۔۔اسی طرح ایک ترکیب میں جار مجرور سے پہلے متعدد فعل یا شبہ فعل بھی ہوسکتے ہیں ۔۔لیکن جار مجرور کا جس فعل سے تعلق بنتا ہو اسی کے متعلق کریں گے۔۔اور یہ تعلق ترجمہ و مفہوم سے معلوم ہو گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 12.

جار مجرور خبر، صفت، صلہ، حال وغیرہ کی جگہ پہ آتا ہے۔۔اگر جار مجرور سے قبل مبتداء ہو تب جار مجرور خبر کی جگہ پہ ہو گا۔۔اسی طرح اس سے پہلے موصوف ہو تو یہ صفت کی جگہ پہ ہو گا۔۔وعلی ھذا القیاس۔۔جب خبر کی جگہ پہ واقع ہو تب شبہ فعل کو مبتداء کے مطابق محذوف نکالیں گے۔۔۔یعنی کہ وہ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں مبتداء سے مطابقت رکھنا ضروری ہے اسی طرح جب جار مجرور صفت کی جگہ پہ ہو تب جو شبہ فعل ہو گا اسکو موصوف والا اعراب دیں گے اور موصوف کے مطابق واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث وغیرہ ہی محذوف نکالیں گے اسی طرح بقیہ جگہوں پہ بھی ہو گا

قاعدہ نمبر 13.

لقب مبدل منہ بنتا ہے۔۔۔اور "عَلَم" بدل بنتا ہے۔۔جسطرح "سید الانبیاء" آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے یہ مبدل منہ اور "محمد" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا "علم" یعنی نام مبارک ہے تو یہ بدل بنایا جائے گا

قاعدہ نمبر 14.

"ما، برائے موصولہ ""اَن، مصدریہ ""اَنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل "لَو" اور "کَی" یہ تمام حروف ترکیبِ کلام میں موصولِ حرفی بنتے ہیں اور بعد والا جملہ انکا صلہ بنتا ہے۔۔۔پھر یہ اپنے صلہ سے ملکر کلام کا جز بنتے ہیں۔۔۔

قاعدہ نمبر 15.

صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے اور اس میں اسم موصول کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا لازمی ہے جو کہ اسم موصول کی طرف لوٹے گی۔۔۔کیونکہ یہ ضمیر ہی موصول و صلہ کے درمیان رابطہ قائم کرتی ہے۔۔

قاعدہ نمبر 16.

مجمل کے بعد تفصیل اگر محلِ جر میں ہو تو تین طرح تراکیب اگر محلِ جر میں نہیں تو دو طرح تراکیب ہونگیں جب مجمل محلِ جر میں ہو تو پہلی ترکیب یوں کہ ۔مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل۔۔دوسری ترکیب یوں کہ۔تفصیل کے ہر فرد کو مبتدائے محذوف "احدھما" و "ثانیھا" کی خبر بنایا جائے

تیسری ترکیب یوں کہ۔تفصیل کو "اَعنِی" فعل مقدر کا مفعولِ بہ بنایا جائے گا۔جب مجمل محلِ جر میں نہ ہو تو صرف آخری دو طریقوں سے ترکیب ہو سکے گی۔۔

قاعدہ نمبر 17.

تین سے نو تک اسمائے اعداد مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور ان کا معدود جمع مجرور ہوتا ہے۔۔تین سے نو تک کہ اسمائے اعداد ترکیبِ کلام میں ممیز ہو کر مضاف بنیں گے اور معدود مضاف الیہ ہو کر تمیز بنے گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 18.

احد عشر سے تسعون تک کا معدود مفرد منصوب ہوتا ہے اسمِ عدد ممیز اور معدود کو تمیز ہی بنایا جائے گا۔۔پھر ممیز و تمیز کو ملا کر کلام کا جز یعنی فاعل و مفعول وغیرہ بنایا جائے گا

قاعدہ نمبر 19.

معرفہ کے بعد جار مجرور پھر ایک یا چند کلمات جو خبر بن سکتے ہوں تو معرفہ کو ذوالحال اور جار مجرور کو کسی شبہ فعل کے متعلق کر کے حال بنا کر اس مجموعہ کو مبتداء اور بعد والے کلمہ یا کلمات کو خبر بنایا جائے گا۔۔

قاعدہ نمبر 20.

فعل کے بعد والا اسم اگر فاعل بن سکتا ہو تو وہی فاعل ہو گا۔۔ فاعل یا مفعول کا ترجمہ اور مفہوم سے معلوم ہو گا۔۔

قاعدہ نمبر 21.

جس فعل کا فاعل ضمیرِ مستتر بن رہی ہو تو فعل کے بعد والا اسم اکثر مفعول بنتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 22۔

فعل سے متصل ضمیر ترکیبِ کلام میں مفعولِ بہ بنتی ہے۔۔

قاعدہ نمبر 23۔

اسم سے متصل ضمیر ترکیبِ کلام میں مضاف الیہ بنتی ہے

قاعدہ نمبر 24۔

ضمیرِ مرفوع منفصل ترکیبِ کلام میں موقع کی مناسبت سے مبتداء، خبر، فاعل نائب الفاعل

وغیرہ بنتی ہے۔۔

قاعدہ نمبر 25.

جن الفاظ میں وقت، جگہ یا دن اور رات یا سال یا مہینہ کا معنیٰ ہو ترکیبِ کلام میں وہ مفعول فیہ بنتے ہیں جیسے "الیوم ءغدا" وغیرہ۔۔

قاعدہ نمبر 26.

مھما حیثما اور اینما یہ اسمائے شرط ہیں ترکیبِ کلام میں یہ مفعول فیہ بنتے ہیں اگر کلام کے شروع میں ہوں تب مفعولِ فیہ مقدم کہلائیں گے۔۔۔

قاعدہ نمبر 27.

"اذا" اسمِ شرط ترکیبِ کلام میں مفعول فیہ بنتا ہے اگر شروع میں ہو تو مفعولِ فیہ مقدم۔۔

قاعدہ نمبر 28.

"بین" اور دون بھی ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ بنتے ہیں اور یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔۔

قاعدہ نمبر 29.

بعد ھا اور قبلھا۔۔ بھی ترکیبِ کلام میں "ثبت" فعلِ محذوف کا مفعولِ فیہ بنتے ہیں۔۔

قاعدہ نمبر 30.

مابعد ھا اور ما قبلھا میں "ما" برائے موصولہ ہے۔۔ یعنی کہ بعد والا سارا جملہ "ما" موصول کا صلہ ہو گا۔۔ موصول وصلہ ملکر کلام کا جز ہو گا۔۔

قاعدہ نمبر 31.

نحو اور مثل والی عبارت کی دو طرح سے ترکیب ہو گی

اولا یہ کہ نحو یا مثل کو مضاف اور بعد والے سارے جملہ کو مراد اللفظ کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنا کر مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر بنا کر مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو جائے گا۔۔

ثانیاً یہ کہ مثل اور نحو کے بغیر فقط بعد والے جملے کی ترکیب ہو گی مثل اور نحو کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا

جہاں بھی مثل اور نحو والی عبارت آے اسکی ان مذکورہ دو طریقوں سے لازماً ترکیب کی جائے گی

البتہ جب نحو یا مثل کے بعد آیتِ قرآنی ہو تب ایک ہی ترکیب ہو گی یوں کہ نحو مضاف اور آیتِ قرآنی کی ترکیب کرنے کے بعد اسکو مضاف الیہ بنا کر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بنایا جائے گا

قاعدہ نمبر 32.

ترکیبِ کلام میں کاف برائے تشبیہ کو کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق کیا جائے گا۔۔۔

جبکہ کاف برائے تمثیل کو مثلُ مثلاً کا مفعولِ مطلق بنایا جائے گا۔۔

السوال۔۔ مقولہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔ قائل جو بات کرتا ہے وہ مقولہ کہلاتی ہے۔۔

السوال۔۔ جوابِ قسم سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔ قسم اٹھانے کے بعد جو کلام کیا جائے وہ جوابِ قسم ہوتا ہے۔

السوال۔۔ جوابِ قسم کو جوابِ قسم کیوں کہا جاتا ہے؟

الجواب۔۔ جسطرح سوال کے بعد جواب کی طلب ہوتی ہے اسی طرح قسم اٹھانے کے بعد ہونے والے کلام کی طلب ہوتی ہے اس لیے اسکو جوابِ قسم کہتے ہیں۔۔

السوال۔۔ محلاً مفعولِ بہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔ یعنی کہ یہ کلمہ مفعولِ بہ کی جگہ اور محل پہ واقع ہے کیونکہ جب حروفِ جارہ زایدہ کسی کلمہ پہ داخل ہوتے ہیں تب ترکیب میں اس کلمے کی محل کے اعتبار سے ترکیب کی جاتی ہے یعنی کہ جار مجرور نہیں بنایا جاتا۔۔

قاعدہ نمبر 33.

حروفِ جارہ زایدہ کو ترکیب کرتے وقت ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا اور جس کلمے پہ یہ داخل ہونگے اسکو محل کے اعتبار سے کلام کا جز بنایا جائے گا۔۔۔ مثلا "لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" میں بایدیکم کی "ب" زائدہ ہے۔۔۔ اب "ایدیکم" کو پچھلے فعل کا محلا مفعولِ بہ بنایا جائے گا کیونکہ "ایدیکم" پہ اگر "ب" داخل نہ ہوتی تو یہ مفعول ہوتا "باء" زائدہ کر کے چھوڑ دی جائے گی۔۔

قاعدہ نمبر 34.

"اَی" کے بعد والا جملہ پچھلے جملے یا کلمہ کی تفسیر و تشریح کرتا ہے اسلیے "اَی" کے بعد والے جملے کو جملہ مفسرہ کہتے ہیں۔۔۔

قاعدہ نمبر 35۔

مصدر کبھی اپنے فاعل اور کبھی مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔ فعلِ لازم کا مصدر فعلِ لازم والا عمل اور متعدی کا مصدر فعل متعدی والا عمل کرتا ہے۔۔

جب مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو تب اس کا فاعل مجرور ہی ہو گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 36.

مصدر تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے

،الف لام کے ساتھ، تنوین کے ساتھ اور مضاف ہو کر یہ ترجمہ اور مفہوم سے معلوم ہو گا کہ یہاں مصدر مضاف ہو کر استعمال ہوا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 37.

اگر "رُبَّ" کے ساتھ ضمیر متصل ہو اور اسکے بعد اسمِ نکرہ ہو تو تو وہ ضمیر ممیز اور اسمِ نکرہ تمیز ہو گا۔۔۔ ممیز و تمیز کو "رُبَّ" جار کا مجرور بنائیں گے۔۔

قاعدہ نمبر 38.

"معنٰی" پہ الف لام نہ ہو تو یہ اکثر مضاف ہو کر استعمال ہوتا

ہے اسی طرح "جمیع" بھی مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 39.

ہر فعل جملہ ہوتا ہے۔۔ جملہ کے لیے مسند و مسند الیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور فعل کے اندر ضمیر ہوتی ہے جو کہ مسند الیہ اور خود فعل مسند ہوتا ہے لہذا ہر فعل جملہ ہوتا ہے لہذا نکرہ کے بعد فعل ہو تو فعل نکرہ کی صفت ہوا گا کیونکہ فعل جملہ ہوتا ہے اور نکرہ کے بعد جملہ ہو تو وہ اس کی صفت بنتا ہے

قاعدہ نمبر 40.

قسمیہ الفاظ "واللہ, باللہ

،تاللہ ءِللہ وغیرہ فعلِ محذوف اقسم کے متعلق ہوتے ہیں

المختصر یہ کہ قسمیہ الفاظ سے پہلے "اُقسِمُ" فعل محذوف ہوتا ہے جس کو محذوف نکال کر ترکیب کی جائے گی۔۔

قاعدہ نمبر 41.

قسمیہ الفاظ یا کلمہ کی علیحدہ ترکیب ہو گی اور بعد والے جملے کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔ قسم کے بعد والے جملے کی ترکیب کرنے کے بعد اسکا جواب قسم کہ کر چھوڑ دیں گے

قاعدہ نمبر 42۔

قول یا اس سے مشتق الفاظ کے بعد والے جملے کو مقولہ کہتے ہیں اور مقولہ کو قول سے ملا کر کلام کا جز بنایا جائے گا

قاعدہ نمبر 43.

معرفہ کے بعد "مِن" بیانیہ ہو تو معرفہ کو ذوالحال اور "من" بیانیہ کو مابعد سے ملا کر فعل یا شبہ فعل کے متعلق کر کے حال بنایا جائے گا۔۔

قاعدہ نمبر 44.

اسمِ اشارہ کے بعد معرف بالام اسم ہو تو تین تراکیب ہو سکتی ہیں۔۔ پہلی یہ کہ اسم اشارہ کو موصوف اور معرف بالام اسم کو صفت بنایا جائے

دوسری ترکیب یہ کہ مبدل منہ اور بدل تیسری ترکیب یوں کہ مبین اور عطف بیان بنا کر کلام کا جز بنایا جائے گا۔۔

قاعدہ نمبر 45.

خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے

قاعدہ نمبر 46.

مطلقاً حروف تہجی ترکیبِ کلام میں کچھ نہیں بنتے لیکن جب انکے متعلق خبر دینا مقصود ہو یا انکی خصوصیات و تفصیل بیان کرنا مقصود ہو تو یہ فایدہ حاصل کرنے کے لیے انکو مراد اللفظ کی تاویل میں مبتداء وغیرہ بنانا درست ہوتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 47.

"قد" مضارع پہ داخل ہو کر قِلَّت و تقلیل کا معنٰی پیدا کر دیتا ہے

قاعدہ نمبر 48۔

اسم فاعل و مفعول حدوثی پہ آنے والا الف لام "اسم موصول

"اللذی یا اللتی کے معنٰی میں ہوتا ہے ترکیب میں الف لام برائے اسم موصول بمعنی اللذی بنا کر اسمِ فاعل و مفعول کو صلہ بنایا جائے گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 49.

"بخلاف" کو کسی کے متعلق کر کے ماقبل فعل یا شبہ فعل کی ضمیر سے حال بنا کر ترکیب ہو گی۔۔

قاعدہ نمبر 50۔

فعلِ ناقص کے بعد ایک ہی کلمہ ہو اگر وہ خبر بن رہا ہو تو فعل ناقص کا اسم اسکی ضمیر ہی بنے گی

قاعدہ نمبر 51۔

فعلِ ناقص کے بعد منصوب اسم آجائے تب بھی اسکا اسم فعل میں ضمیر مستتر ہی ہو گی۔۔

قاعدہ نمبر 52۔

فعلِ ناقص کا بھی مفعولِ فیہ بہ وغیرہ ہوتا ہے۔۔

قاعدہ نمبر 53.

ایک ترکیب میں ایک سے زائد حقیقی مبتداء نہیں ہو سکتیں

بسا اوقات ایک سے زائد مبتداء بن رہی ہوتیں ہیں وہ بھی دراصل دوسری مبتداء پہلی مبتداء کی ہی خبر دے رہی ہوتی ہے۔۔۔ آسان یوں سمجھیے یعنی کی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک خبر کی ایک سے زائد مبتداء ہوں کیونکہ ایک چیز کی ایک ہی جگہ سے ابتداء ہو سکتی ہے ایک چیز کی دو جگہوں سے ابتداء ہونا محال ہے جبکہ اسکے برعکس یعنی ایک مبتداء کی ایک سے زائد اخبار (خبریں) ہو سکتی ہیں۔۔۔ اسکو اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں۔۔

قاعدہ نمبر 54.

(کل واحد منھا) کی ترکیب میں "واحد" موصوف اور "منھا" کو متعلق سے ملا کر صفت بنایا جائے گا۔۔۔ اگر "کل" کے بعد "واحد" نہ ہو تو "واحد" محذوف نکال کر مابعد کو صفت بنا کر اس مجموعہ کو "کل" کا مضاف الیہ بنا کر ماقبل کے لیے جو بھی بنے بنایا جائے گا۔۔۔

قاعدہ نمبر 55.

بسا اوقات مثال میں "ضمیر" ہوتی ہے لیکن اسکا مرجع نہیں ہوتا تب اسکا مرجع "غائب چیز" کو بنایا جائے گا کیونکہ فرضی مثالیں سمجھانے کے لیے دی جاتیں ہیں...

قاعدہ نمبر 56.

مرجع ہمیشہ غائب کی ضمیر کا ہوتا ہے۔۔ متکلم اور مخاطب کی ضمائر کا مرجع نہیں ہوتا

قاعدہ نمبر 57.

ضمیر کا مرجع ہمیشہ اسمِ ظاہر ہی ہوتا ہے لیکن جب ضمیر سے مسمّٰی ضمیر مراد ہو تب ضمیر کی طرف بھی ضمیر کو لوٹایا جا سکتا ہے۔۔ یعنی ضمیر سے مراد لفظ ہو۔۔

قاعدہ نمبر 58۔

حروفِ نداء سے قبل، اَدعُو، اُنادِی یا اَطلُبُ فعل کو محذوف نکال کر ترکیب کی جاتی ہے۔۔ جسکو پکارا جائے وہ منادیٰ کہلاتا ہے۔۔ ترکیب کرتے ہوئے منادیٰ قائم مقام مفعول بہ کہا جائے گا اور فعل فاعل اور منادیٰ قائم مقام مفعول بہ کو ملا کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ بنایا جائے گا

قاعدہ نمبر 59.

سیاق وسباق کے اعتبار سے "اَیٌّ" ترکیبِ کلام میں کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ بنتا ہے کیونکہ یہ عامل کے مطابق معمول واقع ہوتا ہے اگر یہ شروع میں آئے تو عاملِ معنوی کا معمول ہونے کی وجہ سے مبتداء ہو گا اگر یہ درمیانِ کلام میں ہو تو کسی فعل وغیرہ کا معمول ہو گا جس بنا پہ مفعول بہ ہو گا

قاعدہ نمبر 60.

جب غیر "اِلاّ، یعنی استثناء" کے معنیٰ میں نہ ہو تب "غیر" ماقبل کی صفت بنتا ہے "غیر" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور یہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی معرفہ نہیں بنتا غیر حقیقی طور پر صفت کے لئے وضع ہوا البتہ مجازاً استثناء کے معنی میں ہوتا ہے

قاعدہ نمبر 61.

اسم کا عطف اسم پہ، فعل کا عطف فعل پہ حرف کا حرف پہ مفرد کا عطف مفرد پہ اور جملہ کا عطف جملہ پہ کیا جاتا ہے

قاعدہ نمبر 62.

"سمّیٰ یُسَمّی" متعدی بدو مفعول ہوتا ہے یعنی کہ یہ فعل اپنے بعد دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے۔۔۔ایک نائب الفاعل اور دوسرا مفعول بہ۔۔یاد رکھیں نائب الفاعل بھی حقیقت میں مفعول بہ ہی ہوتا ہے۔۔۔دراصل "سمی یسمی" فعل صرف نائب الفاعل سے اسکا معنی و مفہوم مکمل نہیں ہوتا اسلیے یہ دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے

قاعدہ نمبر 63.

جو جملہ شرط بنتا ہے وہ صرف فعلیہ ہی ہو گا۔۔۔جبکہ جو جملہ جزاء بنتا ہے اس میں جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں ہو سکتے ہیں

مشکل تراکیب

السوال۔۔۔"ایضاً" کی ترکیب نحوی کیسے ہو گی؟

الجواب۔۔۔لفظی اعتبار سے ایضاً کا عبارت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا البتہ معنوی تعلق ہوتا ہے۔۔۔لہذا اسکی ترکیبِ نحوی بھی علیحدہ ہی کی جاتی ہے۔۔۔ایضاً کو "آض" فعل محذوف کا مفعولِ مطلق بنایا جاتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی (ایضاً)

ایضاً۔۔۔"آض" فعل محذوف کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔"آض "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب۔۔۔۔اسکا فاعل ہے۔۔۔"آض" فعل اپنے فاعل و مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

السوال "نحو" والی عبارت کی ترکیب کیسے ہی جاتی ہے؟

الجواب۔۔۔جس عبارت کے شروع میں نحو آجائے اسکی دو تراکیب ہوتیں ہیں

ترکیب اول۔۔۔

نحو کو مضاف اور مابعد عبارت اگر تو قرآنی آیت ہے تو اسکی مکمل ترکیب کرنے کے بعد اور اگر قرآنی آیت کے علاوہ عبارت ہے تو اس کو ڈائریکٹ ہی "مراد اللفظ" کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنا کر۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ کے مجموعہ کو "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جائے گا

ترکیب ثانی

دوسری ترکیب میں "نحو" کو چھوڑ دیا جائے گا اور ویسے ہی نحو کے بعد والی عبارت کی ترکیب کی جائے گی۔۔۔

السوال۔۔۔"مثلاً" کی ترکیب کیسے کرتے ہیں؟

الجواب۔۔۔جہاں بھی عبارت میں مثلاً آئے تو اس کی ترکیبِ نحوی علیحدہ طور پہ ہو گی کیونکہ کہ لفظی طور پہ عبارت کے سات اس کا تعلق نہیں ہوتا۔۔فقط معنوی تعلق ہوتا ہے۔۔۔

مثلاً کو فعلِ محذوف "مثلتُ" کا مفعولِ مطلق بنایا جائے گا۔۔۔

مثلاً کی ترکیب نحوی درج ذیل ہے

جیسے مثلاً۔۔۔فعلِ محذوف مثلتُ کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔۔

"مثلتُ "صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔"تُ "ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"مثلتُ" فعل اپنے فاعل و مفعولِ مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

السوال۔۔۔۔(البتہ) کی ترکیب نحوی کیسے کی جائے گی؟

الجواب۔۔۔۔"البتہ" کا چونکہ عبارت سے معنوی تعلق ہوتا ہے۔۔۔لفظی تعلق نہیں ہوتا۔۔یہ معنی و مفہوم میں شدت کا فایدہ دیتا ہے لیکن لفظی اعتبار سے عبارت سے اسکا کا کوئی تعلق نہیں ہوتا لہذا اسکی ترکیبِ نحوی علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔۔

"البتۃ" کی ترکیب نحوی درج ذیل ہے "البتۃ" کو۔۔۔"بَتَّ" فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق بنایا جاتا ہے مثلاً۔۔۔البتۃ۔۔۔"بتَّ" فعل محذوف کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔"بتَّ"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔بتَّ فعل اپنے فاعل و مفعولِ مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

السوال۔۔۔"ابداً" کی ترکیبِ نحوی کیسے ہو گی؟

الجواب۔۔۔ابداً کا چونکہ عبارت سے صرف معنوی تعلق ہوتا ہے۔۔۔جبکہ لفظی تعلق نہیں ہوتا اس لیے اس کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔

"ابداً کی ترکیب نحوی درج ہے"

"ابداً"۔۔فعل محذوف "اَبَدتُ" کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔"ابدت "صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ابدت فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

السوال۔۔۔دائما کی ترکیبِ نحوی کیسے ہو گی؟

الجواب۔۔۔دائما کا بھی چونکہ عبارت سے معنوی تعلق ہوتا ہے نہ کہ لفظی لہذا اسکی ترکیبِ نحوی بھی علیحدہ ہی ہوتی ہے۔۔۔دائما کو ترکیب کلام میں ماقبل فعل یا شبہ فعل کے محذوف مصدر کی صفت بنا کر۔۔۔موصوف وصفت کو ملا کر اسی فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ مطلق بنا دیا جاتا ہے

"دائما" کی ترکیب نحوی درج ذیل ہے..مثلاً

"الفاعل فیھا ضمیر مستتر دائما"

اس ترکیب میں "دائما" سے پہلے "مستتر" شبہ فعل موجود ہے۔۔۔لہذا اسی شبہ فعل کا مصدر "استتاراً" موصوف محذوف مان لیا۔۔۔اور "دائما" میں "ھو" ضمیر فاعل سے ملکر "دائما"صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"مستتر" کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔

السوال۔۔۔"وحدہٗ" کی ترکیب کیسے ہو گی

الجواب۔۔۔"وحدہٗ" ترکیب کلام میں ہمیشہ حال بنتا ہے۔۔۔اوع اسکو منفرداً کی تاویل میں کر کے حال بنایا جاتا ہے۔۔۔کیونکہ وحدہٗ ڈائریکٹ حال نہیں بن سکتا کیونکہ یہ معرفہ یگ۔۔۔اور حال نکرہ ہوتا ہے۔۔۔لہذا اسکو منفرداً کی تاویل میں حال بنایا جاتا ہے۔۔۔

"منفرداً کی ترکیب نحوی"

"اللہ وحدہٗ لاشریک لہ"

"اللہ "اسم جلالت ذوالحال ہوا۔۔۔"وحد" مضاف ہوا۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "اسم جلالت اللہ "۔۔مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"منفردا" کی تاویل میں حال ہوا۔۔۔"منفردا" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔راجع بسوئے "ذوالحال" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر مبتداء ہؤا۔۔بقیہ ترکیب حسبِ سابق ہو گی بعد والا جملہ خبر ہو گا

السوال۔۔۔لامحالہ کی ترکیب کیسے ہو گی؟

الجواب۔۔۔(لا محالہ)میں...لا برائے نفی جنس ہے۔۔۔۔"محالہ"اسکا اسم ہوا۔۔۔"موجود"محذوف لائے نفی جنس کی خبر ہوا۔۔"موجود"صیغہ واحد مذکر ،اسمِ مفعول۔۔۔اس میں "گو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لائے نفی جنس کا اسم" اس "موجود" کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔لائے نفی جنس کی خبر ہوا۔۔۔لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ابتدائی اصول وضوابط

السوال::شبہ جملہ اسمیہ کیا چیز ہے؟

جواب سے پہلے تمہید ذہن نشین کرلیں کہ جب بھی مطلقاً "جملہ" کہا جائے تب اس سے مراد جملہ فعلیہ ہو گا کیونکہ جملوں میں عمل کے اعتبار سے اصل جملہ فعلیہ ہی ہے۔۔۔

الجواب:: تمام جملوں میں اصل جملہ فعلیہ ہے اور جملہ فعلیہ میں موجود فعل اپنے معنی کو بیان کرنے میں فاعل یا نائب الفاعل کا محتاج ہوتا ہے. چونکہ اسمائے مشتقہ (اسم فاعل و مفعول وغیرہ) بھی فاعل و نائب الفاعل کے محتاج ہوتے لہذا یہ اسمائے مشتقہ فاعل و نائب الفاعل کے محتاج ہونے کی جہت سے جملہ فعلیہ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اس وجہ سے انہیں شبہ جملہ کہا جاتا ہے۔۔اور انکو اسمیہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اسم ہوتے ہیں لہذا شبہ جملہ اسمیہ کہ دیا جاتا ہے

السوال::اسباق کے عنوانات کی ترکیب کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب::فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموماً دو طرح کی تراکیب کی جاتیں ہیں

اولا:: انہیں مبتداء بنایا جائے اور انکی خبر کو محذوف مان لیا جائے.

مثلاً:﴿**کتاب الحج**﴾ کی ترکیب یوں کریں گے﴿ **کتاب الحج**﴾ مبتداء۔۔۔خبر محذوف ہو گی﴿**ھذا**﴾

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا...

ثانیاً::اسباق کے عنوانات کو خبر بنایا جائے اور انکے لیے مبتداء کو محذوف قرار دیا جائے

مثلا:﴿**کتاب الحج**﴾خبر﴿**ھذا**﴾مبتداء محذوف مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

شرح مئۃ عامل کا خطبہ

اصول.1

ترکیب میں لفظ﴿**اللہ** ﴾کو اسم جلالت کہ کر بیان کرنا ہے۔۔۔مثلا﴿**اللہ**﴾ اسم جلالت مضاف موصوف،فاعل وغیرہ۔۔۔یہ نہیں کہنا کہ "اللہ" مضاف۔۔۔یہ سخت بے ادبی ہے

اصول نمبر.2

حضور اقدس کا نام مبارک (محمد) جلوہ فرما ہو تو ترکیب میں یوں کہنا ہے (محمد، صلی اللہ علیہ وسلم) اسمِ رسالت مضاف، موصوف، فاعل وغیرہ۔۔۔یوں نہیں کہنا کہ "محمد" مضاف یہ بھی سخت بے ادبی اور بے ادبوں کا طریقہ ہے....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترکیب نحوی

"﴿ب﴾حرفِ جار ہے۔۔۔﴿"اسم"﴾مضاف ہے۔۔۔﴿"اللہ "﴾اسمِ جلالت موصوف ہوا۔۔۔

"**الرحمٰن**"پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔۔"**رحمٰن**"صیغہ واحد مذکر ،صفت مشبہ۔۔۔۔اس میں"**ھو**"ضمیر ،مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف"اس(**الرحمٰن**)کا فاعل ہوئی۔۔۔

"**الرحمٰن**"صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"**اللہ**"اسمِ جلالت کی صفتِ اول ہو

"**الرحیم**"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔"**رحیم**"صیغہ واحد مذکر،صفت مشبہ۔۔۔۔اس میں"**ھو**"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف اس"**الرحیم**"کا فاعل۔۔۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفتِ ثانی بن گئی۔۔۔

موصوف اپنی دونوں صفات سے ملکر"**اسمِ**" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر.."**ب**" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار، مجرور ملکر"اَشرَعُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا"اشرع"۔صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں"انا "ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس کا فاعل ہوئی "اشرع"فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ معنیً ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر1۔۔۔

جب بھی، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفصیل، صفت مشبہ یا مبالغہ کا صیغہ آجائے تو۔۔۔ترکیب کے وقت ان مذکورہ صیغوں سے ضمیر نکال کر بعد میں ملا کر پھر ماقبل (پچھلے) کے لیے کچھ بنائیں گے۔۔۔

یہی اہلسنت کا طریقہ ہے۔۔۔اگر ڈائریکٹ ہی الرحمٰن کو صفت بنا دیا۔۔۔تو یہ طریقہ بدمذہبوں کا ہے اور یہ غلط ہے۔۔۔۔

"ترکیبی قاعدہ"2

جب دو اسماء یا دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا اس قاعدے کے مطابق ہم نے اس ترکیب میں "اللہ اسمِ جلالت کو موصوف اور الرحمٰن والرحیم کو صفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر3

دو اسماء میں پہلا نکرہ اور دوسرا معرفہ ہو تو عام طور پر پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے "اسمِ" کو مضاف بنایا کیونکہ یہ نکرہ ہے ۔۔۔"اللہ "اسم جلالت کو مضاف الیہ بنایا کیونکہ یہ معرفہ ہے۔۔۔۔

الحمدللہ علی نعمائہ الشاملۃ وآلائہ الکاملۃ .....

ترجمہ: تمام حمدیں (ثابت ہیں) اللہ پاک کے لیے اسکی تمام عام نعمتوں پہ اور (تمام) کامل نعمتوں پہ

ترکیب نحوی

"**الحمد**"،پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔"**حمد**"مبتداء ہوا۔۔۔"**للہ**",پہ لام حرفِ جار ہے۔۔۔"**اللہ**"اسم جلالت, مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور، ملکر "**ثابت**"مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"**ثابت**"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔۔اس میں"**ھو**"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"**حمد**(مبتداء)"اسکا فاعل ہوا...

"**علی نعمائہ الشاملۃ**": **علٰی**"حرف جار**نعماء**"مضاف"**ہ**"ضمیر واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اسم جلالت (یعنی۔لفظ**اللہ**)مضاف الیہ ہوی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر موصوف بن گیا

"**الشاملہ**"پہ الف لام برآے تعریف ہے۔۔۔"**شاملۃ**"صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل۔۔۔اس میں"**ھی**"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔۔۔موصوف اس(**شاملۃ**)۔۔۔کا فاعل ہوئی۔

"**شاملہ**"اسم فاعل اپنے فاعل"**ھی**"سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف کی صفت ہوا موصوف وصفت ملکر"**علی**"جار کا مجرور ہوا جار مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا

"**و آلائہ الکاملہ**": **واو**"عاطفہ ہے۔۔۔۔"**آلاء**"مضاف ہو رہا ہے۔۔۔"**ہ**"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اسم جلالت اللہ" ("**ہ**"ضمیر)مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر موصوف بن گیا۔۔۔**الکاملہ**پہ الف الام برائے تعریف ہے۔۔۔"**کاملہ**"صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل۔۔اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف"اس(کاملہ)کا فاعل ہوئی

"**الکاملہ**"اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"**آلائہ**"کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و" معطوف ملکر"**علٰی**"جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔۔جار مجرور ملکر ثابت مقدر کا ظرف لغو ہوا۔۔۔

"**ثابت**"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں"**ھو**"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"مبتداء"اسکا فاعل ہوا۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"**الحمد**"مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنی جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

السوال:لفظاً جملہ خبریہ اور معنیً جملہ انشائیہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب:وہ جملے جنکے الفاظ"خبر"والے ہوتے ہیں۔۔۔لیکن معنٰی میں خبر نہیں ہوتی اگرچہ بعض جملوں میں معنی بھی بظاہر خبر والا ہی معلوم ہوتا ہے۔۔۔جیسے تسمیہ، تعوذ، حمد وغیرہ یہ تمام جملے اور انکے معانی خبریہ ہی ہوتے ہیں لیکن ان جملوں کے معانی اللہ پاک کی ذات وصفات پہ دلالت کرنے کی وجہ سے ہم ان معانی کو خبر نہیں کہ سکتے کیونکہ خبر میں سچ و جھوٹ دونوں کا احتمال ہوتا ہے جبکہ "انشاء"میں فقط سچ ہی سچ ہوتا ہے۔۔۔اور ہمارے رب کی ذات وصفات محض حق و سچ ہی ہیں لہذا ہم ان جملوں کو لفظاً خبریہ اور معنیً انشائیہ لیتے ہیں۔۔۔۔

نوٹ:اس مذکورہ قاعدے کی بناء پر ہم نے"حمد"کی ترکیب کو لفظاً خبریہ اور معنیً انشائیہ بنایا ہے۔۔۔

السوال:راجع بسوئے فلاں"سے کیا مراد ہے؟

الجواب:راجع"کا معنٰی ہوتا ہے لوٹنے والا..."بسوئے"کا معنٰی ہوتا ہے(کی طرف)....یعنی ترکیب نحوی کے دوران یہ جملہ ضمیر کا مرجع بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔۔اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ ضمیر فلاں اسم یا لفظ کی طرف لوٹ رہی ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر1

مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے لہذا ہم نے"**نعمائہ**"میں**نعماء**"...."مضاف"کی صفت**الشاملۃ**کو اور اسی طرح"**آلائہ**"میں ۔۔۔"**آلاء**"کی صفت الکاملۃ کو بنایا...

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔

نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے "نعماء" کی صفت معرفہ اسی لیے بنائی کیونکہ نعماء خود "ہ" ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا۔۔۔اور "ضمیر" معرفہ کی قِسم ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر3

جار، مجرور ملکر ظرف بنتے ہیں اگر ان سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل ہو تو یہ ظرفِ لغو بنتے ہیں با برنہ ہو تو ظرفِ مستقر بنتے ہیں .لہذا مذکور عبارت میں فعل یا شبہ فعل نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے جار، مجرور کو ظرف مستقر بنایا ہے

قاعدہ نمبر:4

اسم کے ساتھ متصل ضمیر مضاف الیہ بنتی ہے اسی قاعدہ کی بنیاد پر ہم نے آلائہ کی ہ ضمیر کو مضاف الیہ بنایا ہے

والصلوة علی سید الانبیاء محمد المصطفیٰ وعلی آلہ المجتبی

ترجمہ: اور درود نازل ہوں انبیاء کے سردار یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور انکی منتخب شدہ آلِ پاک پہ

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"**الصلوة**" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"**صلوة**" مبتداء ہے۔۔۔"**علی**" حرف جار ہے۔۔۔"**سید**" مضاف ۔۔۔"**الانبیاء**" مضاف الیہ ہے۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبدل منہ بن گیا۔۔۔"**محمد**" اسم رسالت موصوف ہے۔۔۔"**المصطفیٰ**" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔

"**مصطفیٰ**" صیغہ واحد مذکر ،اسمِ مفعول۔۔۔اس میں "**ھو**" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم رسالت اس کا نائب الفاعل ہے۔۔۔المصطفیٰ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "**اسمِ رسالت محمد**" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔

و علی آلہ المجتبی"۔۔۔"

واؤ"عاطفہ۔۔۔"**علٰی**" حرف جار ہے۔۔۔"**آل**" مضاف ہے۔۔۔"**ہ**" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "**اسم رسالت محمد**" مضاف الیہ ہوئی

مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔موصوف ہوا۔۔۔"**المجتبی**" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔

مجتبی" اسم مفعول ہے۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس (**مجتبیٰ**) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔**المجتبی**" اسم" مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر **آلہ** کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اور معطوف ملکر (**سید الانبیاء**) مبدل منہ کے لیے بدل بن گیا

مبدل منہ اور بدل ملکر۔۔"**علٰی**" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "**نازلۃ**" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"**نازلۃ**" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل اس میں "**ھی**" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء یعنی (**الصلوۃ**) اس (**نازلۃ**) کا فاعل ہوئی۔۔۔

نازلۃ" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔۔مبتداء و خبر ملکر"

جملہ لفظاً اسمیہ خبریہ معنیً اسمیہ انشائیہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر1

ترکیبِ کلام میں "لقب "مبدل منہ اور "علم "بدل بنتا ہے لہذا "ہم نے سید الانبیاء "کو مبدل منہ بنایا کیونکہ سید الانبیاء "حضور صلی اللہ علیہ وسلم "کا لقب اور علم "محمد "کو اپنی صفت سے ملا کر ہم نے بدل بنا دیا۔۔۔ کیونکہ علم بدل بنتا ہے۔۔۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2

علم موصوف تو بن سکتا ہے لیکن۔۔ علم صفت کبھی بھی نہیں بنتا۔۔۔۔لہذا ہم نے "محمد "اسم رسالت جو علم ہے اس کو موصوف بنایا ہے

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفہ الشیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاھر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی اللہ سراہ و جعل الجنۃ مثواہ

ترجمہ: تو جان کہ علم نحو میں عوامل کو اس طریقے پہ کہ جنہیں شیخ امام زمانے بھر کے علماء سے افضل یعنی عبد القاھر بن عبد الرحمن جرجانی نے اکٹھا کیا (اللہ پاک اسکی مٹی کو سیراب کرے اور جنت میں اسکا ٹھکانہ بنائے) وہ سو عامل ہیں

نوٹ۔۔ اس عبارت کے آخر میں سقی اللہ سراہ سے مثواہ "تک جملہ معترضہ ہے یعنی لفظی اعتبار سے اس جملے کا ما قبل (پہلے) وما بعد (بعد) سے کوئی تعلق نہیں ہے لہذا اسکی ترکیب بھی علیحدہ ہی کی جائے گی

ترکیب نحوی

"اعلم "صیغہ واحد مذکر حاضر, اسم فاعل۔۔۔۔اس فعل میں "انت "ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہے۔۔ان "حرف مشبہ بالفعل ہے ۔۔۔۔"العوامل "پہ الف لام برائے تعریف ہے "عوامل "ذوالحال۔۔۔۔"فی "حرف جار ہے۔۔۔"النحو "میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"نحو "مجرور ہے۔۔جار مجرور ملکر "مذکورۃ "مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔۔

"علٰی "حرف جار ہے "ما "برائے موصولہ ہے۔۔"الّف "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت، معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ما موصولہ "اس (الّف) کا فاعل ہوئی۔۔۔"الفہ "میں "ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب منصوب متصل راجع بسوئے "اسم موصول "مفعولِ بہ ہوئی۔۔

"الشیخ "میں الف لام برائے تعریف ہے "شیخ "موصوف ہے۔۔۔"الامام "صفتِ اول ہوا۔۔۔"افضل "صیغہ واحد مذکر، اسم تفضیل۔۔۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (یعنی الشیخ) اسکا فاعل ہے اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف ہوا ۔۔۔۔لفظِ "علماء "مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہو رہا۔۔"الانام "پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"آنام "مضاف الیہ۔۔۔۔"علماء "مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم تفضیل کے لیے مضاف الیہ ہوا۔۔۔اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔موصوف (یعنی الشیخ) کی صفت ثانی بن گیا۔۔

موصوف اپنی دونوں صفات سے ملکر مبدل منہ ہوا۔۔۔۔"عبد "مضاف۔۔۔"القاھر "میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"قاھر "مضاف الیہ ہے ۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر موصوف بن گیا۔۔۔"بن "مضاف "عبد "مضاف الیہ ہو کر آگے "الرحمٰن "کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔۔۔۔"الرحمٰن "مضاف الیہ ہوا" عبد "مضاف "الرحمٰن "مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"بن "مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔"بن "مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت اول ہوا۔۔۔"الجرجانی "پہ الف لام برائے تعریف ہے "جرجانی "صیغہ واحد مذکر اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (یعنی عبد القاھر) اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر عبد القاھر کی صفت ثانی ہوا۔۔

عبد القاھر "اپنی دونوں صفات سے ملکر بدل ہوا۔۔۔مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر۔۔۔"الّف "فعل کا فاعل ہوا۔۔۔۔"الف "فعل اپنے فاعل و مفعول بہ "سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔

ما"اسم موصول کا صلہ ہوا۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔"علٰی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار، مجرور ملکر "مذکورۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا "مذکورۃ"" صیغہ واحد مؤنث، اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "العوامل" اسکا نائب الفاعل ہے۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "العوامل ءذوالحال" کے لیے حال بن گیا

ذوالحال اپنے حال سے ملکر۔۔۔۔"اَنَّ" حرف مشبہ بالفعل کا اسم بن گیا۔۔۔"مائۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔۔"عامل" تمیز مضاف الیہ ہوا۔۔۔ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر "اَنَّ" حرف مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد "اعلم" فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔۔

اعلم "فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا"

ترکیبی قاعدہ نمبر1

اگر عبارت میں چند القابات پھر علم،، پھر بن، یا بنت کے بعد اسمِ منسوب ہو جیسے مذکورہ عبارت میں ہے تو ترکیب یوں ہو گی۔۔۔القابات میں سے پہلے کو موصوف اور باقی کو صفت بنائیں۔۔۔پھر موصوف وصفت کو ملا کر مبدل منہ بنائیں

ثقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

ترجمہ۔۔اللہ پاک اسکی مٹی کو سیر اب کرے اور جنت اسکا ٹھکانہ بنائے

ترکیب نحوی

"ثقی"صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔"اللہ" اسم جلالت فاعل ہے۔۔۔"ثرا" مضاف ہے... "ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے "عبد القاھر" مضاف الیہ ہوا۔۔۔"ثراہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا۔۔۔ ثقی فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ معترضہ ہوا۔۔۔۔

و جعل الجنۃ مثواہ"

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"جعل"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "اسم جلالت, اللہ "۔۔اسکا فاعل۔۔۔"الجنۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جنۃ" مفعول بہ اوّل ہوا۔۔۔"مثوا", میں "مثوا" مضاف ہے۔۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "عبد القاھر" مضاف الیہ ہے۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ثانی ہوا۔۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ معترضہ ہوا

لفظیۃ و معنویۃ

ترجمہ۔۔۔۔(ان سو عوامل میں سے) بعض لفظیہ اور بعض معنویہ ہیں

نوٹ۔۔۔یہاں تین طرح سے ترکیب ہو سکتی ہے

ترکیبِ اول میں مذکورہ عبارت کا تعلق ماقبل سے قائم رہے گا اس اعتبار سے ترکیب یوں ہو گی

ترکیب نحوی

"اعلم ان العوامل فی النحومائۃ عامل لفظیۃ و معنویۃ"

اس میں ما قبل کو مبدل منہ اور مذکورہ بالا عبارت کو بدل کر بنائیں گے۔۔۔

العوامل فی النحو حسبِ سابق "اَنَّ" کا اسم ہو گا۔۔۔ماۃ ممیز مضاف ہو گا۔۔۔عامل۔۔۔ تمیز مضاف الیہ۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبدل منہ۔۔۔اوغ لفظیۃ۔۔۔صیغہ واحد مؤنث، اسم منصوب، اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "عوامل" اسکا نائب فاعل۔۔۔اسم منصوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔

....عوامل "اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ ہوا"

و معنویۃ"...میں واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"معنویۃ"صیغہ واحد مؤنث,اسم منصوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "عوامل" اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم منصوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔"عوامل" موصوف محذوف اپنی صفت سے ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔۔بدل ہوا۔۔۔مبدل منہ اور بدل ملکر (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا.... حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعولِ بہ ہوا۔۔۔۔۔"اعلم" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

دوسری ترکیبِ نحوی

"لفظیۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف (یعنی بعضھا)....اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا واؤ عاطفہ ہے "معنویۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف (یعنی بعضھا) اس کا نائب الفاعل ہوا "لفظیۃ" اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف بن گیا معطوف علیہ و معطوف ملکر "بعضھا" مبتدائے محذوف کی خبر بن گیا" بعض "مضاف ہے۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب, مجرور متصل راجع بسوئے "مأۃ عامل" مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تیسری ترکیب

ترکیب عبارت۔۔۔

"لفظیۃ و معنویۃ"

لفظیۃ"صیغہ واحد مؤنث،ق منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "عوامل"۔۔۔اس کا نائب الفاعل۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔۔

"و معنویۃ"

واؤ عاطفہ۔۔۔"معنویۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "عوامل" اس کا نائب الفاعل ہوا اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔"اعنی" فعلِ مقدر کا مفعولِ بہ ہوا
۔۔۔"اعنی" صیغہ واحد متکلم۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوا۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

ترکیبِ کلام میں "اسمِ منسوب "ہمیشہ صفت واقع ہوتا... اور اس میں بھی ایک ضمیر ہوتی ہے جو نائب الفاعل واقع ہوتی ہے۔۔اسی قاعدے کی روشنی میں ہم نے "لفظیۃ" اور "معنویۃ" اسمائے منسوبہ کو ترکیب میں صفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2

جب ایک مجمل (غیر واضح) چیز کے بعد اسکی تفصیل بیان کی جائے تب وہاں پہ اگر مکمل مجرور ہو تو تین طرح کی تراکیب ہو سکتی ہیں۔۔۔

پہلی ترکیب یوں کہ:1

مجمل (غیرِ واضح چیز) کو مبدل منہ اور، تفصیل کو بدل بنائیں۔۔۔اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پہ مبدل منہ کے مطابق اعراب ہو گا۔۔اور مجمل و تفصیل دونوں ایک ہی جملہ ہونگے۔۔۔۔

دوسری ترکیب یوں کہ۔۔:2

تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتدائے محذوف نکال کر تفصیل کے افراد کو اس مبتداء کی خبر بنایا جائے،،اس صورت میں تفصیل کا ہر فرد خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا۔۔اور مجمل۔اور تفصیل اس صورت میں الگ الگ جملہ ہوں گے۔۔

تیسری ترکیب یوں کہ۔۔۔:3

تفصیل کو "اَعنِی" فعل مقدر کا مفعولِ بہ بنایا جائے گا۔۔۔اس صورت میں تفصیل کا ہر فرد مفعول ہونے کی بناء پہ منصوب ہو گا اور اب بھی مکمل و تفصیل الگ الگ جملہ ہوں گے

نوٹ۔۔

... اس مذکورہ قاعدے کے تحت ہم نے "مائۃ عامل لفظیۃ و معنویۃ" کی تین تراکیب کی ہیں

تمہید۔۔۔

پیچھے مصنف نے فرمایا تھا کہ عوامل دو اقسام کے ہوتے ہیں اب ان میں سے لفظیہ کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

فاللفظیۃ منها علی ضربین

ترجمہ: پس ان میں سے لفظیہ دو اقسام پہ ہیں "

ترکیب نحوی

"فاء" برائے تفصیلیہ۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اللفظیۃ" صیغہ واحد مؤنث,اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "العوامل" اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف محذوف "العوامل" کی صفت ہوا... موصوف وصفت ملکر ذوالحال بن گیا۔۔۔من حرف جار ہے۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "ذوالحال" مجرور (یعنی "ھا" ضمیر مجرور) جار مجرور ملکر "ثابتۃ" کا ظرف مستقر ہوا" ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال (یعنی اللفظیۃ) اس "ثابتۃ" کا فاعل ہوا۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا ۔۔۔ذوالحال و حال ملکر مبتداء۔۔۔

"علی ضربین"۔۔۔"علٰی"حرف جار۔۔"ضربین"مجرور۔۔۔جار, مجرور ملکر "ثابتۃ"محذوف کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل اس میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء اسکا فاعل ہے۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا

فالفظية منها على ضربين سماعية وقياسية

ترجمہ۔۔پس ان میں سے لفظیہ دو اقسام پہ ہیں سماعی اور قیاسی۔۔۔۔۔

سماعیہ اور قیاسیہ کی بھی تین تراکیب ہونگی

پہلی ترکیب۔۔۔۔

ضربین کو مبدل منہ اور سماعیہ و قیاسیہ کے مجموعے کو بدل بنایا جایا گا

نوٹ۔۔۔۔۔

فالفظیۃ منھا علی ضربین" کی ترکیب اوپر گزر چکی ہے اسکی ساتھ اسکو ملالیا جائے گا یعنی کہ "ضربین" کو مبدل منہ اور "سماعیۃ وقیاسیۃ" مکمل کو بدل بنایا جائے گا" ۔۔۔۔مبدل منہ بدل ملکر پچھے "علی" جار کے لیے مجرور بن جائے گا.۔۔۔۔۔۔۔

دوسری ترکیب۔۔۔۔۔

مبتدائے محذوف "احدھما" و "ثانیھما" کی خبر بنایا جاے گا" سماعیۃ"۔۔۔کو "احدھما" کی خبر..بنایا جائے گا اور "قیاسیۃ" کو "ثانیھما" کی خبر بنایا جائے گا

تیسری ترکیب۔۔۔۔

سماعیۃ وقیاسیۃ" کو "اعنی" فعلِ محذوف کا مفعولِ بہ بنایا جائے گا"

ترکیب نحوی

سماعیۃ "صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف "احدھما" اسکا نائب الفاعل ہے" اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے محذوف "احدھما" کی خبر ہوا۔۔۔

"احدھما"

اَحَدُ "مضاف ہے۔۔۔"ھُمَا" ضمیر صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "ضربین" مضاف الیہ ہے مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء" ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

"وقیاسیۃ"

"واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"قیاسیۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب ہے۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف "ثانیھما اسکا نائب الفاعل ہے۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے محذوف "ثانیھما" کی خبر ہوا

"ثانیھما"

ثانی "مضاف... "ھما" ضمیر صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "ضربین"۔۔ مضاف الیہ ہے۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا" ۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تیسری ترکیب۔۔۔۔

ان دونوں کو "اعنی" فعل مقدر کا مفعول بہ بنایا جائے۔۔۔۔

"سماعیۃ و قیاسیۃ"

ترکیب نحوی

"سماعیۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم منسوب۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "عوامل" اس کا نائب الفاعل ہے۔۔۔۔ اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا

"و قیاسیۃ" واؤ" عاطفہ.... "قیاسیۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "عوامل" اسکا نائب الفاعل ہوا اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر "اَعۡنِیۡ" فعلِ مقدر کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔۔

اعنی "صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوا۔۔۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر " اعنی فعل کے لیے مفعول بہ ہوا۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

الفائدہ۔۔۔۔۔

مذکورہ عبارت کی ترکیب بھی گزشتہ بیان کردہ ترکیبی قاعدہ کی رو سے تین طرح سے ترکیب کی گئی ہے

تمہید۔۔۔۔۔

پیچھے مصنف نے فرمایا تھا کہ عوامل کی دو اقسام ہیں سماعی اور قیاسی۔۔ اور اب قیاسی عوامل کی تفصیل کر رہے ہیں لہذا فرمایا

فالسماعیۃ منھا احد و تسعون عاملا ...

ترجمہ: پس ان میں سے سماعی عوامل اکانوے ہیں

ترکیب نحوی

"فاء" برائے تفصیلیہ ہے۔۔۔۔ "سماعیۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "العوامل" اسکا نائب الفاعل ہے۔۔۔۔ اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف وصفت ملکر ذوالحال بن گیا۔۔۔۔ "منھا"۔۔۔ "من" حرفِ جار۔۔ "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مجرور متصل راجع بسوئے ذوالحال۔۔۔ مجرور (یعنی "ھا" ضمیر)

جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر ہوا

نوٹ۔۔۔

"ثابتۃ" یہاں منسوب رکھیں گے کیونکہ یہ حال کی جگہ پہ محذوف مانا گیا ہے ("ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اسکا فاعل ہے۔۔ "ثابتۃ" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال بن گیا۔۔

ذوالحال وحال ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔

"احد وتسعون عاملا"

احد "معطوف علیہ ہے۔۔۔ "واو" عاطفہ ہے۔۔۔ "تسعون "معطوف ہے معطوف علیہ و معطوف ملکر ممیز۔۔۔ "عاملا" تمیز۔۔۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر ہوا"

مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مفصلہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

احد عشر سے تسعۃ وتسعون کا معدود مفرد منصوب ہوتا ہے۔۔۔

اور ترکیبِ کلام میں اسمِ عدد کو ممیز اور معدود کو تمیز بنا کر کلام کا جز فاعل مفعول وغیرہ بنایا جاتا ہے۔۔۔ اسی قاعدے کے تحت ہم نے "احد وتسعون کو ممیز اور عاملا کو تمیز بنا کر خبر بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2

اگر عبارت میں ایک اسمِ معرفہ کے بعد جار مجرور اور اسکے بعد ایک یا چند کلمات ملکر خبر بن رہے ہوں۔۔ تو معرفہ کو ذوالحال اور جار مجرور جو کسی کے متعلق کر کے حال بنا کر۔۔۔ اب ذوالحال وحال کو ملا کر مبتداء اور بعد والے کلمہ کو خبر بنایا جائے گا۔۔۔ لہذا ہم نے فالسماعیۃ منھا احد وتسعون عاملا"... میں "فالسماعیۃ" کو ذوالحال اور "منھا" کو (ثاں تہ) کے متعلق کر کے حال بنا کر ان دونوں کو ملا کر مبتداء بنایا۔۔ اور "احد وتسعون عاملا" کو خبر بنا دیا

والقیاسیۃ منھا سبعۃ عوامل

ترجمہ۔۔۔ اور ان میں سے قیاسیہ سات عوامل ہیں۔۔

ترکیب نحوی

واؤ "عاطفہ ہے..... "القیاسیۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "فیاسیۃ "صیغہ واحد مؤنث، اسمِ منسوب۔۔۔۔ اس میں "جی "ضمیر مرفوع متصل" مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "العوامل" اسکا نائب فاعل ہے... اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "العوامل" کی صفت ہوا۔۔۔ موصوف، صفت ملکر ذوالحال ہوا۔۔۔۔

"منھا"

من "حرفِ جار۔۔۔۔ "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مجرور متصل راجع بسوئے ذوالحال،۔ مجرور (یعنی ھا ضمیر مجرور) جار، مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا" ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔۔ "ثابتۃ "صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔۔ اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال" اسکا فاعل۔۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ ذوالحال وحال ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔

سبعۃ عوامل۔۔۔۔ میں "سبعۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔۔۔ "عوامل" تمیز مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

النوع الاول حروف تجر الاسم فقط

ترجمہ....پہلی نوع(ان)حروف(کے بارے میں)ہے جو اسم کو صرف جر دیتے ہیں

ترکیب نحوی

"النوع"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"نوع"موصوف ہے"الاول"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"اول"صیغہ واحد مذکر،اسم تفضیل ہے اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف"النوع"اسکا فاعل ہے...الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"النوع"کی صفت ہوا۔۔موصوف وصفت ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔"حروف"موصوف ہے۔۔۔"تجر"صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف"حروف"اس کا فاعل ہے۔۔"الاسم"پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"اسم"مفعول بہ ہے فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر1۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ ہو تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو صفت بنایا جاتا۔۔۔لہذ ہم نے"حروف"جو کہ نکرہ ہے اسکو موصوف اور اسکے بعد والے جملے کو اسکی صفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر2

جب دو حروف مذکر مؤنث واحد تثنیہ جمع ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا فرمایا نے"النوع الاول"کو موصوف وصفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر3

جس فعل میں ضمیر پوشیدہ ہو اور وہ پیچھے لوٹ رہی ہو تو اسکے بعد والا اسم اکثر مفعول واقع ہوتا ہے لہذا ہم نے اسی قاعدے کے مطابق"الاسم"کو"تجر"کا مفعول بنادیا

وھی سبعۃ عشر حرفا....

ترجمہ:اور وہ سترہ حروف ہیں۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب،مرفوع منفصل راجع بسوئے"حروف"۔۔۔مبتدا بن گئی..."سبعۃ عشر"ممیز۔۔۔"حرفا"تمیز ہوا۔۔۔ممیز وتمیز ملکر خبر ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر1

ترکیبِ کلام میں اسمائے اعداد ممیز بنتے ہیں اور انکا معدود تمیز بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کی بنیاد پر ہم نے"سبعۃ عشر"کو ممیز بنایا۔۔۔"حرفا"کو تمیز بنادیا۔۔۔

الباء للالصاق....

ترجمہ۔۔۔"باء"الصاق کے لیے۔۔۔

وضاحت۔۔۔الصاق کا معنیٰ "ملنا" یا "ملانا" دونوں آتے ہیں۔۔۔مراد یہ کہ "باء" معنیٰ فعل کو اپنے مدخول کے ساتھ ملانے کے لیے آتی ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"الباء"۔۔مبتداء ہے۔۔۔۔"للالصاق" لام حرف جار ہے۔۔۔"الصاق" مجرور ہے۔۔۔جار, مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔

نوٹ۔۔

(یہاں پہ باء کے دوسرے معنی یعنی استعانۃ کو معطوف بنا کر خبر بنائیں گے ۔۔بقیہ تمام معانی کی ترکیب آگے آئے گی)۔۔۔واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"استعانۃ" معطوف ہے ۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر "لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار ، مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء (یعنی الباء) اسکا فاعل ہے۔۔۔اسم فاعل آپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر ۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تمہید۔۔۔مصنف اب الصاق کا معنی و وضاحت فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

وھو اتصال الشئ باالشئ اما حقیقۃ و اما مجازا

ترجمہ: اور وہ ایک شئ کا دوسری شئ سے مل جانا ہے یا تو حقیقی طور پہ یا مجازی طور پر

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھو" صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مرفوع منفصل راجع بسوئے "الصاق" مبتداء، بن گئی۔۔۔"اتصال" مصدر مضاف۔۔۔۔"الشئ" مضاف الیہ، ہو کر مصدر کا فاعل ہوا۔۔۔"باالشئ"۔۔۔"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔۔"الشئ" مجرور۔۔۔۔جار مجرور ملکر "اتصال" مصدر کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔مصدر اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر ممیز ہوا۔۔۔"اِما" حرف تردید ہے۔۔"حقیقۃ" معطوف علیہ ہے۔۔۔"او" حرفِ عطف ہے۔۔۔"مجازا" معطوف ہے معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز ہوا۔۔۔۔ممیز و تمیز ملکر خبر بن گیا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

اتصال کا معنیٰ بیان فرمایا تھا کہ ایک شئ دوسری کے ساتھ حقیقۃ متصل (ملی ہوئی) ہو گی یا مجازا۔۔تو یہاں پہ اتصال حقیقی کی مثال دے رہے ہیں لہذا فرمایا

نحو بہ داء .....

ترجمہ۔۔۔اسکے ساتھ بیماری ہے

(ظاہر ہے کہ بیماری جسم میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے تو اس طرح یہ اتصال حقیقی ہوا)

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف۔۔۔(بہ داء) مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف (مثالہ) کی خبر ہوا "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "اتصال حقیقی"..... مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

نوٹ۔۔۔

اسی مذکورہ مثال کی دوسری ترکیب نحو کے بغیر کی جائے گی

ترکیب ثانی

(بہ داء)۔۔۔۔

"باء" حرفِ جار ۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے غائب ۔۔مجرور (یعنی کہ "بہ"کی "ہ"ضمیر مجرور ہے)جار مجرور ملکر"ثابت"مقدر کا ظرف مسقر ہوا۔۔۔"ثابت"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "داء"اسکا فاعل ہے ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم ہوا۔۔۔۔"داء"مبتدائے مؤخر ہوا۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

"نحو"والی عبارت کی دو تراکیب کی جاتیں ہیں۔۔۔

پہلی ترکیب یوں کہ۔۔۔

نحو کو مضاف اور بعد والی مکمل عبارت کو مراد اللفظ کر کے مضاف الیہ بنایا جاتا ہے۔۔۔اور پھر مضاف و مضاف الیہ کے مجموعہ کو"مثالہ"مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جاتا ہے...

دوسری ترکیبِ یوں کہ۔۔۔۔

نحو کے بغیر صرف بعد والی عبارت کی ترکیب علیحدہ طور پہ کر دی جاتی ہے اور نحو کو چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ عبارت کی دو تراکیب کی ہیں

القاعدہ۔۔۔

خبر جب ظرف یا جار مجرور ہو تب اسکو مقدم کرنا واجب ہے لہذا"بہ داء"میں بھی خبر جار مجرور ہونے کی وجہ سے مقدم ہی ہو گئ۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف ایک چیز کا دوسری کے ساتھ مجازا متصل ہونے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

نحو مررت بزید

ترجمہ۔۔۔جیسے میں زید کے ساتھ سے گزرا

ترکیب اول

"نحو" مضاف ۔۔۔۔"مررت بزید"۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے (اتصال مجازی)۔۔۔مضاف الیہ بن گئ۔۔۔"مثالہ"مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی

"نحو مررت بزید""مررت"۔۔.صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق مثبت معروف اس فعل میں"ت"ضمیر مرفوع متصل بارز اس (مررت فعل کا) فاعل ہے "باء"حرف جار ہے۔۔۔"زید"مجرور ہے جار مجرور ملکر"مررت"فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمہید

یہاں پہ مصنف الصاق کا مجازی معنی کی تفسیر و وضاحت فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید

ترجمہ:یعنی میرا گزرنا اس جگہ کے ساتھ ملا ہوا ہے زید جسکے قریب تھا۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای"حرف تفسیر ہے ۔۔۔۔"التصق" صیغہ واحد متکلم ,فعل مضارع مثبت معروف ۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے "مرور"مصدر مضاف ہے ۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم مجرور متصل ،مضاف الیہ ہو کر مصدر کا فاعل ہوئی۔۔۔"مرور"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "التصق"فعل کا فاعل ۔۔"بمکان یقرب منہ زید"... "باء" حرفِ جار ہے۔۔"مکان" موصوف ہے۔۔۔"یقرب"صیغہ واحد مذکر غائب, فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔"منہ"۔۔۔۔"من" حرفِ جار ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل،راجع بسوئے "موصوف"... مجرور بن گئی۔۔۔جار و مجرور ملکر "یقرب" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔"زید"۔۔'یقرب'کا فاعل۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "مکان" کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف اور صفت ملکر "ب" جار کے لیے مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "التصق" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

مصدر کبھی اپنے فاعل اور کبھی اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔لہذا جب فاعل کی جانب مضاف ہو گا تب فاعل مضاف الیہ ہو گا اور جب مفعول کی طرف ہو گا تب مفعول مضاف الیہ ہو گا۔۔۔اور یہ مضاف الیہ ہونے کی حالت میں ہی مصدر کے فاعل یا مفعول بہ کہلاتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "مروری" میں "مرور" مصدر کا فاعل "ی" ضمیر کو قرار دیا ہے حالانکہ "ی" ضمیر مجرور ہے لیکن مصدر کا فاعل بن رہی ہے۔۔۔کیونکہ مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے۔اور مصدر کا فاعل بھی مضاف الیہ ہوتا ہو۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2

نکرہ کے بعد جملہ ہو تو وہ جملہ نکرہ کی صفت بنتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے اسی قانون کے تحت "بمکان یقرب منہ زید" میں مکان کو موصوف بنایا ہے اور بعد والے جملے کو اسکی صفت بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید

مصنف نے فرمایا تھا کہ "باء" استعانۃ کے لیے یعنی مدد طلب کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔۔اب اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

و للاستعانۃ نحو کتبت بالقلم ..

ترجمہ:اور (ب) استعانت کے لیے ہے۔جیسے میں نے قلم کی مدد سے لکھا

نوٹ۔۔۔(للاستعانۃ کی ترکیب الباء للالصاق کے ساتھ گزر چکی ہے لہذا یہاں پہ نحو کتبت بالقلم کی ترکیب ہی کریں گے)

ترکیب اول

"نحو کتبت بالقلم ""نحو" مضاف ہے ۔"کتبت بالقلم" مرادا للفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے "الباء للاستعانۃ" مضاف الیہ ہے (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے) "مثالہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔۔

"نحو کتبت بالقلم"... نحو کے بغیر ترکیب کی جائے گی

"کتبت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل۔۔۔"بالقلم"۔۔۔"باء" حرفِ جار ہے ۔۔۔"القلم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قلم" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "کتبت" فعل کا ظرف لغو ہوا..... "کتبت" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

وقد تکون للتعلیل ....

ترجمہ۔۔۔اور وہ (باء) کبھی علت بیان کرنے کے لیے بھی آتی ہے

القاعدہ: مضارع پہ جب لفظ "قد" داخل ہوتا ہے تو اسوقت قلت (کمی) کا معنٰی دیتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل ہے "تکون" صیغہ واحد مؤنث غائب اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الباء"..."تکون" فعل ناقص کا اسم ہے۔۔۔"لام "حرف جار ہے.۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔ "تعلیل"۔۔معطوف علیہ ہے ۔۔۔۔ "لام" حرف جار ۔۔الف برائے تعریف۔۔"مصاحبۃ" مجرور جار مجرور ملکر معطوف ۔۔۔۔"لام" حرفِ جار ۔۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔۔"تعدیہ" مجرور۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔"لام" حرف جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مقابلۃ" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے... الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔"قسم" مجرور..... جار, مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔"لام" حرفِ جار۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"استعطاف" مجرور ہے۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔لام حرف جار ہے۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ظرفیہ" مجرور ہے۔۔جار، مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔"زیادۃ" مجرور جار، مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔"التعلیل" معطوف علیہ۔۔اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔"لام" جار کے لیے مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" محذوف کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابتہ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (تکون) کا اسم اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر ۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "تکون" فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہفعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

پیچھے مصنف نے "باء" کہ متعدد اقسام بیان کی ہیں اب ان کی امثلہ بیان کرتے ہوئے "باء" تعلیلیہ کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

نحو قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل ....

ترجمہ۔۔جیسے اللہ پاک کا فرمان کہ۔۔"تم نے بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے اپنے آپ پہ ظلم کیا"۔۔۔

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"قول "مصدر مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔"قولہ "میں "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "اسم جلالت اللہ" ذوالحال بن گئی "تعالیٰ "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال" اس کا فاعل ہے... "تعالیٰ" فعل اپنے "ھو" فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔۔۔۔۔ذوالحال و حال ملکر "قول "مصدر کا مضاف الیہ ہو کر... قول مصدر کا فاعل ہوا۔۔۔

(القاعدہ۔۔

مصدر اپنے فاعل یا مفعول کہ طرف مضاف ہوتا ہے۔۔۔لہذا مصدر کا فاعل مضاف الیہ بننے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔۔۔)

انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل۔۔۔

(اِن) حرف مشبہ بالفعل۔۔۔"کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر منسوب متصل۔۔"انَّ" کا اسم ہوا۔۔۔"ظلمتم" صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تم" ضمیر مرفوع متصل بارز اسک فاعل ہے۔۔۔"انفسکم" میں "انفس" مضاف ہے۔۔"کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر "مجرور متصل مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ بن گیا۔۔۔"باتخاذکم العجل"۔۔"باء" حرفِ جار ہے..."اتخاذ" مصدر مضاف ہے۔۔۔"کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر، مجرور متصل مضاف الیہ ہو کر "اتخاذ" مصدر کا فاعل ہوئی ۔۔"العجل" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"عجل" مفعول بہ اول ہے..."الھا" مقدر مفعول بہ ثانی ہے۔۔۔"اتخاذ" مصدر اپنے دونوں مفعولوں سے ملکر "باء"۔۔جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار، مجرو ملکر "ظلمتم" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"ظلمتم" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"ان" حرف مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر۔۔۔مراد اللفظ "قول "مصدر کا مقولہ ہوا۔۔"قول "مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل۔۔۔اور مقولہ سے ملکر ۔۔۔"نحو" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔"نحو" مضاف اپنے۔۔۔مضاف الیہ سے ملکر "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف "ہ" ضمیر, صیغہ واحد مذکر غائب، مجرو متصل راجع بسوئے (مفہومِ "باء" کا تعلیل کے لیے ہونا) مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

السوال۔۔۔قولہِ تعالیٰ "میں تعالیٰ کو "ہ" ضمیر کی صفت کیوں نہیں بنا سکتے۔۔۔؟

الجواب۔۔۔کیونکہ ضمیر نہ موصوف بن سکتی ہے اور نہ ہی صفت۔۔۔جب ضمیر موصوف ہی نہیں بن سکتی تو "تعالیٰ" اسکی صفت بھی نہیں بن سکتا۔۔۔

وللمصاحبۃ نحو اشتریت الفرس بسرجہ....

ترجمہ۔۔۔اور "ب" مصاحبت کے لیے ہے

وضاحت۔۔۔

مصاحبت کی علامت یہ ہے کہ اگر "باء" کی جگہ مع لایا جائے معنی کا حسن باقی رہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

(وللمصاحبۃ کی ترکیب پیچھے گزر چکی ہے)۔۔۔نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہوتیں ہیں لہذا۔۔۔

ترکیب اول۔۔۔

"نحو"مضاف...."اشتریت الفرس بسرجہ "مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہومِ کے۔کہ ("با" مصاحبۃ کے لیے ہے)۔۔مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی

"اشتریت"صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔"الفرس"مفعول بہ ہوا ۔۔۔ء بسرجہ ""ب"حرفِ جار۔۔"سرج"مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "الفرس"مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر "ب"جار کا مجرور ہوا۔۔جار، مجرور ملکر "اشتریت"فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمہید۔۔۔

"باء"تعدیہ کی لیے ہوتی ہے اب مصنف اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

وللتعدیۃ نحو قولہ تعالیٰ ذھب اللہ بنورھم .....

ترجمہ۔۔۔جیسے اللہ پاک کا فرمان کہ اللہ پاک انکے نور کو لے گیا۔۔۔

(وللتعدیۃ کی ترکیب پیچھے گزر چکی ہے)۔۔۔نحو والی عبارت کی دو تراکیب کی جاتیں ہیں لہذا۔۔۔

ترکیب اول

نحو قولہ تعالیٰ ذھب اللہ بنورھم

"نحو"مضاف ہے۔۔۔"قول"مصدر مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے۔۔"اللہ"اسم جلالت۔۔۔ذوالحال بن گئی۔۔۔"تعالی" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اسکا فاعل ہے....ذوالحال و حال ملکر مضاف الیہ ہو کر۔۔۔قول مصدر کا فاعل ہوا۔۔۔"ذھب"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔"اللہ" اسم جلالت۔۔اسکا فاعل ہے۔۔۔"باء"حرف جار "نور"مضاف ہے۔۔۔"ھم"ضمیر صیغہ جمع مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے (اللذی استوقد)مضاف الیہ ہوئی "ب"جار اپنے مجرور سے ملکر "ذھب" فعل کا ظرف لغو ہوا فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔مراد اللفظ مقولہ ہوا۔۔۔قول مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔"نحو"کا مضاف الیہ ہوا۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مثالہ مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس "مفہوم کے۔کہ (باء کا تعدیہ کے لیے ثابت ہونا)۔۔مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ بن رہی ہے۔۔۔"مثال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

السوال۔۔۔مقولہ سے کیا مراد ہے؟

قول یا اس سے مشتق الفاظ جیسے قال وغیرہ کے بعد والی عبارت کو مقولہ کہا جاتا ہے۔۔۔یعنی جو بات بیان کی جاتی ہے لفظِ قول یا قال کے ذریعے وہ انکا مقولہ کہلاتی ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف صنف "ب" تعدیہ کی دوسری مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

، نحو ذهبت بزيد اى اذهبته

ترجمہ۔۔۔ جیسے "ذھبتُ بزید" یعنی میں زید کو لے گیا

(حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دوتراکیب ہونگیں)

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔ "نحو" مضاف ہے۔۔۔ "ذھبت بزید" ۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔ "مثال" مضاف ہے ۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ (باء کا تعدیہ کے لیے ہونا) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب ثانی۔۔۔۔

ذھبت بزید۔۔۔

"ذھبت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف اس فعل میں "ت" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔ "بزید" ۔۔میں با حرفِ جار ہے ۔۔۔ "زید" مجرور ہے۔۔ جار و مجرور ملکر "ذھبت" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب نحوی

ای اذھبتہ۔۔۔۔۔

ای حرف تفسیر ہے۔۔۔ "اذھبت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "ت" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء منسوب متصل راجع بسوئے محذوف "زید" ۔۔۔ مفعول بہ ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمہید۔۔۔۔ :

یہاں پہ جو باء مقابلہ کے لیے آتی ہے اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت: وللمقابلۃ نحو اشتریت العبد بالفرس۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔ اور (ب) مقابلہ کے لیے ہے جیسے میں نے غلام کو گھوڑے کے بدلے میں خریدا۔۔۔

(نوٹ وللمقابلۃ کی ترکیب پیچھے گزر چکی ہے۔۔۔۔۔) حسبِ سابق "نحو" والی عبارت کی دوتراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیب اول

"نحو اشتریت العبد بالفرس"

"نحو" مضاف ہے ۔۔ "اشتریت العبد بالفرس" مرادالفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔ "مثال" مضاف ہے ۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ "باء" کا مقابلہ کے معنی میں استعمال ہونا ۔۔۔ مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء۔۔ بن گیا مبتداء و خبر ملکر۔۔۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔(نحو کو چھوڑ دیں گے)

"اشتریت "صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف "ت "ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔"العبد "پہ الف لام برائے تعریف ہے "عبد" مفعول بہ ہے۔۔۔"باالفرس "۔۔۔"باء" حرفِ جار ہے۔۔"الف لام" برآے تعریف ہے۔۔۔"فرس" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "اشتریت" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

باقسم کے لیے آتی ہے یہاں مصنف اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔۔وللقسم نحو باالله لافعلن کذا۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور (ب) قسم کے لیے ہے جیسے خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس طرح کروں گا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

وللقسم کی ترکیب ماقبل یعنی پیچھے گزر چکی ہے نحو کی دو ترکیبیں ہوتی ہیں جیسا کہ پیچھے بیان ہوا۔۔

ترکیب اول۔۔۔۔

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔۔۔"باالله لافعلن کذا" ۔۔۔مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (باء کا قسم کے لیے ہونا) مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہے) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا.... مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا....

ترکیب ثانی۔۔۔نحو کے بغیر کی جائے گی

"باالله لافعلن کذا"۔۔۔"باالله" کی ترکیب علیحدہ ہو گی

القاعدہ۔۔۔

جہاں بھی حرفِ قسم استعمال ہو تو اس سے پہلے فعلِ قسم محذوف ہوتا ہے۔۔۔تو یہاں پہ ہم اُقسِمُ۔۔فعل محذوف نکال کر اِس "باالله" کو اُس فعل کے متعلق کر دیں گے۔۔۔۔

"باالله" میں "باء" حرفِ جار۔۔۔"الله" اسم جلالت مجرور جار، مجرور ملکر "اُقسِمُ" فعل کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اُقسِمُ "صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

القاعدہ۔۔۔

جس کلام میں سچ و جھوٹ کا احتمال نہ ہو وہ انشائیہ جملہ ہوتا ہے۔۔چونکہ قسمیہ جملہ میں بھی سچ و جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا۔۔۔اس لیے اس کو بھی انشائیہ کی ہی قسم بنایا جائے گا۔۔۔اور علمائے نحو نے بھی اسکو انشاء میں ہی شمار کیا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔"لافعلن کذا" کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔لافعلن کذا۔۔۔

"لافعلن" صیغہ واحد متکلم۔۔لام تاکید و نون تاکید فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے "کذا" اسمِ کنایہ۔۔۔ مفعول بہ بن گیا۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

واللّٰہ ، باللّٰہ ، تاللّٰہ وغیرہ قسم کے الفاظ کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔۔اور اسکے بعد والے جملے کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔پھر قسم کے بعد والے جملے کو "قسم" کا جوابِ قسم بنایا جاتا ہو۔۔۔۔

السوال۔۔۔جوابِ قسم کیا ہے؟

الجواب۔۔ قسم کے بعد والے کلام کو جوابِ قسم کہتے ہیں۔۔۔۔

نوٹ جواب قسم کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔اسکو قسم سے نہیں ملایا جاتا

ترکیبی عبارت: وللاستعطاف۔ نحو ارحم بزید۔۔

ترجمہ۔۔۔اور (ب) مہربانی طلب کرنے کے لیے ہے جیسے "ارحم بزید" یعنی کہ زید پہ رحم کر

نوٹ۔۔وللاستعطاف کی ترکیب گزر چکی ہے۔۔۔۔ حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو ترکیبیں ہونگیں

ترکیب اول۔۔۔۔

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"ارحم بزید"۔۔مرادا للفظ۔۔۔ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا "مثالہ" "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب۔۔۔ مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (باء کا مہربانی طلب کرنے کے لیے استعمال ہونا) مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا.... مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر)

"ارحم بزید"

ارحم, صیغہ واحد مذکر حاضر۔، فعل امر حاضر معروف۔۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔"بزید"۔۔۔۔

"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔"زید" مجرور ہے۔۔۔جارء مجرور ملکر "ارحم" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔

فائدہ۔۔۔۔چونکہ امر بھی انشاء سے ہے اس لیے اسکو بھی انشائیہ جملہ بنایا ہے

تمہید۔۔۔

باء ظرفیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے تو مصنف اب اُسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔۔وللظرفیۃ نحو زید بالبلد۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور (ب) ظرفیۃ کے لیے ہے۔۔۔جیسے زید شہر میں ہے۔۔۔۔

نوٹ...

واللظرفیۃ کی ترکیب وقد تکون للتعلیل کے ساتھ گزر چکی ہے لہذا یہاں صرف مثال کی ترکیب ہو گی حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہو نگیں۔۔

ترکیب اول

"نحو" مضاف ہے۔۔۔۔"زید بالبلد" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔ "مثالُ" مضاف ہوا۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ "باء" کا ظرفیۃ کے لیے ہونا۔۔ مضاف الیہ ہوئی (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ)۔۔۔ مثال مضاف اپنے "ہ" ضمیر مضاف الیہ س ملکر مبتداء ہوا۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر کی جائے گی)

ترکیب نحوی "زید بالبلد"

"زید" مبتداء ہے۔۔۔ "باء" حرفِ جار ہے۔۔۔ "البلد" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "بلد" مجرور ہے۔۔۔۔۔ جار, مجرور ملکر "موجود" محذوف کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔ "موجود" صیغہ واحد مذکر، اسم مفعول۔۔۔ اس میں۔۔ "ھوء ضمیر, مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔۔

اسم مفعول اپنے نائب الفاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔ "زید" مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.....

السوال۔۔۔ نحو زید بالبلد" میں نحو مضاف ہو رہا ہے لہذا "زید بالبلد" مضاف الیہ ہونے کے باوجود مرفوع کیوں ہے

الجواب۔۔۔ "زید بالبلد" یہ ایک مکمل جملہ ہے اور جملے کا اعراب محلی ہوتا ہے۔۔۔ لہذا "زید بالبلد" یہ مکمل جملہ محل کے اعتبار سے مضاف الیہ کی جگہ پہ ہے اس لیے اسکو مراد اللفظ مضاف الیہ کہا گیا ہے۔۔۔

السوال۔۔۔ مراد اللفظ سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔۔ جب جملہ مضاف الیہ بننے یا مجرور بننے کی جگہ پہ آجائے تب اس جملے کو "لفظ" مراد لے لیا جاتا ہے ... کیونکہ جملہ مضاف الیہ یا مجرور نہیں بنتا جبکہ "لفظ" مفرد ہوتا ہے اور اسکا مضاف الیہ اور جار کا مجرور بننا درست ہوتا ہے اس لیے۔۔۔ جملہ کو لفظ مراد لے کر مضاف الیہ وغیرہ بنا دیا جاتا ہے۔۔۔

(مذکورہ وضاحت غور طلب ہے)

ترکیبی عبارت۔۔۔ وللزیادۃ نحو قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔۔۔

ترجمہ.... اور وہ باء زیادۃ کیلئے ہے۔۔ جیسے اللہ پاک کا فرمان اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔۔۔

نوٹ۔۔۔ وللزیادۃ کی ترکیب اوپر وقد تکون للتعلیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔۔۔

نحو قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔ "قول" مصدر مضاف الیہ۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل راجع بسوئے اسمِ جلالت "اللہ" ۔۔ ذوالحال ۔۔۔ "تعالی" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اسکا فاعل ہوا۔۔ فعل آپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ ذوالحال و حال ملکر مضاف الیہ ہو کر قول مصدر کا فاعل ہوا۔۔۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"لاتلقوا"صیغہ جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف۔اس فعل میں "واوئے جمع "ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔ بایدیکم۔۔۔میں "باء"زائدہ ہے۔۔۔"ایدی" مضاف ہے۔۔۔"کم "ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر "مضاف الیہ ہوئی"۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ محل کے اعتبار سے مفعول بہ ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مراد اللفظ مقولہ ہوا۔۔۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مراد اللفظ مقولہ سے ملکر "نحو"مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء محذوف "مثالہ"کی خبر ہوا ۔۔۔"مثالُ"مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر,صیغہ واحد مذکر غائب,مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ ("باء"کا زیادۃ کیلئے ہونا)۔۔۔مضاف الیہ ۔۔۔(یعنی کہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.....

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

جب نحو کے بعد قرآنی آیت ہو تب اسکی ایک ہی ترکیب ہوتی ہے یعنی کہ آیت کریمہ کی علیحدہ ترکیب کر کے بعد میں "نحو" کے لیے مضاف الیہ بنا کر اسکو مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔اس قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں آیت قرآنی کی ترکیب علیحدہ کی ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2

جو حروفِ جارہ زایدہ ہوں جیسے "باء"وغیرہ ترکیبِ کلام میں انکو زائدہ بول کر چھوڑ دیا جاتا ہے انکا ترکیب کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہوتا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے۔۔۔"بایدیکم"کو محل کے اعتبار سے مفعول بہ بنایا ہے

السوال۔۔۔مثلا مفعولِ بہ بنانے کا کیا مطلب ہے؟

الجواب۔۔۔مطلب یہ کہ اگر "بایدیکم"میں "باء" حرفِ جار نہ ہوتا تو یہ مفعول بہ بنتا۔۔۔کیونکہ یہ فعل کا معمول بن رہا ہے۔۔۔لیکن بظاہر "ب" حرفِ جار کی وجہ سے یہ مجرور ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"واللام للاختصاص"

ترجمہ۔۔۔اور لام اختصاص کے لیے ہے

نوٹ۔۔۔یہاں سے لام کے معانی کی تفصیل کا آغاز کے لہذا لام کے پہلے معنی کو معطوف علیہ اور بقیہ کو معطوف بنا کر خبر بنادیں گے۔۔۔اوع امثلہ کی تراکیب علیحدہ ہونگیں۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"اللام"مبتداء ہوا ۔۔۔"للاختصاص "لام حرفِ جار ہے ۔۔۔"الاختصاص" مجرور ہے ۔۔۔جار، مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔واو،عاطفہ ہے ۔۔"لام"جار ہے۔۔۔"زیادۃ"مجرور ہے ۔۔۔جار ،مجرور ملکر معطوف ہوا ۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"لام"جار ہے ۔۔۔"التعلیل"مجرور۔۔۔جار، مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"لام"جار ہے"القسم" مجرور ہے۔۔۔جار، مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"لام"جار ہے۔۔۔"معاقبۃ"مجرور ہے۔۔جار، مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔معپوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر "ثابتۃ"مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسم۔فاعل۔۔۔اس میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اسکا فاعل ہے۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی عبارت۔۔۔"نحو الجل للفرس"

ترجمہ۔۔۔جیسے جھول گھوڑے کے لیے ہے

ترکیب اول کے

"نحو"مضاف ہے۔۔"الجل للفرس"مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثال"مضاف ہے۔۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ(لام کا اختصاص کے معنی کے لیے استعمال ہونا)..مضاف الیہ(یعنی کہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ بن رہی ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔

"الجل"مبتداء ہوا ۔۔۔۔"للفرس"لام حرف جار ہے ۔۔۔"الفرس"مجرور ہے ۔۔۔جار، مجرور ملکر ۔۔۔"ثابت"مقدر کا ظرف مستقر ہوا ۔۔۔"ثابت"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اسکا فاعل ہے۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔۔"وللزیادۃ نحو ردف لکم ای ردفکم"

ترجمہ۔۔۔اور(لام)زیادت کے لیے ہے۔جیسے ردف لکم یعنی "ردفکم"۔۔۔۔

نوٹ۔۔للزیادۃ کی ترکیب واللام للاختصاص کے ساتھ گزر چکی ہے۔۔

ترکیب اول۔۔۔۔

"نحو"مضاف ہے۔۔۔"ردف لکم"مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف ہے ۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ(لام کا معنٰی زیادت کے لیے استعمال ہونا)مضاف الیہ ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتدق ء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔

"ردف"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"بعض"اسکا فاعل ہے جو آگے آیت میں موجود ہے۔۔۔۔"لام" جار زائدہ ہے۔۔۔ "کم"ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل باعتبارِ محل مفعول بہ۔۔۔ردف فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

نوٹ۔۔۔اس ترکیب میں استعمال ہونے والے ترکیب قاعدے مندرج ذیل ہیں۔۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

نحو والی عبارت کی دو طرح ترکیب ہوتی ہے۔۔۔

پہلی ترکیب یوں کہ۔۔۔نحو کو مضاف اور بعد والی مکمل عبارت کو مراد اللفظ کر کے مضاف الیہ بنا کر۔۔۔اس مضاف و مضاف الیہ کے مجموعہ کو "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔

دوسری ترکیبِ یوں کہ۔۔۔

نحو کے بغیر صرف بعد والی عبارت کی ترکیب کی جائے گی۔۔۔اسی اصول کے مطابق ہم نے مذکورہ عبارت کی دو تراکیب کی ہیں۔۔۔۔

فایدہ:

"بعض" ایسے کلمات میں سے ہے جو ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔۔۔۔

"ای ردف کم"

"ای" حرفِ تفسیر۔۔۔۔"ردف" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"بعض" اسکا فاعل ہوا۔۔جو کہ آگے آئیت میں ہے۔۔۔"کم ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر منسوب متصل، مفعول بہ ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسرہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

جہاں پہ لفظِ "ای" آجائے تو وہ ماقبل (پچھلی عبارت) کی تفسیر و تشریح کو بیان کرتا ہے اسی لیے "اَی" والے جملے کو جملہ مفسرہ کہتے ہیں۔۔۔۔

ترکیبی عبارت :وللتعلیل نحو جئتک لاکرامک

ترجمہ۔۔۔اور (لام) تعلیل کے لیے ہے جیسے میں تیرے پاس تیری تعظیم کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔

نوٹ وللتعلیل کی ترکیب واللام الاختصاص کے ساتھ گزر چکی ہے

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"جئتک لاکرامک" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر, صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ "لام کا تعلیل کے لیے آنا" مضاف الیہ ئ (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ بن گئی) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیبِ ثانی

"جئتک" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔"ک" ضمیر صیغہ واحد مذکر حاضر, منسوب متصل بارز... مفعول بہ بن گئی۔۔۔"لاکرامک"۔۔۔"لام ء حرف جار برائے تعلیل ہے۔۔۔۔"اکرام" مصدر مضاف ہوا۔۔۔۔"ک" ضمیر صیغہ واحد مذکر حاضر مجرور متصل..... مضاف الیہ (یعنی کہ "ک" ضمیر مضاف الیہ ہے) مضاف و مضاف الیہ ملکر جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار و مجرور ملکر "جئتُ" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

القاعدہ۔۔۔

جب ضمیرِ منصوب متصل فعل کے ساتھ ہو تو ہمیشہ ترکیبِ کلام میں مفعولِ بہ واقع ہوتی ہے۔۔۔لہذا ہم نے "جئتک" میں "ک" ضمیر کو مفعولِ بہ بنایا ہے اور "اکرامک" میں "ک" ضمیر کو مفعولِ بہ اسلیے بنایا کہ یہ "اکرام" مصدر کا مفعولِ بہ بن رہی ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت :وللقسم نحو للہ لایؤخر الاجل

ترجمہ۔۔۔اور (لام) قسم کے لیے ہے جیسے خدا کی قسم موت مؤخر نہ کہ جائے گی۔۔۔۔۔

نوٹ وللقسم کی ترکیب واللام للاختصاص کے ساتھ گزر چکی ہے۔۔۔(نحو آگیا لہذا دو تراکیب ہونگیں)

"نحو" مضاف۔۔۔"للّٰہ لایؤخر"۔۔۔مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "مفہومِ لام قسم کے لیے ہے" مضاف الیہ۔۔۔(یعنی ہم "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے)

مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیبِ ثانی (نحو کے بغیر)

ترکیبی عبارت: لله لا یؤخر الاجل ...

نوٹ "للّٰہ" کی ترکیب علیحدہ اور "لایؤخر الاجل" کی ترکیب علیحدہ کی جائے گی..

ترکیب نحوی

"للّٰہ" "لام" حرف جار برائے قسم۔۔ "اللّٰہ" اسم جلالت مجرور بن گیا۔۔ جار مجرور ملکر "اُقسِمُ" فعلِ مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوا۔۔ "اقسم" فعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔ جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ

جب قَسم والا کلمہ کسی حرفِ جار کے ساتھ آے تو وہ ہمیشہ محذوف (پوشیدہ) فعل۔۔ "اُقسِمُ" کے متعلق ہوتا ہے۔۔ لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "للّٰہ" کو "اقسم" فعل کا متعلق بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2

قسم والے کلمہ کی ترکیب علیحدہ اور جوابِ قسم یعنی قسم کے بعد کی جانے والی بات کی ترکیب علیحدہ کی جاتی ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "للّٰہ" کی علیحدہ ترکیب کی ہے اور بعد والے جملے کی علیحدہ ترکیب کی ہے

ترکیب نحوی "لایؤخر الاجل"۔۔۔

"لایؤخر"۔ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی مجہول۔۔ "الاجل" پہ الف لام برائے تعریف کا ہے۔۔۔ "اجلُ" فعل مجہول کا نائب الفاعل ہوا ۔۔۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت ...: وللمعاقبۃ نحو لزم الشر للشقاوۃ

ترجمہ: اور لام معاقبت کے لیے ہے۔۔۔ جیسے اس نے شر کو بد بختی کے لیے لازم کر دیا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

وللمعاقبۃ کی ترکیب واللام للاختصاص کے ساتھ گزر چکی ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف "لزم الشر للشقاوۃ"۔ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔ "مثال" مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے "مفہومِ لام کا معاقبۃ لیے ہونا" مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

"ترکیب ثانی" (نحو کے بغیر ہو گی)

"لزم"صیغہ واحد مذکر غائب فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں"ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"غائب"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الشر"مفعول بہ ہوا۔"للشقاوۃ"پہ۔۔۔لام حرفِ جار۔۔۔"شقاوۃ"مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر"لزم"فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف"مِن"حرفِ جار کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت : و من و ھی لابتداء الغایۃ....

ترجمہ۔۔۔اور مِن تو وہ مسافت کی ابتداء کے لیے ہے

ترکیب نحوی

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"من"مبتدائے اول ہے۔۔۔دوسری"واؤ"زائدہ ہے۔۔۔"ھی"ضمیر,صیغہ واحد مؤنث غائب۔۔۔مرفوع منفصل۔۔۔راجع بسوئے "مبتدائے اول"۔۔۔۔مبتدائے ثانی بن گئی (یعنی ھی)۔۔۔"لابتداء الغایۃ""لام"حرفِ جار ہے"ابتداء"مصدر مضاف ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"غایۃ"۔۔۔۔مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور بن گیا۔۔۔۔جار و مجرور ملکر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔۔لام حرف جار ہے۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔"تبعیض"مجرور ہے۔۔۔۔جار و مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔لام جار۔۔۔"تبیین"مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔لام جار ہے۔۔۔"زیادۃ" مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ۔۔۔لام حرف جار اپنے تمام معطوفات سے ملکر ۔۔ثابتۃ۔مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ۔۔۔اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی۔۔۔۔اس(ثابتۃ)کا فاعل ہوئی۔۔۔(ثابتۃ)اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر

مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب"من"کے تمام معانی کی مثالیں بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت:"نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی...

"نحو"مضاف ہے..."سرت من البصرۃ الی الکوفۃ" ۔۔۔ یہ مکمل عبارت مراد اللفظ مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔(مثالہ) میں ۔۔۔"مثال" مضاف ہے ۔۔۔"ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ"من"کا ابتدائے غایت کے لیے ہونا۔۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیبِ ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"سرت من البصرۃ الی الکوفۃ"

"سرتُ"۔۔۔صیغہ واحد متکلم ءفعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ"۔۔۔۔ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہوا۔۔۔۔"من" حرفِ جار ہے ۔۔۔"البصرۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے "بصرۃ" مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر "سرت" فعل کا ظرفِ لغو اول ہوا۔۔۔۔"الی" حرف جار ہے ۔۔۔"الکوفۃ" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔۔"کوفۃ" مجرور ہے جاد مجرور ملکر "سرت" فعل کا ظرفِ لغو ثانی ہوا۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو اول اور ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیبی عبارت : وللتبعیض نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم۔۔

ترجمہ۔۔۔اور (من) تبعیض کے لیے ہے۔۔۔جیسے میں نے دراھم میں سے لیے یعنی کچھ دراھم لیے۔۔۔

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔"اخذت الدراھم ای بعض الدراھم"۔۔۔مذکورہ مکمل عبارت "مراد اللفظ" مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔مبتدائے محذوف "مثالُہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل راجع بسوئے "مفہومِ من کا تبعیض کے لیے آنا" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبِ ثانی۔۔۔(نحو کے بغیر ہو گی)

"اخذتُ" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر صیغہ واحد متکلم, فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہوا۔۔۔"من" حرفِ جار ہے۔۔"الدراھم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"دراھم" مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر "ثابتاً" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔"ثابتاً" صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر ۔۔۔راجع بسوئے "موصوف" محذوف "شیاً"۔اسکا فاعل "ہوا"۔۔۔"ثابتاً" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر "شیاً" موصوف مقدر کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر "اخذتُ" فعلِ مقدر کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔۔اخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ

جو بھی صیغہ صفت ہو یعنی قسم فاعل و مفعول وغیرہ وہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے "ثابتا" اسمِ فاعل کو بقیہ کے ساتھ ملانے کے بعد صفت بنایا ہے

نوٹ۔۔۔(ای بعض الدراھم کی ترکیب علیحدہ ہو گی)

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"بعض" مضاف ہے۔۔۔"الدراھم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"دراھم" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔فعلِ محذوف "اخذت" کا مفعول بہ ہوا۔۔۔"اخذت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اخذت" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسِرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جو جملہ "ما قبل جملہ "یعنی اپنے سے پہلے والے جملے کی تفسیر و تشریح بیان کرے اسکو تفسیر کہتے ہیں۔۔۔۔اور قانون یہ ہے کہ مفسَر و تفسیر کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "ایک بغض الدراھم" کی ترکیب علیحدہ کی ہے۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

من بیانیہ کی مثال بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا وللتبیین نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ۔۔ای الرجس اللذی ھو الاوثان

ترجمہ۔۔۔اور (من) تبیین کے لیے ہے۔۔۔جیسے اللہ پاک کا فرمان ہے کہ پس تم بتوں کی گندگی سے بچو یعنی گندگی وہ بت ہی ہیں۔۔

تبیین کہ وضاحت۔۔۔

تبیین کے لیے آتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ کسی پوشیدہ معاملے کی مراد یا اس کا مطلب کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔۔۔

السوال۔۔۔من برائے تبیین کی علامت کیا ہے۔۔۔؟

الجواب۔۔۔من برائے تبیین کی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ اسمِ موصول کالانا درست ہوتا ہے۔۔۔اور ماتن کے قول ای الرجس اللذی میں اسی طرف اشارہ ہے

نوٹ۔۔۔وللتبیین کی ترکیب لابتداء الغایۃ کے ساتھ گزر چکی ہے۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"قول" مصدر مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل راجع بسوئے "اسمِ جلالت اللہ" مضاف الیہ ہو کر ذوالحال ہوئی۔۔"تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال یعنی (ہ ضمیر)۔۔."تعالیٰ" فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔۔ذوالحال (ہ ضمیر) اپنے حال (یعنی تعالیٰ) سے ملکر مضاف الیہ ہو کر "قول" مصدر کا فاعل بن گیا۔۔۔

"فاجتنبوا الرجس من الاوثان"

"فا" برائے سببیہ ہے۔۔"اجتنبوا"۔۔صیغہ جمع مذکر حاضر۔فعل امر حاضر معروف۔۔۔اس فعل میں "واوئے جمع ضمیر" اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔"الرجس" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"رجس" ذوالحال ہے "من الاوثان" "من" حرفِ جار ہے۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اوثان" مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتاً" کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابتاً" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔راجع بسوئے ذوالحال اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اود ظرف مستقر ۔۔۔سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا ۔۔۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ ہوا۔۔۔"اجتنبوا"۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ۔۔۔سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مراد اللفظ "قول" مصدر کا مقولہ ہوا۔۔۔"قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل۔۔۔اور مقولے سے ملکر "نحو" کا مضاف الیہ ہوا۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"مثالہ" مبتدائے محذوف کہ خبر ہوا۔۔۔

"مثالہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل مستتر راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "من تبیین کے لیے استعمال ہوتا ہے"۔۔۔مضاف الیہ ہوا "مثالہ" میں مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ

معرفہ کے بعد جب "من" بیانیہ آجائے تب معرفہ ذوالحال اور "مِن" بیانیہ کو کسی کے متعلق کر کے حال بناتے ہیں۔۔۔لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "الرجس" کو ذوالحال بنایا۔۔۔اور "من الاوثان" کو حال بنایا۔۔۔

نوٹ۔۔۔ تفسیری عبارت کی ترکیب علیحدہ سے کی جائے گی جو کہ درج ذیل ہے

ترکیب نحوی:"ای الرجس اللذی ھو الاوثان"

ای حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"الرجس" میں الف لام برائے تعریف ہے "رجس"موصوف ہوا۔۔"الذی" اسم موصول ہے۔۔۔"ھو"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔۔مرفوع منفصل راجع بسوئے اسم موصول (یعنی الذی) مبتداء ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"الاوثان"۔۔۔میں الف لام برائے ہے۔۔۔"اوثان"خبر ہوا۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر"اللذی"کا صلہ ہوا۔۔۔اسمِ موصول اپنے صلہ ملکر۔۔۔ھو مبتداء کی خبر ہوا۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم موصول الذی کا صلہ بن گیا۔۔۔

اسم موصول الذی اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔"الرجس"کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر فعل مقدر"اجتنبوا"کا مفعول بہ ہوا۔۔۔"اجتنبوا"صیغہ جمع مذکر حاضر، فعلِ امر حاضر معروف۔۔اس فعل میں "واوئے جمع"ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔."اجتنبوا"فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسِرہ ہوا

ترکیبی قواعد۔۔

اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر کلام کا جز یعنی فاعل ومفعول اور صفت وغیرہ بنتا ہے لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "اللذی ھو الاوثان" مکمل کو "الرجس کی صفت بنایا۔۔۔

ترکیبی عبارت:"وللزیادۃ نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور (مِن) زیادۃ کے لیے ہے جیسے اللہ پاک کا فرمان ہے کہ وہ تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔۔۔

القاعدہ۔۔۔

زیادۃ کے لیے جمہور علمائے نحو کے نزدیک تین شرائط ہیں

اول)کلام نفی نہیں یا استفہام پہ مشتمل ہو

دوئم)مدخول نکرہ ہو۔۔۔

سوئم)مدخول فاعل ہو یا مفعول بہ یا مفعول مطلق یا مبتداء ہو۔۔جیسے ماجاءنی من احد۔۔۔

(بحوالہ الشرح الکامل)

نوٹ۔۔۔وللزیادۃ کی ترکیب لابتداء الغایۃ کے ساتھ گزر چکی ہے

ترکیب نحوی

"نحو"مضاف ہے۔۔۔"قول"مصدر مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا..."ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "اسمِ جلالت اللہ"۔۔ذوالحال ہوئی۔۔۔"تعالیٰ"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔راجع بسوئے ذوالحال (یعنی قولہ کی ہ ضمیر)۔۔اس فعل کا فاعل ہوا...."تعالیٰ" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر"حال"ہوا۔۔۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر قول مصدر کا مضاف الیہ ہو کر فاعل ہوا۔۔

"یغفر لکم من ذنوبکم"۔۔۔

"یغفر"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "اسمِ جلالت اللہ"۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔"لکم"میں "لام" حرف جار ہے۔۔۔"کم"ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل۔۔ مجرور ہوئی۔۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"یغفر" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔"من حرف "جار زائدہ "ذنوب مضاف ہوا"... "کُم"ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل۔۔۔ مضاف الیہ بن گئی۔۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "یغفر" فعل کا محل کے اعتبار سے مفعول بہ ہوا "یغفر" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔"قول" مصدر کا مرادالفظ مقولہ ہوا۔۔۔"قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل۔۔۔اور مقولہ سے ملکر۔۔۔۔"نحو" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"مثالُہ "مبتدائے محذوف کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب۔۔ مجرور متصل۔۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (مِن زائد معنٰی کے لیے استعمال ہوتا ہے) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"مثالُہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر۔۔۔۔1

جب "نحو" کے بعد آیتِ قرآنی ہو تب ایک ہی ترکیب ہو گی۔۔۔یعنی کہ آیتِ قرآنی کی مکمل ترکیب کر کے اس کو "نحو" کا مضاف الیہ بنا کر "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جائے گا۔۔اسی قاعدے کے مطابق اور اسی طریقے پہ ہم نے اوپر ترکیب کی ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2

حرفِ جار جب زائدہ ہو تب ترکیب میں اسکو زائدہ بول کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔۔۔اور ما قبل (پچھلے) فعل یا شبہ فعل کے اعتبار سے بعد والی عبارت کا تعلق بنا دیا جاتا ہے۔۔۔مثلا پیچھے فعل ہے تو اب "حرفِ جار زائدہ" کو ظرفِ لغو نہیں بنائیں گے کیونکہ "حرفِ جار "زائدہ کا ترکیب میں کوئی اعتبار نہیں ہوتا لہذا" حرفِ جار کے بعد والے جملے کو پچھلے فعل کا فاعل یا مفعول جو بھی بنتا ہو بنا دیں گے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "من ذنوبکم "میں من زائدہ کر کے چھوڑ دیا اور "ذنوبکم "چونکہ مفعول کی جگہ پہ آرہا ہے تو اسکو محلا مفعولِ بہ قرار دیا۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

جار مجرور دراصل مفعولِ غیر صریح ہوتا ہے۔۔۔یعنی کہ اس کو ڈائریکٹ مفعول نہیں کہا جاسکتا۔۔۔لیکن ہوتا یہ بھی اصل میں مفعول ہی ہے۔۔۔جیسے ۔۔۔"من ذنوبکم "میں دیکھیں کہ اللہ گناہوں کو بخش دے گا۔۔۔اب اگرچہ۔۔"ذنوبکم "سے پہلے "من "حرفِ جار ہے لیکن پھر بھی معنٰی پہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "ذنوبکم "مفعولِ بہ بن رہا ہے۔۔۔تو اس طرح جار مجرور دراصل مفعول بہ غیر صریح ہی ہوتا ہے

تمہید۔۔۔۔

یہاں سے مصنف "الی" کے استعمالی مقامات بیان کر رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت : والی لانتہاء الغایۃ فی المکان

ترجمہ۔۔۔اور الی مکان میں مسافت کی انتہاء بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔۔

نوٹ۔۔"الی" کے بقیہ معانی کی ترکیب بھی اسی پہلے معنی کے ساتھ ہی کر دی جائے گی اور امثلہ کی ترکیب بعد میں کی جائے گی۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ہے."الی"مرادالفظ" ہو کر مبتداء ہوا۔۔۔"لانتہاء الغایۃ"۔۔۔"لام"حرفِ جار برائے تعلیل۔۔۔"انتہاء"مصدر مضاف ہے۔۔"الف لام"برائے تعریف ہے۔۔۔"غایۃ"مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"فی"حرفِ جار ہے۔۔"المکان"پہ۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مکان"مجرور ہے جارء مجرور ملکر"انتہاء"مصدر کا ظرفِ لغو بن گیا۔۔مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے ملکر۔۔"لام"جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔

نوٹ

("الٰی"جتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے ان سب کی اکٹھی ترکیب کرنی ہے تو اس لیے ماقبل ساری عبارت کو معطوف علیہ بنادیا ہے)۔۔۔

"وللمصاحبۃ"۔۔۔میں واؤ عاطفہ ہے۔۔"لام"حرفِ جار برائے تعلیل ہے۔۔۔"مصاحبۃ"مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف بن گیا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔"ثابتۃ"مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔راجع بسوئے"مبتداء"اس(ثابتۃ)کا"اسم"ہوا۔۔۔۔"ثابتۃ"اسمِ فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہِ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ

حروف تہجی کے لیے مصنف نے مؤنث کا صیغہ استعمال کیا ہے۔۔لہذا ہم بھی انہیں کی روش پہ حروف تہجی کا متعلق مؤنث ہی محذوف نکالتے ہیں۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں ہم نے بھی "الی للمصاحبۃ" کے لیے "ثابتۃ"ہی مقدر نکالا ہے...ایک قول کے مطابق حروفِ تہجی مؤنث ہیں اسلیے انکا متعلق بھی مؤنث ہی نکالا جاتا ہے۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف اوپر مذکور قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا"الی کی انتہائے غایت کے حوالے سے مثال بیان کی فرمایا کہ۔۔

"سرت من البصرۃ الی الکوفۃ"

ترجمہ۔۔۔میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی

"ترکیبِ اول"

"سرتُ"صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں"تُ"ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل بن گئ ۔۔۔"من البصرۃ" ۔۔۔"من"حرف جار ہے ۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔"بصرۃ"مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر"سرتُ"فعل کا ظرف لغو اول ہوا۔۔"الی الکوفۃ"۔۔۔"الی" حرفِ جار ہے ۔۔"الکوفۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"کوفۃ"مجرور ہے ۔۔جار مجرور ملکر"سرتُ"فعل کا ظرف لغو ثانی ہوا ۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو اول و ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی ظرف لغو اور ظرف مستقر ہو سکتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے۔۔۔"من البصرۃ" اور "الی الکوفۃ" دونوں کو ایک فعل کا ظرف لغو بنادیا ہے اور ایک فعل کے ایک سے زائد بھی ظرف لغو ہو سکتے ہیں جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں واضح ہے۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"سرت من البصرۃ الی الکوفۃ"۔۔مرادالفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔

"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل...راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (الی کا مکان میں معنیٰ انتہائے غایت کے لیے استعمال ہونا) مضاف الیہ ہوئی (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت : وللمصاحبۃ نحو قولہ تعالیٰ ولاتأکلو اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم ...

ترجمہ۔۔۔اور (الی) مصاحبۃ کے لیے ہے جیسے اللہ کا فرمان کہ اور تم انکے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ نہ کھاؤ یعنی اپنے مالوں کے ساتھ

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف ہے ۔۔"قول" مصدر مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل ۔۔راجع بسوئے "اللہ" اسم جلالت ۔۔ذوالحال ہوئی۔۔۔"تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے زوالحال۔۔۔اس کا فاعل۔۔(یعنی کہ تعالیٰ کا فاعل ہوئی) "تعالیٰ" فعل اپنے فاعل "ھو" ضمیر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر "قول" مصدر کا مضاف الیہ ہو کر۔۔۔"قول" مصدر کا فاعل بن گیا۔۔۔

"ولا تأکلوا اموالھم الی اموالکم"

"واؤ" عاطفہ ہے ۔۔۔"لا تأکلوا" صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف ۔۔اس فعل میں "واوئے جمع" ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل بن گئی۔"اموالھم"۔۔۔میں "اموال" مضاف ہے ۔۔۔"ھم" ضمیر صیغہ جمع مذکر غائبء مجرور متصل بارز ۔۔راجع بسوئے "یتامیٰ" مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا۔۔۔۔"الی اموالکم" ۔۔۔"الیٰ" حرف جار ہے ۔۔۔"اموال" مضاف ہے ۔۔۔"کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر, مجرور متصل مضاف الیہ ہوئی۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"الی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار، مجرور ملکر "لا تأکلوا" فعل کا ظرف لغو ہوا "لا تأکلوا" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر "قول" مصدر کا "مرادالفظ" مقولہ ہوا۔۔ "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے ملکر۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ" میں "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل ۔۔"راجع بسوئے "اس مفہوم کے ۔کہ "الی" کا مصاحبۃ کے لیے استعمال ہونا"... مضاف الیہ ہوا (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

نوٹ۔۔۔

(تفسیری عبارت کی ترکیب علیحدہ ہو گی)

عبارت۔۔۔"ای مع اموالکم"

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"مع" مضاف ہے۔۔۔"اموال" مضاف الیہ ہو کر "کم" ضمیر کی طرف مضاف ہوا..."کم" ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل ،مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔"اموال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "مع" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر فعلِ محذوف (لا تأکلوا اموالھم) کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔۔اس مذکورہ عبارت میں ۔۔۔"لا تأکلوا" صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی حاضر معروف۔۔۔اس فعل میں "واؤ جمع ضمیر، مرفوع

متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اموالھم"۔۔۔میں۔۔۔"اموال"مضاف ہے۔۔۔"ھم"ضمیر صیغہ جمع مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے (یتامیٰ) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "لا تأکلوا" فعل کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جو عبارت پچھلے جملے کی تفسیر بیان کرے اسکی ترکیب علیحدہ کی جاتی ہے جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں (ای مع اموالکم) کی ترکیب ہم نے علیحدہ کی ہے۔۔۔

السوال۔۔۔جملہ مفسرہ کی علامت کیا ہے؟

الجواب۔۔۔جس جملے کے شروع میں حرفِ تفسیر "اَی" آجائے وہ جملہ تفسیریہ ہوتا ہے۔۔یہ جملہ اپنے سے پہلے کلمے کی یا جملے کی وضاحت و تفسیر و تشریح بیان کرتا ہے۔۔۔

ترکیبی عبارت : وقد یکون مابعدھا داخلا فی ما قبلھا ان کان ما بعدھا من جنس ماقبلھا ...

ترجمہ۔۔۔"اور کبھی (الی) کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل ہوتا ہے جبکہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی جنس ہو"

"ترکیب نحوی"

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"قد حرفِ تحقیق برائے تقلیل..."یکون"۔۔صیغہ واحد مذکر غائب, فعلِ مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"ما بعدھا" ۔۔۔میں "ما"برائے موصولہ ہے۔۔۔"بعد"مضاف ہے۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مجرور متصل۔۔راجع بسوئے "لفظِ،الٰی"۔۔مضاف الیہ ہے (یعنی کہ "گا"ضمیر مضاف الیہ ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔فعلِ۔ محذوف "ثبت"کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔"ثبت"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو"مرفوع متصل مستتر۔۔راجع بسوئے "ما موصولہ"اس کا فاعل ہے۔۔"ثبت"فعل اپنے "ھو"فاعل اور مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر "ما"اسم موصول کا صلہ ہوا۔۔"ما"اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔فعل ناقص کا اسم بن گیا۔۔۔۔۔

"داخلا فی ماقبلھا"۔۔۔"داخلا"۔۔۔صیغہ واحد مذکر,اسمِ فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "یکون"کا اسم۔۔"داخلا"کا فاعل ہوا

"فی ما بعدھا"۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔۔"ما" برائے موصولہ ہے۔۔۔"بعد"مضاف ہے۔۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل۔۔راجع بسوئے "ما"اسم موصول مضاف الیہ ہے (یعنی کہ "ھا"ضمیر مضاف الیہ ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔فعلِ محذوف"ثبت" کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔"ثبت"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو"مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ما"اسمِ موصول اسکا فاعل (یعنی کہ "ھو"ضمیر "ثبت کا فاعل ہے) ثبت فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر۔۔اسم موصول "ما"ک صلہ ہوا۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔"فی" جار کا مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر "داخلا"اسمِ فاعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"داخلا"اسم فاعل۔۔۔اپنے ھو فاعل اور ظرف لغو سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہوکر۔۔"یکون"فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔فعلِ ناقص اپنی خبر سے ملکر جزائے مقدم ہوا۔۔۔۔

"ان کان مابعدھا من جنس ماقبلھا"

"ان" حرف شرط۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"ما"اسمِ موصول ہے۔۔۔"بعد" مضاف ہے ۔۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب, مجرور متصل راجع بسوئے۔"الی"۔۔مضاف الیہ ہوا(یعنی کم "گا"ضمیر مضاف الیہ ہے)مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثبت" فعلِ محذوف کا مفعولِ فیہ ہوا "ثبت"صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔راجع بسوئے "ما"اسم موصول۔۔۔"ثبت"کا فاعل ہوئی..."ثبت"فعل اپنے ھو فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا۔۔۔اسمِ موصول وصلہ ملکر۔۔۔کان فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔۔

"من جنس ما قبلها"۔۔

"من" حرفِ جار ہے ۔۔۔"جنس" مضاف ہے ۔۔۔"ما" اسم موصول ہے ۔۔۔"قبلَ" مضاف ہے ۔۔"ھا" ضمیر ۔۔صیغہ واحد مؤنث غائب ۔۔۔ مجرور متصل راجع بسوئے "الی" مضاف الیہ (یعنی کہ "گا" ضمیر مضاف الیہ ہے) مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"ثبت" فعل مقدر کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔۔"ثبت" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔اس میں "ھو" میر مرفوع متصل مستتر..۔راجع بسوئے "ما موصولہ" اس "ثبت" کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔"ثبت" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "جنس" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"من" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتا" مقدر کا ظرف مستقر ہوا..... "ثاں تا" صیغہ واحد مذکر، اسمِ فاعل۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" کا اسم ۔۔"ثابتا" کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" کی خبر ہوا۔۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔ شرطِ مؤخر ہوا۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

حرفِ "قد" جب مضارع پہ داخل ہو تو قلت (یعنی کمی کے معنٰی) دیتا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

"مابعدھا" اور "ماقبلھا" میں ۔۔۔ "ما" برائے اسم موصول ہوتی ہے ۔۔۔۔"بعدھا" اور " قبلھا" ترکیب کے بعد ۔۔"ما" برائے موصولہ کا صلہ بنتے ہیں ۔۔۔۔پھر موصول وصلہ ملکر کلام کا جز یعنی فاعل و مفعول وغیرہ بنتا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3۔۔۔

"بعدھا"۔۔اور۔۔"ماقبلھا"۔۔۔"ثبت" فعلِ مقدر کا مفعولِ فیہ بنتے ہیں...

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قانون کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔: نحو قولہ تعالیٰ "فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الیہ المرافق"

ترجمہ۔۔۔ جیسے اللہ پاک کا فرمان (پھر تم روزوں کو رات تک پورا کرو)

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"قولہ تعالیٰ" "قول" مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "اسم جلالت اللہ" ذوالحال (یعنی کہ "قولہ" کی "ہ" ضمیر ذوالحال ہے)..."تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب, فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال"..."تعالیٰ" فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر "قول" مصدر کا مضاف الیہ ہو کر "قول" مصدر کا فاعل ہوا۔۔۔۔

"فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق"

"ف" برائے جزائیہ ہے ۔۔۔"اغسلوا" صیغہ جمع مذکر حاضر ،فعل امر حاضر معروف ۔۔۔۔اس فعل میں "واؤ" ئے جمع ضمیر "اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"وجوہ" مضاف ہے۔۔۔"کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل ۔۔۔۔مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔ مضاف و مضاف علیہ ملکر معطوف علیہ ہوا

۔۔۔۔"واو"عاطفہ۔۔۔"ایدی"مضاف ہے۔۔۔"کم"ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل۔۔۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔"اغسلوا"فعل کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔"الی"حرفِ جار ہے۔۔۔"المرافق"مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "اغسلوا"فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔"اغسلوا"اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر۔۔۔قرآن میں مذکور شرط"اذا قمتم الی الصلوۃ"کی جزاء ہوئی۔۔۔شرط و جزاء ملکر "مرادالفظ"۔۔۔"قول"مصدر کا مقولہ ہوا۔۔۔"قول"مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل و مقولہ سے ملکر ۔۔۔"نحو"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر"مثالہ"مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ"...میں"مثال"مضاف ہے "ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ(مذکورہ شرط کے ساتھ کہ"الی"کا مابعد الیٰ کا ماقبل میں داخل ہے"مضاف الیہ (یعنی کہ"مثالہ"کی"ہ"ضمیر مضاف الیہ ھوئی)....مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ھوا۔۔۔

ترکیبی عبارت : وقد لایکون مابعدھا داخلا فی ما قبلھا ان لم یکن مابعدھا من جنس ماقبلھا

ترجمہ...اور کبھی اس(الی)کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا جبکہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی جنس سے نہ ہو

ترکیبِ نحوی۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ہے..."قد"حرف تحقیق برائے تقلیل۔۔۔"لایکون"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف۔۔از افعالِ ناقصہ۔۔"مابعدھا"۔۔۔

"ما"برائے اسم موصول ہے۔۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ء مجرور متصل بارز۔۔راجع بسوئے "اسم موصول"ما"۔۔۔مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"ثبت"فعل محذوف کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔"ثبت فعل"صیغہ واحد مذکر غائب ءماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو ضمیر"۔۔مرفوع متصل مستتر۔۔راجع بسوئے "ما موصولہ"ھو ضمیر"ثبت"فعل کا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ۔۔اسم موصول"ما"کا صلہ ہوا۔۔اسم موصول اور صلہ ملکر فعل ناقص لایکون کا اسم بن گیا۔۔"داخلا فی ما قبلھا"۔۔۔"داخلا"صیغہ واحد مذکر,اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر "مرفوع متصل مستتر "راجع بسوئے"فعل ناقص"لایکون"کا اسم ۔۔۔"داخلا"کا فاعل ہوئی۔۔۔"فی"حرفِ جار ہے ۔۔۔"ما"برائے اسم موصول ہے ۔۔۔"قبل"مضاف ہے ۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب,مجرور متصل,راجع بسوئے "الیٰ"۔۔مضاف الیہ (یعنی کہ"ھا"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"قبل"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر"ثبت"فعل محذوف کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔"ثبت"صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں"ھو"ضمیر،مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول"ثبت"فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔اسم موصول ما کا صلہ ہوا۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فی جار کا مجرور بن گیا ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"داخلا"اسم فاعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔فعل ناقص لایکون کی خبر ہوا۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جزائے مقدم ہوا۔۔۔

"ان لم یکن مابعدھا من جنس ماقبلھا"۔۔۔

"اِن"حرفِ شرط ہے۔۔۔"لم یکن"۔صیغہ واحد مذکر غائب، فعل نفی جحد بلم معروف جازمہ از افعالِ ناقصہ۔۔۔"مابعدھا"۔۔۔میں"ما"اسم موصول ہے ۔۔۔"بعدَ" مضاف ہے..."ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب,مجرور متصل ...راجع بسوئے"الی"مضاف الیہ ہوئی ۔۔(یعنی کہ ھا ضمیر مضاف الیہ ہوئی)مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"ثبت"فعل کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔"ثبت"صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں"ھو"ضمیر,مرفوع متصل مستتر۔۔۔راجع بسوئے"اسم موصول"ما"ثبت کا فاعل ہوئی۔۔۔ثبت فعل اپنے ھو فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"ما"اسم موصول کا صلہ بن گیا۔۔۔اسمِ موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔۔فعل ناقص"لم یکن"کا اسم بن گیا ہے

"من جنس ما قبلها"

"من" حرفِ جار ہے۔۔۔ "جنس" مضاف ہے "ما" برائے اسم موصول ہے۔۔۔۔ "قبل" مضاف ہے۔۔۔ "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ہے, مجرور متصل۔۔ راجع بسوئے "الی" مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثبت" فعل محذوف کا مفعولِ فیہ بن گیا..... "ثبت" صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "ما اسمِ موصول" "ثبت" کا فاعل ہوئی۔۔۔ ثبت فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔ "ما موصولہ" کا صلہ ہوا۔۔۔ اسم موصول وصلہ ملکر "جنس" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "من" جار کا مجرور ہوا۔۔۔ جار، مجرور ملکر "ثابتا" محذوف کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔۔ "ثابتا" صیغہ واحد مذکر، اسمِ فاعل۔۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "فعل ناقص کا اسم" "ثابتا" کا فاعل ہوئی۔۔۔ "ثابتا" اسم فاعل اپنے فاعل و طرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرطِ مؤخر ہوا شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ قانون کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت : نحو قولہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل ...

"نحو" مضاف ہے۔۔۔ "قول" مصدر مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "اسم جلالت ذ اللہ "ذوالحال "تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال "تعالیٰ" فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعک اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔ جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ ذوالحال وحال ملکر "قول" مصدر کا مضاف الیہ ہو کر فاعل ہوا۔۔۔۔ "ثم" حرفِ عطف ۔۔۔ "اتمّوا" صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔۔۔ اس فعل میں "واؤ" ئے جمع "ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔۔ اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ "الصیام" مفعول بہ ہوا "" الی" حرفِ جار۔۔۔ "اللیل مجرور جار مجرور ملکر "اتمّوا" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ "اتمّوا" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر۔۔ "مراد اللفظ" قول مصدر کا مقولہ ہوا۔۔۔ "قول" مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولہ سے ملکر "نحو" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔ "نحو" مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالُہ"..... میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل بارز۔۔۔ راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ "شرطِ مذکورہ کے ساتھ الی کے مابعد کا ما قبل کے حکم میں داخل نہ ہونا" مضاف الیہ ہوئی (یعنی کم "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔ مضاف و مضاف الیہ سے ملکر۔۔ مبتداء ہوا۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر۔۔۔۔۔ جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف "حتیٰ" کی تفصیل بیان کرنے لگے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت... وحتیٰ لانتہاء الغایۃ فی الزمان نحو نمر البارحۃ حتیٰ الصباح وفی المکان نحو سرے البلد حتیٰ السوق...

ترجمہ۔۔۔ اور حتیٰ کہ زمانے میں کسی چیز کی انتہاء کو بیان کرنے کے لیے ہے ء "زمانے کی انتہائے غایت جیسے (میں گزشتہ رات صبح تک سویا)... اور مکان کی انتہائے غایت جیسے (میں نے شہر کی بازار تک سیر کی۔۔۔

نوٹ۔۔ پہلے ہم حتیٰ کے تمام معانی کی ترکیب کریں گے بعد میں مثالوں کی ترکیب کریں گے۔۔۔

"حتیٰ" مبتداء ہے۔۔۔لانتہاء الغایۃ "لام" حرف جار ہے۔۔۔"انتہاء"۔۔مصدر مضاف ہے۔۔۔"الغایۃ"...پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"غایۃ" مضاف الیہ ہے۔۔۔۔"فی الزمان"۔۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔"الزمان" مجرور۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔

"وفی المکان"۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"فی" حرف جار ہے۔۔۔"المکان" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مکان" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔"فی" جار کا مجرور ہوا۔ جار، مجرور۔۔۔ملکر "انتہاء" مصدر کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔"انتہاء" مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر ۔۔"لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار، مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔۔۔

"وللمصاحبۃ"۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے ۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے ۔۔۔"مصاحبۃ" مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔معطوف علیہ اور ۔۔۔معطوف ۔۔ملکر ۔۔۔"لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل ہے۔۔اس میں "ھی" ضمیر۔۔مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے مبتداء۔۔۔"ثابتۃ" کا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے "ھی" فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف حتیٰ کے زمانے کی انتہاء بیان کرنے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت: نحو نِمتُ البَارحۃ حتیٰ الصباح

ترجمہ۔۔میں گزشتہ رات صبح تک سویا

نوٹ۔۔۔حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیب اول (نحو کے ساتھ)

نحو نمت البَارحۃ حتیٰ الصباح

"نحو" مضاف ہے۔۔۔۔"نمت البَارحۃ حتیٰ الصباح" مکمل جملہ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ" میں مثالُ مضاف ہے۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مجرور متصل۔۔۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (حتیٰ انتہائے غایت کے لیے استعمال ہوتا ہے) مضاف الیہمضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے ساتھ)

"نمت البَارحۃ حتیٰ الصباح"

"نمتُ" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔۔اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔"البارحۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"بارحۃ" مفعولِ فیہ ہوا۔۔۔"حتیٰ" حرف جار ہے۔۔۔"الصباح" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "نمت" فعل کا ظرف لغو ہوا ۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

حتیٰ مکان کی انتہاء کو بیان کرتا ہے اس کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت .... نحو سرت البلد حتیٰ السوق۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے میں نے شہر کی بازار تک سیر کی۔۔

نوٹ۔۔۔

نحو کی حسبِ سابق دو تراکیب کی جائیں گئیں جیسا کہ اسکا قاعدہ اوپر گزر چکا ہے

ترکیب اول (نحو کے ساتھ)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"سرت البلد حتیٰ السوق"۔۔۔مرادالفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا

"مثالہ"....میں "مثالُ" مضاف ہے اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, ضمیر مجرور متصل۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (حتیٰ مکان کی انتہاء کے لیے استعمال ہوتا ہے) مضاف الیہ (یعنی کہ "ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر)

ترکیبی عبارت ....نحو سرت البلد حتیٰ السوق

ترکیب ثانی

"سرت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر ضمیر مرفوع متصل بارز...اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔

"البلد" مفعول فیہ ہے۔۔۔"حتیٰ" حرف جار ہے۔۔۔"السوق" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"سوق مجرور ہے"۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"سرتُ" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمہید۔۔۔

حتیٰ برائے مصاحبت کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت حتیٰ للمصاحبۃ نحو قرأت وردی حتیٰ الدعاء ای مع الدعاء

ترجمہ۔۔۔اور حتیٰ مصاحبت کے لیے ہے جیسے میں نے اپنا ورد (وظیفہ) دعاء تک پڑھا

نوٹ۔۔۔

للمصاحبۃ کی ترکیب حتیٰ لانتہاء الغایۃ کے ساتھ گزر چکی ہے اب یہاں پہ صرف مثالوں کی تراکیب کی جائیں نحو والی عبارت کی حسب سابق دو تراکیب ہونگیں

ترکیبِ اول

"نحو" مضاف ہے۔۔"قرأت وردی حتیٰ الدعاء ای مع الدعاء"۔۔۔مرادالفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, ضمیر مجرور متصل، راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (حتیٰ مصاحبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے) مضاف الیہ (یعنی "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے۔۔۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔

ترکیبِ ثانی (نحو کے بغیر)

قرأت وردی حتیٰ الدعاء ای مع الدعاء۔۔۔

نوٹ ای مع الدعاء یہ تفسیری جملہ ہے اسکی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"قرأتُ "صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "تُ "ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوا۔۔۔"ورد "مصدر مضاف "ی "ضمیر صیغہ واحد متکلم, مجرور متصل۔۔۔مضاف الیہ بن گئی۔۔۔۔۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔قرأت فعل کا مفعولِ بہ بن گیا۔۔۔"حتیٰ الدعاء"۔۔۔"حتی "حرفِ جار ہے۔۔۔"الدعاء "پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"دعاء "مجرور ہے۔۔جار, مجرور ملکر "قرأتُ "فعل کا ظرف لغو بن گیا "فعل "اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جملہ مضاف الیہ نہیں بنتا۔۔۔لیکن جب لفظِ "نحو" کے بعد جملہ آجائے تو جملہ کو لفظ مراد لے لیا جائے تب وہاں جملہ سے لفظ مراد ہونے کی وجہ سے جملہ کو مضاف الیہ بنانا درست ہوتا ہے کیونکہ "لفظ" بھی مفرد ہی ہوتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے تحت ہم تراکیب میں نحو کے بعد والے جملے کو مراد اللفظ قرار دے کر مضاف الیہ بناتے ہیں۔۔۔۔

ترکیبی عبارت وما بعدها قد یکون داخلا فی ما حکم قبلها ...

ترجمہ: اور کبھی (حتیٰ) کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ "عاطفہ ہے۔۔۔"ما "اسمِ موصول ہے۔۔۔"بعد "مضاف ہے۔۔۔"ھا "ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ء مجرور متصل ہے, راجع بسوئے "حتیٰ "مضاف الیہ بن گئ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"ثبت "فعلِ محذوف کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔"ثبت "صیغہ واحد مذکر، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔۔اس فعل میں "ھو "ضمیر ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے, راجع بسوئے "ما موصولہ "ثبت فعل اپنے فاعل و مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔ما موصولہ کا صلہ ہوا۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔

"قد یکون "۔۔۔۔۔۔

"قد "حرفِ تحقیق برائے تقلیل ہے۔۔۔"یکون "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔اس فعل میں "ھو "ضمیر, مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "مبتداء "فعلِ ناقص کا اسم ہوئی۔۔

"داخلا فی حکم ما قبلها"

"داخلا "صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ہے۔۔اس میں "ھو "ضمیر ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے راجع بسوئے "یکون "فعلِ ناقص کے اسم۔۔۔۔"فی "حرفِ جار ہے۔۔۔"حکم "مضاف ہے۔۔۔"ما قبلھا "۔۔۔"ما برائے اسمِ موصول ہے۔۔۔"قبل "مضاف ہے۔۔۔"ھا "ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب, ضمیر مجرور متصل , راجع بسوئے "حتیٰ " مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ "ضمیر مضاف الیہ بن گئ)۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"ثبت "فعل محذوف کا مفعولِ فیہ بن گیا ۔۔۔۔"ثبت "صیغہ واحد مذکر غائب, فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "ما برائے موصولہ۔۔۔۔

"ثبت" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر۔۔۔ "ما موصولہ" کا صلہ بن گیا۔۔۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔۔ "حکم" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا ۔۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ "فی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔ جار مجرور ملکر "داخلا" اسم فاعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔ "داخلا" اسمِ فاعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔ "یکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "مابعدھا" کی خبر بن گیا۔۔ "مابعدھا" مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"قبلھا", اور "بعدھا" دونوں کلمات۔۔۔ "ثبت" فعلِ محذوف کا مفعولِ فیہ بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب کی ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قانون کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت ....نحو اکلت السمکۃ حتیٰ رأسھا

ترجمہ۔۔۔ جیسے میں نے مچھلی کو اسکے سر سمیت کھایا۔۔۔

نوٹ۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیبِ اول

"نحو" مضاف ہے۔۔ "اکلت السمکۃ حتیٰ رأسھا"۔۔ یہ مکمل جملہ مرادا للفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔ "مثالہ" میں "مثالُ"۔۔ مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل ہے، راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (حتیٰ کا مابعد حتیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا) مضاف الیہ (یعنی کہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔ "مثالہ" مضاف و مضاف ملکر۔۔ مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبِ ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"اکلت السمکۃ حتیٰ رأسھا"

"اکلتُ"۔۔۔ صیغہ واحد متکلم، فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ "السمکۃ"۔۔۔ پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "سمکۃ" مفعول بہ ہوا۔۔۔ "حتّٰی" حرفِ جار ہے۔۔۔ "راسھا"۔۔ میں... "راس" مضاف ہے۔۔۔ "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ہے, مجرور متصل, راجع بسوئے "السمکۃ"۔ مضاف الیہ (یعنی کہ "ھا" ضمیر مضاف الیہ ہوئی) "راسھا" مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ حتّٰی جار کا مجرور ہوا۔ جار مجرور ملکر۔۔۔ "اکلت" فعل کا ظرفِ لغو بن گیا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہوتیں ہیں۔۔۔

ترکیبِ اول۔۔۔

نحو کو مضاف اور بعد والی مکمل عبارت کو مراد اللفظ یا بتاویل مفرد کر کے مضاف الیہ بنا کر۔۔۔ مضاف الیہ بنایا جائے گا۔۔۔ پھر "نحو" کو اپنے مضاف الیہ سے ملا کر۔۔ "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔۔

ترکیبِ ثانی۔۔۔

"نحو" کے بغیر صرف بعد والی عبارت کی ترکیب علیحدہ کی جائے۔۔۔ اور "نحو" کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔ مذکورہ ترکیب اسی قاعدے کے مطابق کی گئی ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت :وقد لایکون داخلا فیہ ...

ترجمہ۔۔ اور کبھی وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔۔۔۔

وضاحت۔۔۔

اور کبھی حتیٰ کا مابعد حتیٰ کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا۔

"وقد لایکون داخلا فیہ"

"واو" عاطفہ ہے۔۔۔ "لایکون"۔۔ صیغہ واحد مذکر غائب, فعل مضارع منفی معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "حتّٰی کا مابعد"..... "لایکون" فعل ماقص کا اسم ہوئی۔۔۔ "داخلا فیہ"۔۔۔ "داخلا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ہے۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "فعل ناقص کا اسم"... اس "داخلا" اسم فاعل کا فاعل بن گیا۔۔۔ "فیہ"..... میں "فی" حرف جار ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر، صیغہ واحد مذکر مجرور متصل، راجع بسوئے "حتیٰ کا ماقبل" مجرور ہوئی۔۔۔ جار، مجرور ملکر "داخلا" اسم فاعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر ۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "لایکون" فعل ناقص کی خبر ہوا فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

یہاں پہ مذکورہ قاعدے کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھلی ہی مثال اس قاعدے کے لیے بھی کافی ہے۔۔۔۔

نحو المثال المذکور...

ترجمہ۔۔۔ جیسے مذکورہ بالا مثال۔۔۔

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔ "المثال"۔۔ میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔ "مثال" موصوف ہے "المذکور" میں ... "الف لام" بمعنیٰ "اللذی" اسمِ موصول۔۔۔ "مذکور" صیغہ واحد مذکر، اسم مفعول۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "المثال" نائب الفاعل بن گئی (یعنی کہ مذکور کی "ھو" ضمیر نائب الفاعل ہے کہ) اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس موصول کا صلہ ہوا۔۔۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر "المثال" کی صفت ہوا۔۔۔ موصوف وصفت ملکر۔۔۔ "نحو" مضاف کا لیے مضاف الیہ بن گیا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔ "مثالُہ" میں ۔۔۔ "مثالُ" مضاف ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل, راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (کبھی کبھار حتیٰ کا مابعد حتیٰ کے ماقبل کے حکم میں داخل نہیں ہوتا). مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جو الف لام، اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پہ آئے وہ اسم موصول "الَّذی، الَّتی" وغیرہ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔۔۔ترکیبِ کلام میں اس الف لام کو بمعنیٰ "اس موصول الَّذی" کر کے بعد والی عبارت کی ترکیب کر کے۔۔۔الف لام بمعنی اسم موصول کا صلہ بنا کر ترکیب کی جائے گی۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "المذکور" پہ الف لام کو بمعنیٰ "الَّذی" کر کے ترکیب کی ہے

تمہید۔۔۔

مصنف یہ بیان فرما رہے ہیں کہ

حتیٰ اسم ظاہر ہے ساتھ ہی خاص ہے یعنی کہ حتیٰ کے ساتھ ملا کر ضمیر کو نہیں لکھا پڑھا جاتا جیسا کہ الی کے ساتھ ضمیر کو بھی لکھا پڑھا جاتا ہے لہذا فرمایا

تُرکیبی عبارت :وھی مختصّۃ بالاسم الظاہر بخلاف الی ...

ترجمہ۔۔۔اور وہ (یعنی حتیٰ) اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے بر خلاف الی کے۔۔۔

ترکیب۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے (حتیٰ) مبتداء (یعنی کہ "ھی" ضمیر مبتداء ہوئی) "مختصّۃ" صیغہ واحد مؤنث اسمِ مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "مبتداء" ذوالحال بن گئ (یعنی کہ "ھی" ضمیر ذوالحال ہوئی) "بالاسم الظاہر بخلاف الی" ۔۔۔۔"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اسم" موصوف ہے۔۔۔۔"الظاہر" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔

"ظاہر" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے ھو فاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔موصوف کے لیے صفت بن گیا۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر۔۔۔"باء" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار، مجرور ملکر "مختصّۃ" کا ظرف لغو بن گیا ہے۔۔۔"بخلاف الی"۔۔۔"باء" حرف جار ہے۔۔۔۔"خلاف" مضاف ہے۔۔۔"الی" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"باء" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے ذوالحال۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہِ جملہ اسمیہ ہو کر حال بن گیا۔۔

نوٹ۔۔۔(مختصۃ کی ھی ضمیر کو ذوالحال بنایا تھا)۔۔۔۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر۔۔"مختصۃ" کا نائب الفاعل ھوا۔۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "ھی" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"بخلاف" کو پچھلی عبارت میں "فعل" یا "شبہِ فعل" کی ضمیر سے حال بناتے ہیں۔۔۔اور "بخلاف" کو اپنے متعلق سے ملا کر حال بناتے ہیں۔۔۔اسی قانون کے مطابق ہم نے "بخلاف" کو "ثابتۃ" کے متعلق کر کے حال بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

جار مجرور کا متعلق محذوف نکالنے سے پہلے دیکھنا ہو گا کہ جار مجرور خبر کی جگہ پہ ہے یا صفت کی جگہ پہ ہے یا حال کی جگہ پہ ہے۔۔۔اگر خبر کہ جگہ پہ ہے تو فعل یا شبہ فعل پیچھے عبارت میں موجود مبتداء کے مطابق واحد، تثنیہ جمع، مذکر، مونث محذوف نکالیں گے۔۔۔۔اگر صفت کی جگہ ہے تو شبہ فعل کا اعراب۔۔۔۔ موصوف والا ہو گا۔۔۔

اگر جار مجرور حال کی جگہ پہ ہے تو شبہ فعل کا اعراب۔۔۔ذوالحال والا ہو گا۔۔۔اسی طرح اگر فعل محذوف نکالنا ہے تو اس کا مذکر و مؤنث واحد تثنیہ و جمع ہونے میں پچھلے کلمے کے مطابق ہونا ضروری ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "بخلاف" سے پہلے "ثابتۃ" نکالا ہے کیونکہ یہ مختصّۃ سے واحد مؤنث ہونے میں مطابقت رکھتا ہے۔۔۔۔۔

تمہید۔۔

یہاں مصنف یہ بیان فرما رہے ہیں کہ "حتیٰ" کو "حتاہ" نہیں کہ سکتے لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"فلا یقال حتاہ"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔پس اسے حتاہ نہیں کہا جائے گا۔۔۔

"فاء" برائے فصیحہ۔۔۔"لا یقال"۔۔۔صیغہ واحد مذکر غائب, فعل مضارع منفی مجہول۔۔۔"حتاہ۔۔مراد اللفظ نائب الفاعل بن گیا۔۔۔فعلِ مجہول اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرطِ محذوف (اذا کان الامر کذلک) کی جزاء ہوا۔۔۔۔

"اذا کان الامر کذلک"۔۔۔

اذا متضمن بمعنی شرط, ظرفِ زمان مفعولِ فیہ مقدم۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب۔۔فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"الامر" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"امر"..."کان" فعل ناقص کا اسم ہوا ۔۔۔۔۔۔"کذالک"...میں "کاف" حرفِ جار ہے...."ذالک" مجرور ہے ۔۔۔جار, مجرور ملکر "ثاں تہ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا..."ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔اس میں "ھی" ضمیر, مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "کان" فعلِ ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔"کان" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

فا برائے فصیحہ شرطِ محذوف کا تقاضا کرتی ہے۔۔۔مفہوم یہ ہے کہ جہاں پہ بھی فاء برائے فصیحہ آجائے تو وہاں پہ سیاق و سباق کے اعتبار سے شرط محذوف ہو گی ۔۔۔لہذا اوپر مذکورہ ترکیب میں بھی فاء برائے فصیحہ ہونے کی وجہ سے ہم نے شرطِ محذوف نکال کر ترکیب کی ہے۔۔۔۔

السوال۔۔۔"حتیٰ" کو "لا یقال" کا نائب الفاعل کیوں بنایا ہے کیونکہ نائب الفاعل تو اسم ہوتا ہے۔۔۔جبکہ "حتیٰ" حرف ہے۔۔۔

الجواب۔۔۔جب حرف سے مسمیٰ حرف مراد ہو تب اسکا نائب الفاعل و فاعل وغیرہ بننا درست ہوتا ہے۔۔۔آسان یہ کہ جب بتاویل مفرد ہو تب حرف کا نائب الفاعل بننا درست ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "ویقال الیہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔اور اس کو "الیہ" کہا جا سکتا ہے

وضاحت۔۔۔

یعنی کی "الی" کو الیہ کہا جا سکتا ہے۔۔۔جبکہ پچھلی عبارت میں یہ بتایا تھا کہ "حتیٰ" کے ساتھ ضمیر متصل کر کے "حتاہ" نہیں کہا جا سکتا۔۔۔لیکن الیہ کہا جا سکتا ہے

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"یقال"صیغہ واحد مذکر غائب۔۔۔فعل مضارع مثبت مجہول۔۔۔"الیہ"مراد اللفظ ہو کر نائب الفاعل ہوا۔۔۔فعل اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

اب حرفِ جار "علٰی" کے معانی کو تفصیلاً بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت: وعلی للاستعلاء۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور "علٰی" استعلاء کے لیے ہے

وضاحت۔۔۔

یعنی کے "عَلٰی" بلندی چاہتا ہے علی کے ذریعے فوقیت کو بیان کیا جاتا ہے۔۔یعنی کسی چیز کے بلند مرتبہ ہونے کو "عَلٰی" کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"عَلٰی" مراد اللفظ ہو کر مبتداء بن گیا۔۔۔"لام" حرف جار ہے۔۔الاستعلاء"۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"استعلاء" مجرور ہوا۔۔۔۔۔"لام" جار اپنے مجرور سے ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "عَلٰی"....."ثابتۃ" اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل وظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا

مبتداء وخبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔"ونحو زید علی السطح وعلیہ دَین"۔۔۔

اور جیسے زید چھت پہ ہے اور اس پہ قرضہ ہے۔۔۔

ترکیبِ اول

"واؤ" عاطفہ ہے....."نحو" مضاف ہے۔۔۔"زید علی السطح" مراد اللفظ معطوف علیہ ہوا۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔

"علیہ دین" معطوف ہوا۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔"مثالہ"...میں "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل ہے....راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "علی استعلاء کے لیے "مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"زید علی السطح"

"زید"مبتداء۔۔۔"علی"حرفِ جار ہے۔۔۔"السطح"مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر"ثابت"مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابت"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں"ھو"ضمیرِ مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے"مبتداء"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

"وعلیہ دین"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"علی"حرفِ جار ہے۔۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے"زید"۔۔۔مجرور ہوئی۔۔۔۔"علی"جار اپنے مجرور سے ملکر"ثابت"مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا...."ثابت"صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"مبتدائے مؤخر یعنی "دین"..."ثابت"کا فاعل ہوئی اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبرِ مقدم ہوا۔۔۔"دین"مبتدائے مؤخر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

"علٰی"کا ایک اور معنی بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت:وقد تکون بمعنٰی الباء۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور کبھی وہ(علٰی)"باء"کے معنٰی میں ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"قد"حرفِ تحقیق برائے تقلیل ہے ۔۔۔۔"تکون"صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔۔(تکون)میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"لفظِ علٰی""تکون"فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔"بمعنٰی الباء"۔۔۔۔"باء"حرف جار ہے ۔۔"معنٰی"مضاف ہے۔۔۔"الباء"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"باء"مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"باء"جار کا مجرور ہوا ۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر"ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنثاسم فاعل۔۔۔اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"تکون"کا اسم۔۔۔"ثابتۃ"کا فاعل ہوئی ۔۔۔"ثابتۃ"اسم فاعل اپنے"ھی"فاعل و ظرف مستقر سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "تکون فعل ناقص"کی خبر ہوا۔۔۔"تکون"فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت"نحو مررت علیہ بمعنی مررت بہ"

ترجمہ۔۔۔جیسے"مررت علیہ"۔۔"مررت بہ"کے معنٰی میں ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔

"نحو"مضاف ہے ۔۔۔"مررت علیہ" مرادا للفظ ہو کر ذوالحال بن گیا ۔۔۔۔"بمعنٰی مررت بہ"۔۔۔۔"باء"حرف جار ہے ۔۔۔"معنٰی" مضاف ہے..."مررت بہ"مرادا للفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"باء"جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"ثابتا"مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔

"ثاں تا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھو" مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال۔۔۔ "ثابتاً" کا فاعل ہوئی۔۔۔ "ثابتاً" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال بن گیا۔۔۔ ذوالحال (یعنی مررت علیہ) اپنے حال سے ملکر۔۔۔ "نحو" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا ۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا "مثالُہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔ ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ "علیٰ" کبھی "با" کے معنیٰ میں ہوتا ہے "مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔ مبتداء و خبر ملکر۔۔۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی عبارت "وقد تکون بمعنیٰ فی"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔ اور کبھی وہ (یعنی علیٰ) فی کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔۔۔

"ترکیب نحوی"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔ "قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل ہے۔۔۔ "تکون" فعل صیغہ واحد مؤنث غائب۔۔ فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ... "تکون" میں "ھی" ضمیر, صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "علیٰ"۔۔۔ "تکون" فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔۔

"بمعنیٰ فی"۔۔۔

"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔ "معنیٰ" مضاف ہے۔۔۔۔ "فی" مرادا للفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ "باء" جار کا مجرور ہوا۔۔ جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔ "ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل ہے۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "تکون" فعل ناقص کا اسم..... "ثابتۃ" اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔ "تکون" فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔ جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "نحو قولہ تعالیٰ، وان کنتم علی سفر "ای فی سفر۔۔۔

ترجمہ۔۔۔ جیسے اللہ پاک کا فرمان "قسم کنتم علی سفر" (اگر تم سفر میں ہو) یعنی سفر میں۔۔۔۔

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے... "قول" مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "اللہ اسمِ جلالت" "ہ" ضمیر ذوالحال ہوئی۔۔۔ "تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس "تعالیٰ" میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال "تعالیٰ" فعل کا فاعل بن گئی۔۔۔ "تعالیٰ"۔۔۔ "فعل" اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر۔۔۔ "قول" مصدر کا مضاف الیہ ہو کر فاعل ہوا۔۔۔

"ان کنتم علی سفر"۔۔۔

"ان" حرفِ شرط ہے۔۔۔ "کنتم"۔۔۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔ اس میں "تُم" ضمیر مرفوع متصل بارز ہے۔۔۔ "کنتم" فعلِ ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔

"علیٰ سفر"۔۔۔"علیٰ"حرف جار ۔۔"سفر"مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔۔"ثابتینَ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتین"صیغہ جمع مذکر حاضر ۔۔۔اس میں "ھم"ضمیرِ مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے کنتم فعل ناقص کا اسم ۔۔۔۔"ثابتین"اسم فاعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کنتم"فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔۔"کنتم"فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر ۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو"قول"مصدر کا مراد اللفظ مقولہ ہوا۔۔"قول"مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مراد اللفظ مقولہ سے ملکر۔۔۔"نحو"مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔۔"مبتدائے محذوف مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ"۔۔۔میں مثالُ مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبء مجرور متصل, راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ(علی کبھی"باء"کے معنی میں ہوتا ہے) مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی عبارت۔۔۔"وعن للبعد والمجاوزة"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔اور عن بُعداور مُجاوزت کے لیے آتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ۔۔۔"عن" مرادالفظ ہو کر مبتداء ہوا۔۔۔"لام"حرف جار ہے۔۔۔۔"البعد" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"بُعد" معطوف علیہ ہے ۔۔۔واؤعاطفہ ہے۔۔۔"المجاوزة" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مجاوزة"معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر..."لام جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر ۔۔۔"ثابتة"مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا..."ثابتة" صیغہ واحد مؤنثءاسم فاعل اس میں "ھیَ"ضمیر مرفوع متصل مستترءراجع بسوئے "مبتداء یعنی "عن"۔۔۔"ثابتة"اسم فاعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا ۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

اب اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔

"نحو رمیت السھم عن القوس"۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے میں نے کمان سے تیر پھینکا۔۔۔۔

ترکیبِ اول۔۔۔

"نحو"مضاف ہے..."رمیت السھم عن القوس"۔۔۔مرادالفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ"کی خبر بن گیا۔۔"مثالہ"۔۔میں مثالُ مضاف ہے ۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبء مجرور متصلءراجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ(عن بُعد و مُجاوزت)کے لیے استعمال ہوتا ہے).."ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیب ثانی(نحو کے بغیر کی جائے گی)۔۔۔

"رمیت السھم عن القوس"۔۔۔۔

"رمیت "صیغہ واحد متکلم ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ "ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"السھم" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"سھم "مفعولِ بہ ہوا۔۔۔"عن "حرفِ جار ہے ۔۔۔"القوس"...پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قوس" مجرور ہے...جار اپنے مجرور سے ملکر "رَمیتُ "فعل کا ظرف لغو ہوا فعل اپنے فاعل وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب نحوی

"وفی للظرفیۃ"۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"فی "حرفِ جار ہے۔۔۔"لام "حرف جار ہے۔۔۔"الظرفیۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ظرفیۃ" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔"واو" عاطفہ۔۔"لام "حرفِ جار۔۔۔۔"استعلاء "مجرور۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔معطوف ہوا۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ"اسم فاعل۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستترء راجع بسوئے "مبتداء"..."ثابتۃ"کا فاعل بن گئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل وظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

"نحو المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب"

ترجمہ۔۔۔جیسے مال جیب میں ہے اور میں نے کتاب میں نظر کی۔۔۔

نحو مضاف ہے۔۔۔المال فی الکیس۔۔یہ مکمل جملہ معطوف علیہ ہے۔۔۔واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔نظرت فی الکتاب۔۔یہ جملہ بھی معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔نحو کے لیے مرادا للفظ مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر بن گیا۔۔۔مثالہ۔۔۔میں مثالُ مضاف ہے۔۔۔ہ ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل۔۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (فی ظرفیۃ کے لیے استعمال ہوتا ہے) "ہ"ضمیر مثالُ کا مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء وخبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔۔(نحو کے بغیر ہو گی)۔۔۔۔

المال فی الکیس۔۔۔

"المال" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مال" مبتداء ہے۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔"الکیس" مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتٌ"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیرء مرفوع متصل مستترء....راجع بسوئے "مبتداء""ثابت" اسم فاعل کا فاعل ہوئیاسم فاعل اپنے فاعل وظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء وخبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

فی برائے ظرفیت کی دوسری مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"و نظرت فی الکتاب"۔۔۔۔

واؤعاطفہ ہے۔۔۔" نظرت "صیغہ واحد متکلم ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "تُ "ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہے۔۔۔۔

"فی "حرفِ جار ہے۔۔۔۔"الکتاب "مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر " نظرت "فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل وظرفِ لغو سے ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر1

مذکورہ بالا تمام تراکیب جن میں حروف کی تفصیل بیان کی گئی وہاں پہ ہم نے "ثابتۃ" مؤنث کا صیغہ محذوف اسلیے نکالا کہ کیونکہ حروف مؤنث ہوتے ہیں ۔۔۔اور قاعدے کے مطابق متعلق۔۔۔ پچھلے کلمے کے مطابق ہونا ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔

السوال۔۔۔ قولہ تعالیٰ میں تعالیٰ کو حال کیوں بنایا گیا صفت کیوں نہیں۔۔۔۔

الجواب۔۔۔ کیونکہ ضمیر نہ موصوف بنتی ہے اور نہ ہی صفت بنتی ہے اور چونکہ کہ "قولہ" کی "ہ" ضمیر "اسم جلالت اللہ" کی جانب کوٹ رہی ہے۔۔۔۔اور "تعالیٰ" اللہ پاک کی شان کے بلند ہونے کی حالت و کیفیت کو بیان کر رہا ہے لہذا ہم نے قولہ کی ترکیب میں "ہ" ضمیر کو ذوالحال اور "تعالیٰ" فعل کو حال بنایا

تمہید۔۔۔

فی برائے استعلاء کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

"نحو قولہ تعالیٰ لاصلبنکم فی جذوع النخل"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔ جیسے اللہ پاک کا فرمان ہے۔۔۔اور ضرور ضرور تمہیں کھجور کی ٹہنیوں میں سولی دونگا۔۔۔

ترکیب نحوی

"نحو" مضاف ہے۔۔۔ "قول" مصدر مضاف ہے۔۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء ضمیر مجرور متصل ،راجع بسوئے... "اسم جلالت اللہ"... "ہ" ضمیر ذوالحال ہوئی۔۔۔ "تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال۔۔۔ "تعالیٰ" کا فاعل ہوئی۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال بن گیا۔۔ذوالحال و حال ملکر۔۔۔۔ "قول" مصدر کا مضاف الیہ ہو کر فاعل بن گیا۔۔۔۔

"ولاصلبنکم فی جذوع النخل"۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔ "لاصلبنکم"۔۔۔صیغہ واحد متکلم,لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف در فعل مستقبل....اس فعل میں "انا" ضمیر۔۔مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہے۔۔۔ "کم" ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر منصوب متصل، مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔۔ "فی" حرفِ جار ہے۔۔۔ "جذوع" مضاف ہوا۔۔۔۔ "النخل" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔ "نخل" مضاف الیہ ہے۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "لاصلبنکم" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔ فعل آپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہو کر "قول" مصدر کا "مرادالفظ" مقولہ بن گیا۔۔۔ "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے ملکر کر "نحو" کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔ "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔ "مثالہ" میں ۔۔مثالُ مضاف ہے ۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء ضمیر مجرور متصل ءراجع بسوئے...اس مفہوم کے۔کہ (فی استعلاء کے لیے استعمال ہوتا ہے) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔۔۔ "مثالہ" مضاف و مضاف الیہ سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

جب نکرہ اسم کے بعد معرفہ اسم ہو تو ترکیب میں عموماً مضاف و مضاف الیہ بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "جذوع النخل" کو مضاف و مضاف الیہ بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

"کاف" کا معنیٰ بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔۔"والکاف للتشبیہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔اور کاف تشبیہ کے لیے ہے

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"الکاف" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"کاف" مبتداء ہے۔۔۔"للتشبیہ" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"تشبیہ" مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر.. "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء (یعنی الکاف)۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل وظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جب حرف کو بتاویل مفرد یا مراد اللفظ یا مسمی حرف مراد لیا جائے تب اسکا مبتداء بننا درست ہوتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "الکاف" کو مبتداء بنایا ہے ۔۔۔حالانکہ ویسے حرف مبتداء نہیں بنتا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب اس کی مثال ملاحظہ فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔۔"نحو زید کالاسد"

ترجمہ۔۔۔جیسے زید شیر کی طرح ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے۔۔"زید کالاسد" مکمل جملہ مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا۔۔مضاف ومضاف الیہ ملکر۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔۔

"مثالُہ"..میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے....اس مفہوم کے. کہ (کاف تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مثال مضاف اپنے "ہ" ضمیر مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (ترکیب نحو کے بغیر ہو گی)

زید کالاسد۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔۔۔

"زید" مبتداء ہے۔۔۔"کاف" حرف جار برائے تشبیہ ہے۔۔۔"الاسد" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔"اسد" مجرور ہے.... جار مجرور ملکر۔۔"ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابت" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔راجع بسوئے مبتداء (یعنی الاسد)۔۔۔ثابت اسم فاعل اپنے فاعل وظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "زید" مبتداء کی خبر بن گیا۔۔۔زید مبتدا اپنی خبر سے ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

ترکیبِ کلام میں جب کاف برائے تشبیہ ہو تو اس کو جار مجرور بنا کر کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے (زید الاسد) میں کیا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

جب کاف برائے تمثیل (مثال بیان کرنے کے لیے) ہو تب جار مجرور بنا کر "مثلتُ مثلاً" محذوف کے متعلق کریں گے۔۔۔اس میں "مثلاً"۔۔۔"مثلت" کا مفعولِ مطلق ہو گا۔۔۔اور کاف برائے تمثیل اپنے مجرور سے ملکر "مثلت" کے متعلق ہو گا

تمہید۔۔۔

کاف کے حوالے سے تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت: وقد تکون زائدۃ۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور وہ (یعنی کاف برائے تشبیہ) کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل۔۔۔"تکون" صیغہ واحد مؤنث غائب, فعل مضارع مثبت معروف ءاز افعالِ ناقصہ ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "الکاف"....(تکون) فعل ناقص کا اسم بن گئی..."ذائدۃ" صیغہ واحد مؤنث, اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (تکون) فعلِ ناقص کا اسم۔۔۔"ذائدۃ" اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر ۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"تکون" فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب فعل ناقص کے بعد ایک ہی کلمہ ہو تب اسکا اسم یا خبر اسی فعل ناقص میں پوشیدہ ضمیر ہو گی۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے "تکون" میں "ھی" ضمیر اسکا اسم بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قانون کی مثال ملاحظہ فرمائیں

"نحو قولہ تعالیٰ لَیسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ"۔۔۔۔

جیسے اللہ پاک کا فرمان کہ۔۔۔اس کی مثل کوئی شئ نہیں ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"قول" مصدر مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے (اسم جلالت اللہ) "ہ" ضمیر ذوالحال بن گئ۔۔

"تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے راجع بسوئے "ذوالحال" "تعالیٰ" فعل کا فاعل ہوئی۔۔"تعالیٰ" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال بن گیا۔۔۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ ہو کر "قول" مصدر کا فاعل بن گیا

۔۔۔۔

"لیس کمثلہ شئٌ"۔۔۔۔

"لیس"صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔"کاف" حرفِ جار زائدہ ہے۔۔۔۔"مثل" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے (اسم جلالت اللہ) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "لیس" فعل ناقص کی خبر مقدم بن گیا۔۔

"شئٌ"مبتدائے مؤخر ہے۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔۔۔قول مصدر کا مرادا للفظ مقولہ بن گیا۔۔۔۔قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے ملکر۔۔۔"نحو"مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف"مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُہ"میں "مثالُ"مضاف ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ۔۔اس مفہوم کے۔کہ(کاف زائدہ بھی استعمال ہوتا ہے)"ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

خبر جب ظرف یا جار مجرور ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔۔۔اسی قاعدہ کے مطابق "کمثلہ شی" کی ترکیب کی گئی ہے۔۔۔"کمثلہ "لیس کی خبرِ مقدم اور "شئ"اسکا اسمِ مؤخر ہے۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت: مذ و منذ لابتداء الغایۃ فی الزمان الماضی۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔

مذ اور منذ زمانہ ماضی میں غایت کی ابتداء کے لیے (وضع کیے گئے ہیں)۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"مذ"معطوف علیہ ہے۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"منذ"معطوف ہے۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر مراد اللفظ مبتداء بن گیا۔۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے ۔۔۔"ابتداء"مصدر مضاف ہوا۔۔۔"الغایۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"غایۃ"مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔"فی الزمان الماضی"۔۔۔فی حرفِ جار ہے ۔۔۔"الزمان"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"زمان" موصوف۔۔"الماضی" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔۔"ماضی"صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف"اس"ماضی"کا فاعل بن گئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔"الزمان"موصوف کی صفت ہوا۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔۔۔"فی"جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"ابتداء"مصدر کا ظرفِ لغو بن گیا۔۔۔ابتداء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ۔۔۔اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"لام"جار کا مجرور بن گیا۔۔۔۔جار مجرور ملکر ۔۔۔۔"وُضِعتا" فعل مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"وُضِعتا"صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ۔۔۔اس فعل میں "الف تثنیہ "ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔اس فعل کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔۔۔فعل اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1

جب جار مجرور خبر کی جگہ پہ واقع ہو تب فعل یا شبہ مبتداء کے مطابق واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث محذوف نکالا جائے گا۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے "منذ و منذ" کے لیے "وُضِعَتا"تثنیہ مؤنث کو محذوف نکالا ہے۔۔۔کیونکہ حروف مؤنث ہوتے ہیں اور عبارت میں حروف بھی دو ہیں۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔

اسمِ فاعل، اسمِ مفعول اور اسم تفضیل وغیرہ کو انکے فاعل ونائب الفاعل سے ملانے کے بعد کلام کا جز بناتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "ماضی" اسم فاعل میں سے ضمیر نکال کر پھر ملا کر ترکیب کی ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔اسم فاعل ومفعول وغیرہ کو ڈائریکٹ ہی کلام کا جز بنانا بدمذہبوں کا طریقہ ہے

تمہید۔۔۔

اب مصنف عبارت میں مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"نحومارائتہ مذیوم الجمعۃ اومنذیوم الجمعۃ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے۔۔میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔۔یاجمعہ کے دن سے۔۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔مذ اور منذ دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے۔۔۔اس لیے ترجمہ بھی دونوں کا ایک طرح ہی کیا گیا ہے۔۔۔۔

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"مارائیتہ مذیوم الجمعۃ" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"او" حرفِ عطف ہے۔۔"منذیوم الجمعۃ" مارأیتہ "فعل مقدر کے ساتھ معطوف ہے ۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر مرادا للفظ"۔۔"نحو"کا مضاف الیہ بن گئے ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "مثالہ"مبتدائے محذوف کی خبر ہوا ۔۔۔۔"مثالہ"میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (مذ اور منذ) کا ابتدائے غایت فی الزمان کے معنیٰ میں مستعمل ہونا"..."ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"مارائتہ "صیغہ واحد متکلم

فعل ماضی مطلق منفی معروفاس فعل میں لے "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔اسکا فاعل بن گئی۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبء منصوب متصل راجع بسوئے "غائب شخص" مفعول بہ ہوئی۔۔۔"مذ" حرفِ جار ہے۔۔۔"یوم" مضاف ہے.."الجمعۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جمعۃ" مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف ومضاف الیہ ملکر۔۔۔"مذ" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر "مارایتہ "فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

نوٹ (اومنذیوم الجمعۃ) کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

اومنذیوم الجمعۃ۔۔۔۔

"او" حرفِ عطف ہے۔۔۔"منذ" جار ہے۔۔۔"یوم" مضاف ہے...الجمعۃ۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جمعۃ" مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"منذ" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔فعل مقدر "مارأیتہ "کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"مارأیتہ "صیغہ واحد متکلمء فعل ماضی منفی معروفاس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہے ۔۔۔"مارائتہ " میں "ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبء منصوب متصل، راجع بسوئے "غائب شخص"..."ہ"ضمیر مفعول بہ ہوئی..."مارأیتہ "فعل اپنے فاعل۔۔۔ومفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ مثال کی مزید تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"ای ابتداء عدم رؤیتی ایاہ کان یوم الجمعۃ الی الان۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی کہ میرا اسکو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے اب تک ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔"ابتداء"۔۔مصدر مضاف ہے۔"عدم" مضاف الیہ ہو کر مضاف بن گیا۔۔۔"رؤیت" مصدر۔۔۔"عدم" کا مضاف الیہ بن کر پھر مضاف ہوا۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم مجرور متصل مضاف الیہ، باعتبارِ محل مصدر کا فاعل ہوئی۔۔۔"ایاہ" صیغہ واحد مذکر غائبء ضمیر منصوب منفصل راجع بسوئے "غائب شخص" "ایاہ" ضمیر مفعول بہ بن گئی۔۔۔رؤیت مصدر مضاف۔۔۔۔اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر۔۔۔"عدم" کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"عدم" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"ابتداء" مصدر مضاف۔۔۔۔کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔۔"ابتداء" مصدر مضاف۔۔۔اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔مبتداء بن گیا۔۔۔۔۔۔۔"کان یوم الجمعۃ الی الآن"۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ہے۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" "کان فعل ناقص" کا اسم ہوئی "یوم الجمعۃ"..."یوم" مضاف ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے "جمعۃ" مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "کان" فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔"الی الآن"۔۔۔میں "الی" حرفِ جار "آلان" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"آن" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"کان" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

مذکورہ ترکیب میں استعمال ہونے والا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

کبھی مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے تو فاعل یا مفعول اسوقت مضاف الیہ ہوتے ہیں لیکن اسکے باوجود وہ فاعل و مفعول ہی کہلاتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق۔۔۔۔۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں ہم نے "رؤیتی ایاہ" میں ہم نے "ی" ضمیر کو "رؤیت" مصدر کا فاعل بنایا ہے حالانکہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے

تمہید۔۔۔

منذ اور مذ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔وقد تکونان بمعنیٰ جمیع المدۃ

ترجمہ۔۔۔اور کبھی وہ دونوں (یعنی مذ اور منذ) مکمل مدۃ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔"قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل۔۔۔۔"تکونان" صیغہ تثنیہ مؤنث غائبء فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔۔اس فعل میں "الف تثنیہ" ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا اسم ہوئی۔۔"بمعنی" میں۔۔"ب" حرفِ جار ہے۔۔۔"معنیٰ" مضاف ہے۔۔۔اور "جمیع" مضاف الیہ بن کر پھر مضاف ہوا۔۔۔"المدۃ" جمیع کا مضاف الیہ ہوئی۔۔"جمیع المدۃ" مضاف و مضاف الیہ ملکر "معنی" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔"معنی" مضاف

اپنے مضاف الیہ سے ملکر..."باء" جار کا مجرور بن گیا۔۔جار مجرور ملکر..."ثابتَیۡنِ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔"ثابتتین "صیغہ تثنیہ مؤنث،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھما" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "تکونان فعل ناقص کا اسم "۔۔۔ھما ضمیر ثابتتین اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر فعل ناقص "تکونان" کی خبر بن گئی۔۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"جمیع" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "جمیع" کو مضاف بنایا ہے۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔نحو مارأیتہ مذیومین او منذیومین۔۔۔۔۔

جیسے میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا یا دو دن سے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

ترکیب اول

(نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے..."مارأیتہ مذیومین" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"او" حرف عطف ہے۔۔۔"منذیومین"۔۔۔معطوف ہے معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "مراد اللفظ"...."نحو" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا ۔۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ ("مذ اور منذ کبھی پوری مدۃ کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں") مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"مثال" مضاف اپنے "ہ" ضمیر مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

ترکیب نحوی۔۔۔

مارأیتہ مذیومین او منذیومین۔۔۔۔

"مارأیتہ "صیغہ واحد متکلم ء فعل ماضی منفی معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے "غائب شخص""ہ" ضمیر مفعول بہ ہوئی۔۔۔۔

"مذیومین"۔۔۔۔"مذ" حرفِ جار ہے...."یومین" مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔"مارأیتہ" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔"او منذیومین"۔۔۔۔کی ترکیب علیحدہ کی جائے گی۔۔۔۔

"او" حرفِ عطف ہے ۔۔۔"منذ" حرفِ جار ہے ۔۔۔"یومین" مجرور ہے ۔۔۔جار مجرور ملکر ۔۔۔۔فعل محذوف "مارأیتہ" کا ظرفِ مستقر بن گیا ۔۔۔"مارأیتہ "صیغہ واحد متکلم ء فعل ماضی منفی معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔س فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد

مذکر غائب منصوب متصل،راجع بسوئے "غائب شخص""ہ"ضمیر مفعول بہ ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ مثال کی مزید تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ۔۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔۔"ای جمیع مدۃ انقطاع رؤیتی ایاہ یومان"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی میرا اسے نہ دیکھنے کی کل مدت دو دن ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"ای"حرفِ تفسیر ہے ۔۔۔"جمیع" مضاف ہے ۔۔"مدت"مضاف الیہ ہو کر مضاف بن گیا۔۔۔"انقطاع" مضاف الیہ بن کر پھر مضاف بن گیا ۔۔۔"رؤیت"..انقطاع کا مضاف الیہ بن کر پھر مضاف ہو گیا۔۔۔"ی"ضمیر صیغہ واحد متکلم، مجرور متصل۔۔۔۔مضاف الیہ باعتبار محل مصدر کا فاعل ہوئی ۔۔۔"ایاہ"..."رؤیت" مصدر کا مفعول بہ ہوا۔۔۔۔"رؤیۃ" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر۔۔۔انقطاع مصدر مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔۔"انقطاع"مصدر اپنے مضاف الیہ سے ملکر "مدۃ" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"مدۃ" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔"جمیع" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔"جمیع" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مبتداء بن گیا۔۔۔"یومان"خبر بن گیا۔۔۔۔۔

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مفسرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

مصدر تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔۔۔

1)الف لام کے ساتھ (2) تنوین کے ساتھ (3) مضاف ہو کر...

مذکورہ قاعدے کے مطابق "انقطاع" اور "رؤیت" دونوں مصدر مضاف ہو کر استعمال ہو رہے ہیں۔۔۔۔

السوال۔۔۔یہ کیسے معلوم ہو گا کہ مصدر مضاف ہو رہا ہے کہ نہیں؟

الجواب۔۔۔ترجمہ اور مفہوم پہ غور کرنے سے مصدر کا مضاف ہونا معلوم ہو جائے گا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

رُبَّ کا استعمال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "وربّ للتقلیل"

ترجمہ۔۔۔

اور رب تقلیل کے لیے ہے۔۔۔

وضاحت۔۔۔یعنی کہ "ربَّ" قلت (یعنی کمی) کو بیان کرنے کے لیے ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"ربّ" مرادا للفظ ہو کر مبتداء ہوا۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے۔۔۔"التقلیل" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔

"تقلیل" مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس (ثابتۃ) کا فاعل ہوئی۔۔۔"ثابتۃ" اسم فاعل اپنے ھی فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

"ربَّ" کی مزید تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"ولا یکون مجرورھا الّا نکرۃ موصوفۃ"۔۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"لا یکون" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف از افعالِ ناقصہ "مجرور" مضاف ہے ۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مجرور متصل راجع بسوئے "ربَّ" مضاف الیہ ہوئی... مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔لا یکون فعل ناقص کا اسم بن گیا۔۔۔

"الا نکرۃ موصوفۃ"۔۔

"الاَّ" حرف استثناء ہے ۔۔"نکرۃ" موصوف ہے ۔۔۔"موصوفۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اسم مفعول کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل (ھی) سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔صفت بن گیا۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔ مستثنیٰ مفرغ ہو کر۔۔۔ فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

ترکیبِ کلام میں "مستثنیٰ منہ" اور "مستثنیٰ" دونوں کو ملا کر کلام کا جز بنایا جاتا ہے۔۔۔اسی طرح مستثنیٰ مفرغ کو بھی ڈائرکٹ ہی کلام کا جز بنایا جاتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "نکرۃ موصوفۃ" کو "لا یکون" فعل ناقص کی خبر بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "نکرۃ موصوفۃ" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "ولا یکون متعلقہ الا فعلا ماضیا"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور اس (یعنی ربّ) کا متعلق فقط فعل ماضی ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔"لا یکون" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف ہے از افعالِ ناقصہ۔۔"متعلقہ"۔۔۔۔میں "متعلقُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے (ربّ) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔

"الا فعلا ماضیا"۔۔۔۔۔

"الا" حرفِ استثناء۔۔۔"فعلا" موصوف ہے۔۔۔"ماضیا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" ماضیا

کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت بن گیا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔ مستثنیٰ مفرغ ہو کر۔۔۔ فعل ناقص۔۔۔۔(لایکون) کی خبر۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فعلاماضیا" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"نحورب رجل کریم لقیتہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔اور اسکا متعلق فقط فعلِ ماضی ہی ہے جیسے "رب رجل کریم لقیتہ"۔۔(یعنی بہت کم کریم مرد ایسے ہیں جن سے میں نے ملاقات کی ہے)

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔"رب رجل کریم لقیتہ"۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔"مثالہ" میں "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل ءراجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (رب کا متعلق فقط فعلِ ماضی ہوتا ہے) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

بسا اوقات عبارت میں ظرف اپنے سے بعد آنے والے فعل کے متعلق ہو سکتا ہو تو اسکو ظرف لغو مقدم قرار دے کر اسی بعد میں آنے والے فعل کے متعلق کر دیا جاتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں۔۔"رب رجل کریم" کو فعلِ مؤخر "لقیتہ" کے متعلق کر دیا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وقد تدخل علی الضمیر المبھم"

ترجمہ۔۔۔اور کبھی وہ (یعنی ربّ) ضمیرِ مبھم پہ داخل ہوتا ہے۔۔۔

وضاحت۔۔۔یعنی کہ یہ ضمیر کسی معیّن چیز کی طرف راجع نہیں ہوتی چلی ذہن میں موجود کسی فرد کی طرف راجع ہوتی ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"قد" حرف تحقیق برائے تقلیل ہے۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (ربّ) اس کا فاعل ہے

"علی الضمیر المبھم"۔۔۔۔

"علٰی" جار ہے۔۔."الضمیر" موصوف ہے۔۔"المبھم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مبھم" صیغہ واحد مذکر ءاسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب۔۔سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی

صفت سے ملکر۔۔۔"علی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "تدخل" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الضمیر المبھم" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وقد تدخل علی الضمیر المبھم"

ترجمہ۔۔۔اور کبھی وہ (یعنی ربّ) ضمیرِ مبھم پہ داخل ہوتا ہے۔۔۔

وضاحت۔۔۔یعنی کہ یہ ضمیر کسی معیّن چیز کی طرف راجع نہیں ہوتی چلی ذہن میں موجود کسی فرد کی طرف راجع ہوتی ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"قد" حرف تحقیق برائے تقلیل ہے۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (ربّ) اس کا فاعل ہے

"علی الضمیر المبھم"۔۔۔۔

"علٰی" جار ہے۔۔."الضمیر" موصوف ہے۔۔"المبھم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مبھم" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب۔۔سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"علی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "تدخل" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر۔۔۔

جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الضمیر المبھم" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"نحو ربَّہ رجلا جوادا لقیت"

ترجمہ۔۔۔۔بہت کم سخی مرد ایسے ہیں کہ جن سے میری ملاقات ہوئی۔۔۔

ترکیب اول

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"ربہ رجلا جوادا لقیت" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالُہ" میں۔۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے کہ (ربّ کا ضمیرِ مبہم پہ دخول اور اس کہ تمیز کا نکرہ ہونا)۔۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"ربَّ" حرفِ جار ہے۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مبہم۔۔۔ ممیز بن گئی۔۔۔"رجلا" موصوف ہوا۔۔۔۔"جوادا" صیغہ واحد مذکر، صفت مشبہ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اس کا فاعل ہوئی۔۔۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت "رجلا" کی صفت ہوا موصوف وصفت ملکر۔۔۔"ہ" ضمیر ممیز کی تمیز ہؤا۔۔۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر "ربَّ" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "القیت" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"القیت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب "رُبَّ" کے ساتھ ضمیر آجائے اور اسکے بعد کوئ نکرہ اسم بھی موجود ہو تب اس ضمیر کو ممیز اور بعد والے اسمِ نکرہ کو تمیز بنا کر۔۔۔"رُبَّ" حرفِ جار کا مجرور بنایا جائے گا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "رُبَّہ" کی "ہ" ضمیر کو ممیز اور بعد والے "رجلا جوادا" مکمل کو تمیز بنایا ہے۔۔

تمہید۔۔۔

واؤ کے استعمال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔۔والواو للقسم۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور واؤ قسم کے لیے ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔"الواو" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"واؤ" مبتداء ہے۔۔۔۔"للقسم" میں "لام" حرفِ جار۔۔۔"القسم" مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" "ثابتۃ" کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

وھی لاتدخل الا علی الاسم الظاہر لا علی المضمر۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور وہ (یعنی واؤ) فقط اسم ظاہر پہ ہی داخل ہوتی ہے نہ کہ اسم ضمیر پہ۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے "واؤ"۔۔۔"ھی" مبتداء بن گئی۔۔۔۔"لاتدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع منفی معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔"الا" حرفِ استثناء ۔۔۔"علی" حرفِ جار۔۔"الاسم الظاہر"۔۔۔میں۔۔۔"الاسم" موصوف ہے۔۔۔۔"الظاہر" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الظاہر" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر "علی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔"لا" حرفِ عطف ہے۔۔۔

"علی"حرفِ جار ہے۔۔۔"المضمر"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مضمر"صیغہ واحد مذکر اسم۔مفعول۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف مقدر(الاسم)"۔۔"مضمر"کانائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"الاسم"کی صفت ہوا ۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"علی"جار کا مجرور ہوا جار مجرور ملکر معطوف ہوا معطوف علیہ و معطوف ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر"لاتدخل"فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

وھی لاتدخل الا علی الاسم الظاہر لا علی المضمر۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور وہ(یعنی واؤ)فقط اسم ظاہر پہ ہی داخل ہوتی ہے نہ کہ اسم ضمیر پہ۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب،مرفوع منفصل راجع بسوئے"واؤ"۔۔۔"ھی"مبتداء بن گئی۔۔۔"لاتدخل"صیغہ واحد مؤنث غائب ،فعل مضارع منفی معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔"الا"حرفِ استثناء ۔۔۔"علی"حرفِ جار۔۔"الاسم الظاہر"۔۔۔میں۔۔۔"الاسم" موصوف ہے۔۔۔"الظاہر"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف"اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔"الظاہر"اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف و صفت ملکر"علی"جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔"لا"حرفِ عطف ہے ۔۔۔"علی"حرفِ جار ہے ۔۔۔"المضمر"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مضمر"صیغہ واحد مذکر اسم۔مفعول۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف مقدر(الاسم)"۔۔"مضمر"کانائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"الاسم"کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"علی"جار کا مجرور ہوا جار مجرور ملکر معطوف ہوا معطوف علیہ و معطوف ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر"لاتدخل"فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"نحو واللہ لاشربنّ اللبن"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے اللہ کی قسم میں ہرگز ہرگز دودھ نہیں پیوں گا۔۔۔

ترکیب اول۔۔۔۔

نحو،"مضاف ہے۔۔۔"لاشربن اللبن مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُ"مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ(واؤ کا قسم کے لیے استعمال ہونا اور واؤ کا اسمِ ظاہر پہ داخل ہونا)"ہ"ضمیر مضاف بن گئی۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی(نحو کے بغیر ہو گی)۔۔۔

"واللہ لاشربنّ اللبن"

"واؤ" حرف جار برائے قسم ہے۔۔۔ "اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔ جار مجرور ملکر۔۔ "اقسم" فعل مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔ "اقسم" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔ اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔ جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

(نوٹ۔۔)

لاشربنّ اللبن۔۔۔ کی ترکیب علیحدہ ہو ہو گی۔۔ لیکن اسکا ترکیبی ربط ماقبل سے قائم ہے۔۔۔ "لاشربنّ" صیغہ واحد متکلم, لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔۔ "اللبن" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔ "لبن" مفعول بہ ہوا۔۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

الفاظِ قسم کی علیحدہ ترکیب کر کے جملہ قسمیہ بنا کر بعد والے جملے کی علیحدہ ترکیب کر کے اسکو ماقبل کے لیے جوابِ قسم قرار دیا جاتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "واللہ" کی ترکیب کے بعد اسکو جملہ قسمیہ بنا کر "لاشربن اللبن" کی ترکیب کے بعد اسکو جوابِ قسم بنایا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔ الفاظِ قسم یہ ہیں۔۔۔ "واللہ باللہ تاللہ للہِ"

ترکیبی عبارت۔۔۔ "وقد تکون بمعنیٰ ربّ"۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔ "قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل ہے۔۔ "تکون" صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل مضارع مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔ اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الواؤ" اس فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔ "بمعنیٰ" میں "باء" حرفِ جار ہے۔۔۔ "معنیٰ" مضاف ہے... "ربّ" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔ "ب" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔ جار مجرور ملکر۔۔۔ "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔ "ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔ راجع بسوئے "الواؤ" اسکا فاعل ہوئی۔۔ اسم فاعل اپنے "ھی" فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر.. "تکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

لفظِ "معنیٰ" پہ الف لام نہ ہو تو یہ بھی بسا اوقات مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔ اسی قاعدہ کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "معنیٰ" کو مضاف بنایا ہے

السوال۔۔۔ "رُبَّ" حرفِ جار ہے تو ترکیب اسکو مضاف الیہ کیوں بنایا گیا ہے حالانکہ۔۔۔ مضاف الیہ بننا تو اسم کا خاصہ ہوتا ہے۔۔۔۔

الجواب۔۔۔ جب حرف کو "مراد اللفظ" قرار دیا جائے تب اسکا اسم کی جگہ پہ استعمال ہونا درست ہوتا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔ "نحو وعالم یعمل بعلمہ"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔ جیسے بہت کم عالم اپنے علم پہ عمل کرتے ہیں

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو"مضاف ہے ۔۔۔"وعالم یعمل بعلمہ" ۔۔مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا...مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔مبتدائے محذوف"مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے ۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل ءراجع بسوئے"واو بمعنیٰ ربّ"مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔"مثالہ"میں مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی(نحو کے بغیر ہو گی)۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

وعالم یعمل بعلمہ۔۔۔

واؤ بمعنی"ربّ"حرفِ جار ہے ۔۔۔"عالم"موصوف ہے ۔۔۔"یعمل"صیغہ واحد مذکر غائب ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں"ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر ءراجع بسوئے"موصوف"اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے مل کر موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔"بعلمہ"۔۔میں"باء"حرفِ جار ہے۔۔۔"علم"مضاف ہے۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب،مجرور متصل راجع بسوئے"عالم"..."ہ"ضمیر مضاف الیہ بن گئ۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "باء"جار مجرور ہوا۔۔۔"یعمل"فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔(عالم) موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"واو" حرفِ جار کا مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر ۔۔"لقیتُ" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"لقیت"صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ"ضمیر مرفوع متصل بارز۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ مثال کی مزید تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔ای ربّ عالم یعمل بعلمہ

ترجمہ۔۔یعنی بہت ہی کم عالم اپنے علم پہ عمل کرتے ہیں۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"ربّ" حرف جار ہے۔۔۔"عالم"موصوف ہے۔۔۔"یعمل"صیغہ واحد مذکر غائب ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں" ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (عالم)۔ "یعمل" فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر ۔۔ "عالم"موصوف کے لیے صفت بن گیا۔۔۔"بعلمہ"۔۔۔میں"باء"حرفِ جار ہے۔۔۔"علم"مضاف ہے۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبمجرور متصل،راجع بسوئے"عالم"۔۔۔"ہ"ضمیر مضاف الیہ بن گئ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "باء" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"یعمل"فعل کا ظرف لغو بن گیا ۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔"عالم" موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف و صفت ملکر ربّ جار کا مجرور بن گیا ۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"لقیت"فعل مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"لقیت" صیغہ واحد متکلم ض،فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے ۔۔۔اس فعل میں "تُ"ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو نکرہ موصوف اور بعد والا جملہ نکرہ کی صفت بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "عالم"کو موصوف بنایا ۔۔۔اور"یعملہ"کو"عالم"کی صفت بنایا۔۔کیونکہ"عالم"نکرہ ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔

ہر فعل جملہ ہوتا ہے۔۔۔کیونکہ فعل اکیلا نہیں ہوتا بلکہ ترکیب کرتے ہوئے اس میں موجود ضمیر بھی اس کے ساتھ ملا کر ترکیب کی جاتی ہے۔۔اور ضمیر اسم ہوتی ہے۔۔۔یوں جب ایک فعل اور ایک اسم ملتے ہیں تو ایک جملہ بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کی بناء پہ ہم نے "یعمل" کو جملہ قرار دیا۔۔۔یاد رکھیں "یعمل کے ساتھ "ہ" ضمیر منصوب متصل ہے اور یہ کلام میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے۔۔۔جبکہ ہم "یعمل" میں پوشیدہ "ھو" ضمیر کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

ضمیرِ منصوب متصل وہ جو فعل کے ساتھ یا حرفِ مشبہ بالفعل کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور ترکیبِ کلام میں مفعول بہ اور حرفِ مشبہ بالفعل "اِنَّ" اور اسکے اخوات کا اسم۔۔۔"کان" اور اسکے اخوات کی خبر بنتی ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب "تا" کے استعمال بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت:والتاء للقسم۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور تاء قسم کے لیے ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے...الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"تاء" مراد اللفظ مبتداء ہوئی۔۔۔"للقسم" میں لام حرفِ جار ہے۔۔۔"القسم" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"ثابتۃ"۔۔مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل..اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء...."ثابتۃ" کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی عبارت۔۔۔وھی لاتدخل الا علی اسم اللہ تعالیٰ۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور وہ (التاء)۔۔ محض اللہ پاک کے نام پر ہی داخل ہوتی ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائبء مرفوع منفصل راجع بسوئے (تاء) مبتداء بن گئی۔۔۔"لاتدخل" صیغہ واحد مؤنث غائبء فعل مضارع منفی معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"الا" حرفِ استثناء ہے ۔۔۔"علیٰ" حرفِ جار "اسم اللہ تعالیٰ" ۔۔۔"اسم" مضاف ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت ذوالحال ہوا۔۔"تعالی" صیغہ واحد مذکر غائبفعل ماضی مطلق مثبت معروف اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال"...اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال بن گیا۔۔۔۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر۔۔۔"اسمِ" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"علیٰ" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر۔۔۔مستثنیٰ مفرّغ ہو کر۔۔۔"لاتدخل" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"ھی" مبتداء کی خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

القاعدہ۔۔۔۔

"تاء"فقط اسمِ جلالت "اللّٰہ" پہ ہی داخل ہوتی ہے

السوال۔۔۔اس جملہ "اللّٰہ تعالیٰ" کی ترکیب میں "تعالیٰ" کو اسم جلالت "اللّٰہ" کی صفت کیوں نہیں بنایا گیا؟

الجواب۔۔۔اللّٰہ اسم جلالت اَعرَفُ المَعَارِف ہے۔۔۔یعنی سب معرفہ الفاظ سے بڑھ کر معرفہ ہے۔۔۔اور "تعالیٰ" فعل ہے اور ہر فعل جملہ ہوتا ہے اور جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔۔۔لہذا یہ نکرہ ہے اور دونوں میں مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے موصوف وصفت والی ترکیب نہیں کی گئی۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"نحو تاللّٰہ لاضربنّ زیدا"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔جیسے اللّٰہ کی قسم میں ضرور ضرور زید کو ماروں گا۔۔۔۔

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو"مضاف ہے ۔۔۔"تاللّٰہ لاضربنّ زیدا"مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر...مبتدائے محذوف"مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔"مثالُہ "میں۔۔"مثال"مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیرِ مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ (تاء کا قسم کے لیے استعمال ہونا اور فقط اسمِ جلالت پہ داخل ہونا) مضاف الیہ ہوئی "مثال"مضاف اپنے "ہ"ضمیر مضاف الیہ سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔"تاللّٰہ لاضربنّ زیدا"۔۔میں "تاللّٰہ" کی ترکیب علیحدہ کہ جائے گی۔۔۔

ترکیب نحوی

"تاللّٰہ"۔۔۔میں لے "تاء"حرفِ جار برائے قسم ہے..."اللّٰہ "اسمِ جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ"فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔

"اقسم"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

"نوٹ"اب ہم "لاضربنّ زیدا" کی ترکیب علیحدہ سے کریں گے۔۔۔

"لاضربنّ زیدا"۔۔۔

"لاضربنّ"صیغہ واحد متکلم ءلام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف از فعل مستقبل۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔

"زیدا"...مفعول بہ ہے۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔"اعلم انّہ لابدّ للقسم من الجواب"

ترجمہ۔۔۔۔تو جان کہ قسم کے لیے جواب قسم ضرور ہوتا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

یہاں پہ مصنف ایک قاعدہ اور اصول بیان فرمارہے ہیں کہ۔۔۔ترکیبِ کلام میں قسم کا جواب قسم ضرور ہو گا۔۔۔

ترکیب نحوی

"اعلم "صیغہ واحد مذکر حاضر۔۔۔اس فعل میں "انت "ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"انّہ لابدّ للقسم من الجواب "۔۔۔"اَنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل۔۔"ہ"ضمیرِ شان صیغہ واحد مذکر غائب منصوب متصل "اَنَّ "کا ان ہوا۔۔۔"لابدّ "۔۔۔"لا "برائے لائے نفی جنس ہے۔۔۔"بدّ "لائے نفی جنس کا اسم ہوا۔۔۔"للقسم "میں۔لام حرف جار ہے۔۔۔"القسم "مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتٌ"۔۔مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابت "صیغہ واحد مذکر غائب،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لائے نفی جنس کا اسم "۔۔۔اسم فاعل کا فاعل ہوئی..."ثابت "اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر لائے نفی جنس کی خبرِ اوّل ہوا۔۔۔

"من الجواب" "من" حرفِ جار ہے۔۔"الجواب "۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جواب "مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔"ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابت "صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لائے نفی جنس کا اسم "۔۔۔اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"ثابت "اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔لائے نفی جنس کی خبرِ ثانی بن گئی۔۔۔لائے نفی جنس اپنی دونوں اخبار سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔انّ حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔انّ حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔بتاویل مفرد ۔۔"اعلم "فعل کا مفعولِ بہ بن گیا۔۔۔اعلم فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا...۔

تمہید۔۔۔

جواب قسم کے بارے میں تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مصدرۃ بان اولام الابتداء"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔پس اگر اسکا جواب جملہ اسمیہ ہو تو اگر مثبت ہو تو واجب ہے کہ وہ "انّ "یا "لام ابتداء "سے شروع کیا ہوا ہو۔۔۔

ترکیب نحوی

فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ۔۔

"فاء" برائے تفصیل ۔۔۔"اِن" حرف شرط ہے ۔۔۔"کان "صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔"جواب "مضاف ہے۔۔"ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء منسوب متصل راجع بسوئے "قسم "..مضاف الیہ ہوئی۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"کان "فعل ناقص کا اسم بن گیا ۔۔۔"جملۃ" موصوف ہے ۔۔۔"اسمیۃ "صیغہ واحد مؤنث ،اسم منسوب۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف "اسم منسوب کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔"کان "فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرط اول بن گیا۔۔۔۔"فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مُصدَرَۃً بانّ اولام الابتداء "۔۔۔"فاء "جزائیہ ہے۔۔۔"کانت "صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔اس فعل میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملۃ اسمیۃ "کانت فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔"مُثبَتَۃ "صیغہ واحد مؤنث،اسمِ مفعول۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (کانت کا اسم)۔۔اس (مثبتۃ) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کانت "فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرطِ ثانی ہوا۔۔۔۔"وجب ان تکون مُصدَرَۃً بانّ اولام الابتداء "۔۔۔۔

"واجب"صیغہ واحد مذکر غائبِ"اِن" مصدَرِیّہ ہے ۔۔۔"تکون"صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملۃ اسمیۃ "۔۔تکون فعل ناقص کا اسم ہوئی ۔۔"مُصدَرَۃً"۔صیغہ واحد مؤنثءاسم مفعول اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"تکون"کا اسم۔۔۔اس(مصدرۃ)کانائب الفاعل ہوئی۔۔۔

بانّ اولام الابتداء

"باء"حرفِ جار ہے۔۔۔"اَنّ"معطوف علیہ ہے۔۔۔"او"حرفِ عطف ہے۔۔۔"لام"مضاف ہے"الابتداء"مضاف الیہ یوا۔۔۔مضاف الیہ و مضاف ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔"باء"جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر اسمِ مفعول"مصدرۃ"کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"تکون"فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔۔"تکون"فعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر"وجب"فعل کا فاعل بن گیا۔۔۔۔"وجب"فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرط ثانی کی جزاء ہوا۔۔۔شرط ثانی اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر۔۔۔شرط اول کی جزاء ہوا۔۔۔شرط اول اپنی جزاء سے ملکر۔۔۔۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

اسمِ منسوب ترکیبِ کلام میں صفت بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدہ کے مطابق ہم نے "اسمیۃ"کو "جملۃ" کی صفت بنایا ہے۔۔۔اور اسمِ منسوب میں ضمیر اسکا نائب الفاعل بنتی ہے اسمِ منسوب کو نائب الفاعل سے ملا کر بعد میں کلام کا جز بنایا جائے گا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا

ترکیبی عبارت "نحو واللہ ان زیدا قائم ووااللہ لزید قائم"۔۔۔

جیسے اللہ کی قسم زید کھڑا ہے اور خدا کی قسم ضرور زید کھڑا ہے۔۔۔۔

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو"مضاف ہے۔۔۔"واللہ ان زیدا قائم"۔۔. معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واللہ لزید قائم"۔۔۔معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مرادا للفظ "نحو" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف آپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے ۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائبءمجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ (جواب قسم جب جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اسکا ان یا لامِ ابتداء سے شروع ہونا)"ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئیمضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداءبن گیا۔۔۔مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"واللہ ان زیدا قائم و۔۔واللہ لزید قائم"۔۔۔

نوٹ۔۔

"مذکورہ دونوں جملوں کی علیحدہ علیحدہ ترکیب ہو گی"

"واللہ ان زیدا قائم"

واؤ حرفِ جار برائے قسم۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُق ّسِمُ" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔"اقسم"صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

ترکیب

"ان زیدا قائم"۔۔۔

انّ حرفِ مشبّہ بالفعل ۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ۔۔۔"قائم" صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "انّ"کا اسم...اس(قائم)فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر (انّ) کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔

ترکیب "واللہ لزید قائم"۔۔۔

"واللہ"

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر..."اقسم" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔"اقسم"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

"لزید قائم"۔۔کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"لام" حرفِ ابتداء برائے تاکید۔"زید" مبتداء ہے..."قائم" صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس(قائم)کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہؤا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

قسمیہ الفاظ کہ ترکیب کرنے کے بعد انکو فعل محذوف (اُقسِمُ) کے متعلق کیا جاتا ہے۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "واللہ" کی ترکیب کی ہے

تمہید۔۔۔

جواب قسم کی مزید تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت۔۔۔"وان کانت منفیۃ کانت مُصدَرَۃً بماولاوان"۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"اِن"حرفِ شرط ہے..."کانت" صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر ءمرفوع متصل مستتر راجع بسوئے" جملۃ اسمیۃ "اس(کانت) فعلِ ناقص کا اسم ہوئی۔۔"منفیۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسمِ مفعول ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کانت" کا اسم۔۔اس(منفیۃ) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کانت" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔کانت فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔

"کانت مصدرۃ بماولا وان"۔۔۔

"کانت" صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (جملۃ اسمیۃ) اس (کانت) کا اسم ہوا۔۔۔ "مصدرۃ"۔۔صیغہ واحد مؤنث غائب ء اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (کانت) فعل ناقص کا اسم۔۔۔اس (مصدرۃ) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔

"بماولا وان"۔۔۔

"باء" حرفِ جار ہے۔۔"ما" "معطوف علیہ ہے۔۔"واو" حرفِ "لا" معطوف... "واؤ" عاطفہ "اِن" معطوف۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ۔۔۔"باء" جار کا مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر "مصدرۃ" اسم مفعول کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"مصدرۃ" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو۔۔۔سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کانت" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔کانت فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

اگر فعل ناقص کے بعد ایک ہی کلمہ ہو تو وہ اسکا یا تو اسم کو گا یا خبر ہو گا۔۔۔اگر خبر بن رہا ہو تو۔۔۔ فعل ناقص میں پوشیدہ ضمیر اسکا اسم ہو گی۔۔اور اگر اسم بن رہا ہو تو خبر محذوف نکالی جائے گی۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "ان کانت منفیۃ" کی ترکیب کی ہے کہ کانت کا اسم "ھی" ضمیر کو بنایا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

اکثر طور پہ فعل ناقص کی خبر عبارت میں موجود ہی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں اسکا اسم اسی میں پوشیدہ ضمیر کو بنایا جاتا ہے۔۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں واضح ہے۔۔۔۔

السوال۔۔۔بماولا وان۔۔۔میں آپ نے حروف تہجی کو مجرور بنایا ہے حالانکہ مجرور ہونا بھی اسم کا خاصہ ہے؟

الجواب۔۔۔جب حروفِ تہجی کو مراد اللفظ کی تاویل میں کیا کو تب انکا اسم کی جگہ پہ استعمال ہونا درست ہوتا ہے۔۔۔اور ایسا ضرورت کی بناء پر کیا جاتا ہے

السوال۔۔۔حروفِ تہجی کو مراد اللفظ کی تاویل میں کیوں کیا جاتا ہے؟

الجواب۔۔۔کیونکہ بسا اوقات ان حروف کے بارے میں خبر دینا مقصود ہوتا ہے۔۔۔کہ ان حروف کا عمل کیا ہے اور ردِ عمل کیا ہے اور جس چیز کی خبر دی جاتی ہے وہ مبتداء بنتی ہے۔۔۔لہذا اس فائدے کو حاصل کرنے کے لیے انکو مراد اللفظ کی تاویل میں مبتداء بنایا جاتا ہے۔۔۔

ترکیبی عبارت: مثل واللہ مازید قائما واللہ لازید فی الدار ولا عمرو واللہ ان زید قائم

ترجمہ۔۔۔جیسے (اللہ کی قسم زید کھڑا نہیں ہے) اور (اللہ کی قسم نہ زید گھر میں ہے نہ عمرو) اور (خدا کی قسم زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے)

ترکیب نحوی

"مثلُ" مضاف ہے۔۔۔"واللہ مازید قائما" معطوف علیہ ہوا۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"واللہ لازید فی الدار ولا عمرو"۔۔معطوف ہے۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"واللہ ان زید قائم" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔"مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُ" مضاف۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل بارز راجع بسوئے۔۔۔("جوابِ قسم ماولا وان کا جملہ اسمیہ منفیہ سے شروع ہونا")۔۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جب "مثل" یا "نحو" کے بعد چند جملے ہوں تو ہر جملے کو مراد اللفظ کی تاویل میں علیحدہ طور پر معطوف علیہ و معطوف بنایا جائے گا۔۔۔پہلے جملے کو معطوف علیہ ۔۔دوسرے کو معطوف اسی طرح تیسرے کو بھی مراد اللفظ معطوف بنایا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مثل" کے بعد جملوں کی ترکیب کی ہے

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)۔۔۔

واللہ مازید قائما۔۔۔(پہلے "اللہ" کی ترکیب ہو گی)

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔اُقۡسِمُ فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اُقۡسِمُ" صیغہ واحد متکلم ۔۔فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

"مازید قائما"

"ما" مشابہ بلیس۔۔۔"زید"..ماکا اسم ہوا۔۔۔"قائما" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ما" مشابہ بلیس کا اسم ۔۔۔"ھو" ضمیر اس (قائما) کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"ما" مشابہ بلیس کی خبر ہوا۔۔۔"ما" مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وواللہ لازید فی الدار ولا عمرو"۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔نوٹ پہلے "واللہ" کی ترکیب ہو گی

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر ءمرفوع متصل مستتر۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

(لازید فی الدار ولا عمرو کی ترکیب علیحدہ ہو گی)

ترکیب نحوی۔۔۔

"لا" برائے نفی جنس ءملغی عن العمل ۔۔۔"زید" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو" عاطفہ ہے ۔۔۔"عمرو" معطوف ہوا۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر ۔۔۔مبتداء بن گیا۔۔۔فی حرفِ جار ہے۔۔۔"الدار" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتان" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتان" صیغہ تثنیہ مذکر ءاسم فاعل۔۔۔اس میں "ھما" ضمیر ءمرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس (ثابتان) کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "واللہ اِن زید قائم"۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

نوٹ "واللّٰہ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی...

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللّٰہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر....اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"اقسم" فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔۔

جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔

ترکیب نحوی

ان زید قائم۔۔۔۔

اِن نافیہ برائے زائدہ۔۔۔"زید" مبتداء۔۔۔"قائم" صیغہ واحد مذکر ءاسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

کلماتِ قسم اور جوابِ قسم کی ترکیب علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔۔اسی قانون کے تحت ہم نے مذکورہ تراکیب کی ہیں۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔

کلمہِ قَسم کے بعد والے جملہ کو جوابِ قسم کہتے ہیں۔۔۔۔

السوال۔۔قَسمیہ کلمے کے بعد والے جملے کو جوابِ قسم کیوں کہتے ہیں؟

الجواب۔۔۔جس طرح سوال کے بعد جواب کی طلب رہتی ہے۔۔۔اسی طرح قَسم اٹھانے کے بعد اگلی بات کی طلب رہتی ہے۔۔۔اسی لیے اسکو جوابِ قسم کہتے ہیں کہ گویا یہ جملہ قَسم کے جواب میں بولا گیا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت: مثل واللّٰہ مازید قائما واللّٰہ لازید فی الدار ولا عمرو واللّٰہ ان زید قائم

ترجمہ۔۔۔جیسے (اللّٰہ کی قسم زید کھڑا نہیں ہے) اور (اللّٰہ کی قسم نہ زید گھر میں ہے نہ عمرو) اور (خدا کی قسم زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے)

ترکیب نحوی

"مثلُ" مضاف ہے۔۔۔"واللّٰہ مازید قائما" معطوف علیہ ہوا۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"واللّٰہ لازید فی الدار ولا عمرو"۔۔معطوف ہے۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"واللّٰہ ان زید قائم" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔"مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُ" مضاف۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل بارز راجع بسوئے۔۔۔("جوابِ قسم ماولا وان کا جملہ اسمیہ منفیہ سے شروع ہونا")۔۔۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب "مثل" یا "نحو" کے بعد چند جملے ہوں تو ہر جملے کو مراد اللفظ کی تاویل میں علیحدہ طور پر معطوف علیہ و معطوف بنایا جائے گا۔۔۔پہلے جملے کو معطوف علیہ ۔۔دوسرے کو معطوف اسی طرح تیسرے کو بھی مراد اللفظ معطوف بنایا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مثل" کے بعد جملوں کی ترکیب کی ہے

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)۔۔۔

واللہ مازید قائما۔۔۔(پہلے "اللہ" کی ترکیب ہو گی)

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔اُقۡسِمُ فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اُقۡسِمُ" صیغہ واحد متکلم ۔۔فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

"مازید قائما"

"ما" مشابہ بلیس۔۔۔"زید"..ماکا اسم ہوا۔۔۔"قائما" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ما" مشابہ بلیس کا اسم ۔۔۔"ھو" ضمیر اس (قائما) کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"ما" مشابہ بلیس کی خبر ہوا۔۔۔"ما" مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "ووااللہ لازید فی الدار ولا عمرو"۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

نوٹ پہلے "واللہ" کی ترکیب ہو گی

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر ء مرفوع متصل مستتر۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔(لازید فی الدار ولا عمرو کی ترکیب علیحدہ ہو گی)

ترکیب نحوی۔۔۔

"لا" برائے نفی جنس ء ملغی عن العمل ۔۔۔۔"زید" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو" عاطفہ ہے ۔۔۔"عمرو" معطوف ہوا ۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر ۔۔۔مبتداء بن گیا۔۔۔فی حرفِ جار ہے۔۔۔"الدار" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتان" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتان" صیغہ تثنیہ مذکر ء اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھما" ضمیر ء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس (ثابتان) کا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "واللہ اِن زید قائم"۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

نوٹ "واللہ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی...

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر....اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"اقسم" فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔۔۔

جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔

ترکیب نحوی

ان زید قائم۔۔۔

اِن نافیہ برائے زائدہ۔۔۔"زید" مبتداء۔۔۔" قائم "صیغہ واحد مذکرء اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل وظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

کلماتِ قسم اور جوابِ قسم کی ترکیب علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔۔اسی قانون کے تحت ہم نے مذکورہ تراکیب کی ہیں۔۔۔

الفائدہ۔۔۔

کلمہِ قَسم کے بعد والے جملہ کو جوابِ قسم کہتے ہیں۔۔۔

السوال۔۔۔قَسمیہ کلمے کے بعد والے جملے کو جوابِ قسم کیوں کہتے ہیں؟

الجواب۔۔۔جس طرح سوال کے بعد جواب کی طلب رہتی ہے۔۔۔اسی طرح قَسم اٹھانے کے بعد اگلی بات کی طلب رہتی ہے۔۔۔اسی لیے اسکو جوابِ قسم کہتے ہیں کہ گویا یہ جملہ قَسم کے جواب میں بولا گیا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تب کیا تفصیل ہو گی وہ بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ مصدرۃ بالام وقد او بالام وحدہُ"

ترجمہ: اگر اس (قسم) کا جواب جملہ فعلیہ ہو تو اگر مثبت ہو تو لام اور قد یا محض لام سے شروع کیا ہوا ہو گا۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"جوابہ "میں "جواب" مضاف ہے۔۔۔اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل۔۔۔راجع بسوئے "قسم"۔۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف ومضاف الیہ ملکر "کان"....فعلِ ناقص کا اسم ہوا

"جملۃ فعلیۃ" ۔۔۔میں "جملۃ" موصوف ہے ۔۔۔"فعلیۃ"۔صیغہ واحد مؤنث ءاسم منسوب ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔اس (فعلیۃ) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔۔اسمِ منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "جملۃ" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"کان" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ اوّل بن گیا۔۔۔

"فأن کانت مثبتۃ مصدرۃ بالام وقد او بالام وحدہُ"

"فاء" برائے جزائیہ ہے ۔۔۔"ان" حرفِ شرط ہے ۔۔۔"کانت" صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیرء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملۃ فعلیۃ""کانت" کا اسم ہوئی۔۔۔"مثبتۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم مفعول ۔۔اس میں "ھی" ضمیرء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کانت" کا اسم۔۔۔اس (مثبتۃ) کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کانت" کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ ثانی ہوا۔۔۔

"کانت مصدرۃ بالام وقد او بالام وحدہُ"۔۔۔

"کانت"صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔اس فعل میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ""جملہ فعلیہ ""۔۔کانت فعل ناقص کا اسم ہوئی "مصدرَۃً"صیغہ واحد مؤنث ءاسمِ مفعول۔۔۔اس میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔"کانت کا اسم"۔۔۔اس(مصدرۃ)کانائب الفاعل ہوئی۔۔۔

"بالام وقد او بالام وحدہُ"

"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔"لام "معطوف علیہ ہے۔۔۔"واؤ"عاطفہ ہے..."قد"معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ اور معطوف ملکر "ب" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔"او"حرفِ عاطفہ ہے ۔۔۔"باء"حرفِ جار ہے ۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"لام"ذوالحال ہے۔۔۔"وحدہ"۔۔۔میں "وحدَ"مضاف ہے اور "ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "الام"۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"منفرداً" کی تاویل میں ہو کر حال بن گیا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر "باء" جار کا مجرور بن بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ۔۔۔"پہلی باء" جار کا مجرور ہوا ۔۔۔جار مجرور ملکر"مصدرۃ" اسم مفعول کا ظرفِ لغو بن گیا ۔۔۔"مصدرۃ"اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کانت"فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ ثانی کی جزاء ہوا۔۔۔شرطِ ثانی اپنی جزاء سے ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہو کر۔۔۔۔شرطِ اوّل کی جزاء ہوا شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

فعل ناقص کے بعد اگر صرف اسکی خبر ہی موجود ہو تو فعل ناقص کا اسم اسی میں پوشیدہ ضمیر ہو گی۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فان کانت مثبتۃ"اور کانت مصدرۃ"میں پوشیدہ ضمیر کو انکا اسم بنا کر ترکیب کی ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔۔۔

"وحدہٗ"ترکیبِ کلام میں "منفرداً" کی تاویل میں ہو کر ہمیشہ حال بنتا ہے۔۔۔۔حال چونکہ نکرہ ہوتا ہے جبکہ "وحدہُ"معرفہ ہے اسلیے اسکو منفرداً(اسمِ نکرہ) کی تاویل میں کر کے حال بنایا جاتا ہے۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"مثل واللہ لقد قام زید ووااللہ لافعلنّ کذا"۔۔۔۔

ترکیب اول(مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل"مضاف ہے۔۔۔"لقد قام زید" معطوف علیہ ہوا ۔۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"واللہ لافعلنّ کذا"۔۔ معطوف ہے ۔۔معطوف علیہ معطوف ملکر..."مثل"مضاف کا مرادا للفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ"مضاف ہے..."ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل راجع بسوئے ""جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ کالام اور قد یا فقط لام سے شروع ہونا""یہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔...مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)۔۔۔

"واللہ لقد زید قام وواللہ لافعلنّ کذا"۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔نوٹ "واللہ" چونکہ قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے لہذا اس کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔۔"اُقسِمُ" فعل محذوف کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"اقسم "صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر...اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر ۔۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا "لقد قام زید" لام حرفِ ابتداء برائے تاکید ہے۔۔۔"قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل۔۔۔"زید مبتداء ہے۔۔۔۔۔ قام صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء۔۔۔"ھو" ضمیر اس فعل کا فاعل ہے... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔

ووااللہ لافعلنّ کذا۔۔۔۔

پہلی واؤ عاطفہ ہے۔۔۔دوسری واؤ حرفِ جار برائے قسم۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔

"اقسم "صیغہ واحد متکلم۔۔۔ فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل۔۔۔میں "انا" ضمیرء مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔۔"لافعلنّ کذ" ا۔۔۔۔۔"لافعلنّ" صیغہ واحد متکلم۔۔۔لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف در فعل مستقبل۔۔۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیرء مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"کذا" اسم کنایہ مفعولِ بہ ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

جوابِ قسم جملہ منفیہ ہونے کی صورت میں کیا تفصیل ہو گی وہ بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وان کانت منفیۃ فان کانت فعلا ماضیا کانت مصدرۃ بما"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور اگر وہ (جوابِ قسم جملہ فعلیہ) منفی تو اگر فعل ماضی ہو تو "ما" کے ساتھ شروع کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے ۔۔۔۔"اِن" حرف شرط ہے۔۔۔"کانت" صیغہ واحد مؤنث غائبء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ..۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (جملۃ فعلیۃ)۔۔۔"ھی" ضمیر "کانت" فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔"منفیۃ" صیغہ واحد مؤنثء اسم مفعول ۔۔اس میں "ھی" ضمیر..۔مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کانت کا اسم"۔۔۔اس (منفیۃ) کا نائب الفاعل ہوئیا سم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کانت" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ اول ہوا۔۔۔۔

"فان کانت فعلا ماضیا کانت مصدرۃ بما"۔۔۔

"فاء" برائے جزائیہ ہے۔۔۔"اِن" حرفِ شرط ہے ۔۔۔"کانت" صیغہ واحد مؤنث غائبء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"فعلا" موصوف۔۔۔"ماضیا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف"۔۔۔اس کا فاعل

ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کانت" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔شرطِ ثانی ہوا۔۔۔

"کانت مصدرۃ بما"۔۔۔

"کانت" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ہے۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملہ فعلیہ "فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔"مصدرۃ" صیغہ واحد مؤنث ءاسم مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کانت کا اسم" ۔۔۔اس (مصدرۃ) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔(کانت) فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔شرطِ ثانی کی جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہو کر۔۔شرطِ اول کی جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل واللہ ما قام زید"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے اللہ کی قسم زید کھڑا نہیں ہے۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"واللہ ما قام زید"۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے۔۔۔اس مفہوم کے۔کہ (جوابِ قسم فعل ماضی منفی ہو تو "ما" سے شروع ہو گا) "ہ" ضمیر مثالُ کا مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"واللہ ما قام زید"۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔"واللہ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"واللہ" کی ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسمِ جلالت مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"اقسمُ" صیغہ واحد متکلم ءفعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر....اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"اقسم" فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

ما قام زید کی ترکیب علیحدہ کر کے بعد میں پچھلی ترکیب سے ملایا جائے گا۔۔۔

"ما قام زید"۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔

"ماقام "صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی معروف "زید "۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔جوابِ قسم ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب فعلِ ناقص کے بعد منسوب رسم الخط والا اسم آجائے تو اسوقت اسکا اسم ضمیرِ مستتر(پوشیدہ)ہو گی۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "کانت فعلاماضیا" کی ترکیب کی ہے۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

جوابِ قسم کے فعل مضارع ہونے کی صورت میں تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "وان کانت فعلا مضارعا کانت مصدرۃ بماولا ولن"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور اگر وہ(جملہ فعلیہ) فعل مضارع ہو تو وہ مایالا یالن سے شروع کیا گیا ہو گا۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"اِن "حرفِ شرط ہے ۔۔۔"کانت "صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ.۔۔اس فعل میں "ھی "ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملہ فعلیہ " ۔۔۔کانت فعل ناقص کا اسم ہوئی ۔۔۔"فعلاً" موصوف ہے ۔۔۔"مضارعاً "صیغہ واحد مذکرء اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔ اس(مضارعا)کا فاعل ہوئی ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر ۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"کانت "فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔شرط بن گیا۔۔۔

"کانت مصدرۃ بماولا ولن"۔۔۔

"کانت "صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔اس فعل میں "ھی "ضمیرء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "جملہ فعلیہ "...کانت فعل ناقص کا اسم ہوئی۔۔۔"مصدرۃ "صیغہ واحد مؤنث ءاسم مفعول۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ۔۔۔"کانت کا اسم "۔۔۔"ھی "ضمیر اس "مصدرۃ "کا نائب الفاعل ہوئی۔۔

"بماولا ولن "۔۔۔۔

باء حرفِ جار ہے۔۔۔"ما "معطوف علیہ ہے۔۔۔"واو "عاطفہ ہے۔۔"لا "معطوف ہے۔۔۔"واو "عاطفہ ہے۔۔۔"لن "معطوف ہے.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔۔"باء "جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"مصدرۃ "اسمِ مفعول کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔"مصدرۃ "اسم مفعول اپنے نائب الفاعل و ظرف لغو سے ملکر ۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کانت "فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"مثل واللہ لا افعلنّ کذا واللہ ما افعلنّ کذا واللہ لن افعل کذا"۔۔

جیسے اللہ کی قسم میں ہر گز ہر گز ایسا نہیں کروں گا۔۔۔اور اللہ کی قسم میں ہر گز ہر گز ایسا نہیں کروں گا۔۔۔اور اللہ کی قسم میں ہر گز ہر گز ایسا نہیں کروں گا

ترکیبِ اول (مثل کا ساتھ ہو گی)۔۔۔

"مثل" مضاف ہے ۔۔۔۔"واللہ لا افعلنّ کذا" معطوف علیہ ہوا۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"ما افعلنّ کذا"۔۔معطوف ہوا۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"لن افعل کذا"۔۔معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مرادا للفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔۔"ہ" ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "جوابِ قسم فعلِ مضارع منفی ہو تو ماولا ولن کے ساتھ شروع ہو گا"۔۔۔"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

ترکیبی عبارت "واللہ ما افعلنّ کذا"۔۔۔

نوٹ۔۔۔

"واللہ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"واللہ" کی ترکیبِ نحوی "واؤ" حرفِ جار برائے قسم "اللہ" اسمِ جلالت مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعلِ محذوف کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اقسم" فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا "ما افعلنّ کذا" "ما افعلن" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع منفی معروف، بانون ثقیلہ۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"کذا" اسمِ کنایہ۔۔مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔۔۔جواب قسم ہوا

واللہ لا افعلنّ کذا۔۔۔۔

نوٹ... "واللہ"۔کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

"واللہ کی ترکیب نحوی"

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے "اللہ" اسم جلالت مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر "اُقسِمُ" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

"لا افعلنّ کذا"۔۔۔

"لافعلنَّ" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع منفی معروف باں ون تاکید ثقیل۔۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔"کذا" اسم کنایہ مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔جوابِ قسم ہؤا۔۔۔

"واللہ لن افعل کذا"۔۔۔۔

حسبِ سابق "واللہ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی اور "لن افعل کذا" کی علیحدہ ہو گی

"واللہ کی ترکیب نحوی م"۔۔۔"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسمِ جلالت مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔"اُقسِمُ" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"اقسم "صیغہ واحد متکلم ۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر ۔۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

"لن افعل کذا"۔۔۔۔

"لن افعل" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع نفی تاکید بلن ناصبہ معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر ۔۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"کذا" اسم کنایہ مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا...۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فعلا مضارعا" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

جب منسوب رسم الخط والا لفظ فعل ناقص کے بعد آجائے تب فعل ناقص کا اسم اسی میں پوشیدہ ضمیر ہو گی اور منسوب اسم اسکی خبر ہو گا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "کانت فعلا مضارعا" میں کانت "کا اسم "ھی" ضمیر کو بنایا ہے۔۔۔۔جواب قسم محذوف ہونے کی صورت بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔

ترکیبی عبارت۔۔"وقد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ مثل زید عالم واللہ ای واللہ ان زید اعالم اوکان القسم واقعا بین الجملۃ المذکورۃ مثل زید واللہ عالم ایک واللہ ان زید اعالم"۔۔۔

ترجمہ: اور کبھی جوابِ قسم محذوف ہوتا ہے اگر قسم سے پہلے کوئی جملہ اس جملے کی مثل ہو جو جوابِ قسم واقع ہوتا ہو جیسے زید عالم واللہ یعنی واللہ ان زید اعالم یا پھر قسم ءمذکورہ جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے زید واللہ عالم یعنی واللہ ان زید اعالم

ترکیب نحوی۔۔۔

"وقد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ"۔۔۔"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"قد" حرف تحقیق برائے تقلیل..."یکون" صیغہ واحد مذکر غائب ءفعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ..."جوابُ" مضاف ہے۔۔۔۔"القسم" میں الف لام برائے تعریف...."قسم" مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"یکون" فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔"محذوفا" صیغہ واحد مذکر،اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔(یکون) کا اسم۔۔۔اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔۔"محذوفا" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "یکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم ہوا۔۔۔۔

"ان کان قبل القسم جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ"

"ان" حرفِ شرط...."کان" صیغہ واحد مذکر غائب ءفعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔۔"قبل" مضاف ہے۔۔۔"القسم"۔۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قسم" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثابتۃ" مقدر کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث،اسمِ فاعل ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان ءفعل ناقص کا اسمِ مؤخّر"۔۔۔اس (ثابتۃ) کا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔فعل ناقص کی خبر مقدم ہوا۔۔۔۔

"جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ"

"جملۃ" موصوف ہے۔۔"کاف" حرفِ جار برائے تشبیہ ہے۔۔۔"الجملۃ" میں الف لام برائے تعریف ہے... "جملہ" موصوف ہے۔۔۔"التی" اسم موصول ہے۔۔۔"وقعت" بمعنی صارت۔۔۔صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول اس کا اسم ہوا۔۔۔۔۔۔جوابُ مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "قسم ('ہ' ضمیر) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"جوابہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"صارت" فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔۔"صارت" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔اسم موصول (التی) کا صلہ بن گیا۔۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر...."الجملۃ" "موصوف کی صفت بن گیا ۔۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر۔۔کاف جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث ء اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف"۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "جملۃ" موصوف کی صفت بن گیا... موصوف اپنی صفت سے ملکر "کان" فعل ناقص کا اسمِ مؤخّر ہوا۔۔ فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخّر اور خبر مقدم سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔۔

"اوکان القسم واقعا بین الجملۃ المذکورۃ"۔۔۔۔

"او" حرفِ عطف ہے۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ہے۔۔۔"القسم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔ "قسم"۔۔۔"کان" فعل ناقص کا اسم ہے.... واقعاً صیغہ واحد مذکر ء اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" فعل ناقص کا اسم... اس (واقعا) کا فاعل ہوئی۔ "بین" مضاف ہے "الجملۃ"۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"جملہ" موصوف ہے۔۔۔۔"المذکورۃ"۔۔میں الف لام برائے موصول بمعنی "الّتی"۔۔"مذکورۃ" صیغہ واحد مؤنث ء اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول۔۔۔اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔اسمِ موصول کا صلہ ہوا۔۔۔۔اسمِ موصول وصلہ ملکر۔۔۔"الجملۃ" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر۔۔۔"بین" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"واقعا" کا مفعولِ فیہ بن گیا... "واقعا" اسم فاعل اپنے فاعل و مفعولِ فیہ سے ملکر۔۔۔۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" فعل ناقص کی خبر بن گیا... فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر ۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر شرطِ مؤخّر بن گیا۔۔۔۔شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے۔ ملکر۔۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ ہو تو۔۔۔ نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "جملۃ کالجملۃ التی" میں "جملۃ" نکرہ کو موصوف بنایا ہے۔۔۔اور "کالجملۃ الّتی" میں جار مجرور کو اپنے متعلق سے ملا کر صفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"بین" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔اور یہ ترکیبِ کلام میں اپنے سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ فیہ بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "بین" کو "واقعاً" کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی امثلہ بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا.....

ترکیبی عبارت۔۔۔"مثل زید عالم واللہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔جیسے اللہ کی قسم زید عالم ہے۔۔

حسبِ سابق اس کی دو تراکیب کی جائیں گئیں۔۔۔۔

ایک مثل کے ساتھ دوسری مثل کے بغیر محض مابعد عبارت کی۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"زید عالم واللہ"۔۔مرادالفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر بن گیا۔۔."مثالہ"میں"مثالُ"مضاف ہے۔۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمجرور متصل۔۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ("قسم سے قبل جواب قسم جیسا جملہ موجود ہونا")..("ہ"ضمیر)مضاف الیہ ہوئی.... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"زید عالم واللہ"۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"زید"مبتداء ہے ۔۔۔"عالم" صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل...اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء۔۔۔اس(عالم) کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

واللہ کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے ۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل محذوف کا ظرف مستقر ہوا... "اقسم" صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

نوٹ....

"مذکورہ قسم کا جوابِ قسم

"ان زیدا عالم"سابقہ جملہ کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے"

اس کی ترکیب درج ذیل ہے

مذکورہ قسم کا جواب یہ ہے"ان زیدا عالم"بقرینہ سابقہ جملہ محذوف"....مذکورہ عبارت میں۔۔۔"انَّ"حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا"اسکا اسم ہوا۔۔۔

"عالم"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "زید"..اسکا فاعل ہوئی۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر"انَّ"حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔"انَّ"حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

مذکورہ مثال کی مزید تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای واللہ ان زید اعالم"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی اللہ کی قسم۔۔۔بے شک زید عالم ہے۔۔۔۔

نوٹ واللہ کی ترکیب علیحدہ کی جائے گی۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے..."جار مجرور ملکر...."اقسم" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔"اقسم "صیغہ واحد متکلم ۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

"ان زید اعالم" کی ترکیب

"انَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا"۔۔۔اس کا اسم ہوا۔۔۔"عالم "صیغہ واحد مذکر۔۔۔اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "انّ کا اسم"۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"انَّ" کی خبر بن گیا۔۔"ان" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"مثل زید واللہ عالم"۔۔۔

جیسے زید خدا کی قسم عالم ہے۔۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے.."زید واللہ عالم" مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُ" مضاف ہوا۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (قسم کا جواب قسم کی مثل جملے کے درمیان واقع ہونا) 'ہ' ضمیر مضاف الیہ ہوئی...."مثالُہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"زید واللہ عالم"۔۔۔

نوٹ واللہ کی ترکیب بعد میں علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

"زید" مبتداء ہے ۔۔۔"عالم "صیغہ واحد مذکر ءاسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔(عالم) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔خبر بن گیا۔۔۔۔مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو کہ جوابِ قسم پہ دلالت کرتا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔(واللہ کی ترکیب درج ذیل ہے)

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم "صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا....

نوٹ۔۔۔

(مذکورہ قسم کا جواب۔۔۔سابقہ مذکورہ جملے کے قرینہ کی وجہ سے۔۔۔ محذوف ان زیدا عالم ہے۔۔۔یاد رکھیں سابقہ مذکورہ جملہ کو ہی جواب قسم نہیں کہ سکتے بلکہ وہ فقط قرینہ کا فایدہ دے رہا ہے۔۔۔۔۔)

مذکورہ قسم کا جوابِ "ان زیدا عالم" ہے بقرینہ جملہ سابقہ محذوف۔۔۔۔اس میں۔۔۔"انَّ" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہوا۔۔۔"عالم" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "زیدا" اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل "انَّ" کی خبر ہوا۔۔۔"انَّ" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "مذکورہ قسم کا جواب قسم ہوا"...

تمہید۔۔۔مذکورہ مثال کے مزید تفصیل و تفسیر بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای واللہ ان زیدا عالم"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔یعنی اللہ کی قسم، بے شک زید عالم ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"واو" حرفِ جار برائے قسم ہے..."اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔"اقسم" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف....اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر...جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا..

"ان زیدا عالم"۔۔۔

"انَّ" حرفِ مشبہ بالفعل...."زیدا" اس کا اسم ہوا۔۔"عالم" صیغہ واحد مذکر ء اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔"انَّ" کا اسم۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔(عالم) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "انَّ" کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا جواب قسم محذوف ہونے کی صورت بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔

ترکیبی عبارت۔۔"وقد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ مثل زید عالم واللہ ای واللہ ان زیدا عالم او کان القسم واقعا بین الجملۃ المذکورۃ مثل زید واللہ عالم ایک واللہ ان زیدا عالم"۔۔۔

ترجمہ: اور کبھی جوابِ قسم محذوف ہوتا ہے اگر قسم سے پہلے کوئی جملہ اس جملے کی مثل ہو جو جوابِ قسم واقع ہوتا ہو جیسے زید عالم واللہ یعنی واللہ ان زیدا عالم یا پھر قسم ء مذکورہ جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے زید واللہ عالم یعنی واللہ ان زیدا عالم

ترکیب نحوی۔۔۔

"وقد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ"۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"قد" حرف تحقیق برائے تقلیل..."یکون" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ..."جوابُ" مضاف ہے۔۔۔۔ "القسم" میں الف لام برائے تعریف...."قسم" مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔۔"یکون" فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔"محذوفا" صیغہ واحد مذکر، اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔(یکون) کا اسم۔۔۔اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔۔

"مخذوفا" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "یکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزائے مقدم ہوا۔۔۔۔

"ان کان قبل القسم جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ"

"ان" حرفِ شرط.... "کان" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔۔ "قبل" مضاف ہے ۔۔۔ "القسم" ۔۔۔ میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔ "قسم" مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثابتۃ" مقدر کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔ "ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسمِ فاعل ۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان ء فعل ناقص کا اسمِ مؤخّر" ۔۔۔ اس (ثابتۃ) کا فاعل ہوا۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔ فعل ناقص کی خبر مقدم ہوا۔۔۔ "جملۃ کلجملۃ التی وقعت جوابہ" "جملۃ" موصوف ہے ۔۔ "کاف" حرفِ جار برائے تشبیہ ہے ۔۔۔ "الجملۃ" میں الف لام برائے تعریف ہے... "جملہ" موصوف ہے ۔۔۔ "التی" اسم موصول ہے ۔۔۔ "وقعت" بمعنی صارت ۔۔۔ صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔۔۔ اس فعل میں "ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول اس کا اسم ہوا۔۔۔۔۔ جوابُ مضاف ہے ۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "قسم ('ہ' ضمیر) مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔

"جوابہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔ "صارت" فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔۔ "صارت" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر ۔۔۔۔ اسم موصول (التی) کا صلہ بن گیا۔۔۔۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر.... "الجملۃ" "موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔۔ موصوف وصفت ملکر ۔۔ کاف جار کا مجرور ہوا۔۔۔ جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔ "ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث ء اسم فاعل ۔۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" ۔۔۔ اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "جملۃ" موصوف کی صفت بن گیا... موصوف اپنی صفت سے ملکر "کان" فعل ناقص کا اسمِ مؤخّر ہوا۔۔ فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخّر اور خبر مقدم سے ملکر ۔۔ جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔۔

"او کان القسم واقعا بین الجملۃ المذکورۃ"۔۔۔۔

"او" حرفِ عطف ہے ۔۔۔ "کان" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ہے ۔۔۔ "القسم" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔

"قسم" ۔۔۔ "کان" فعل ناقص کا اسم ہے.... واقعاً صیغہ واحد مذکر ء اسم فاعل ۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" فعل ناقص کا اسم... اس (واقعا) کا فاعل ہوئی۔ "بین" مضاف ہے "الجملۃ" ۔۔ میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔ "جملہ" موصوف ہے ۔۔۔۔ "المذکورۃ" ۔۔ میں الف لام برائے موصول بمعنی "الّتی" ۔۔ "مذکورۃ" صیغہ واحد مؤنث ء اسم مفعول ۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول ۔۔۔ اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔۔۔ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔۔ اسمِ موصول کا صلہ ہوا۔۔۔۔ اسمِ موصول و صلہ ملکر ۔۔۔ "الجملۃ" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔ موصوف و صفت ملکر ۔۔۔ "بین" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔ "واقعا" کا مفعولِ فیہ بن گیا... "واقعا" اسم فاعل اپنے فاعل و مفعولِ فیہ سے ملکر ۔۔۔۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" فعل ناقص کی خبر بن گیا... فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر ۔۔۔۔ جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر شرطِ مؤخّر بن گیا۔۔۔۔ شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے۔ ملکر ۔۔۔۔

جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1 ۔۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ ہو تو۔۔۔ نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "جملۃ کالجملۃ التی" میں "جملۃ" نکرہ کو موصوف بنایا

ہے۔۔۔اور "کالجملۃ الَّتی" میں جار مجرور کو اپنے متعلق سے ملا کر صفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"بین" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔اور یہ ترکیبِ کلام میں اپنے سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ فیہ بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "بین" کو "واقعاً" کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی امثلہ بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا.....

ترکیبی عبارت۔۔۔۔"مثل زید عالم واللّٰہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔۔جیسے اللّٰہ کی قسم زید عالم ہے۔۔

حسبِ سابق اس کی دو تراکیب کی جائیں گئیں۔۔۔۔

ایک مثل کے ساتھ دوسری مثل کے بغیر محض مابعد عبارت کی۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"زید عالم واللّٰہ"۔۔مرادا للفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔."مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل۔۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ ("قسم سے قبل جواب قسم جیسا جملہ موجود ہونا")..("ہ" ضمیر) مضاف الیہ ہوئی.... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"زید عالم واللّٰہ"۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"زید" مبتداء ہے ۔۔۔"عالم" صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل...اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء۔۔۔اس (عالم) کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

واللّٰہ کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔"اللّٰہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"اُقسِمُ" فعل محذوف کا ظرف مستقر ہوا... "اقسم" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا

نوٹ....

"مذکورہ قسم کا جوابِ قسم "ان زید اعالم" سابقہ جملہ کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے"

اس کی ترکیب درج ذیل ہے

مذکورہ قسم کا جواب یہ ہے "ان زید اعالم "بقرینہ سابقہ جملہ محذوف"....مذکورہ عبارت میں۔۔۔"انَّ "حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہوا۔۔۔ "عالم "صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "زید"..اسکا فاعل ہوئی۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "انَّ "حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔"انَّ "حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

مذکورہ مثال کی مزید تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای واللہ ان زید اعالم"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی اللہ کی قسم۔۔۔بے شک زید عالم ہے۔۔۔۔

نوٹ واللہ کی ترکیب علیحدہ کی جائے گی۔۔۔

"واؤ" حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ " اسم جلالت مجرور ہے..."جار مجرور ملکر...."اقسم " فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔"اقسم "صیغہ واحد متکلم ۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔۔۔

"ان زید اعالم "کی ترکیب

"انَّ " حرف مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا"۔۔۔اس کا اسم ہوا۔۔۔"عالم "صیغہ واحد مذکر۔۔۔اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "انّ کا اسم "۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"انَّ " کی خبر بن گیا۔۔"ان "حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"مثل زید واللہ عالم"۔۔۔

جیسے زید خدا کی قسم عالم ہے۔۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل "مضاف ہے.."زید واللہ عالم" مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ "کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُ" مضاف ہوا۔۔"ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (قسم کا جواب قسم کی مثل جملے کے درمیان واقع ہونا) 'ہ' ضمیر مضاف الیہ ہوئی...."مثالُہ "مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"زید واللہ عالم"۔۔۔

نوٹ واللہ کی ترکیب بعد میں علیحدہ ہو گی۔۔۔۔

"زید" مبتداء ہے ۔۔۔"عالم"صیغہ واحد مذکر ءاسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔(عالم)اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔خبر بن گیا۔۔۔۔مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا جو کہ جوابِ قسم پہ دلالت کرتا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

(واللہ کی ترکیب درج ذیل ہے)

"واؤ"حرفِ جار برائے قسم ہے۔۔۔"اللہ" اسم جلالت مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "اُقسِمُ" فعل مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم"صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا....

نوٹ۔۔۔

(مذکورہ قسم کا جواب۔۔۔سابقہ مذکورہ جملے کے قرینہ کی وجہ سے۔۔۔محذوف ان زید اعالم ہے۔۔۔یاد رکھیں سابقہ مذکورہ جملہ کو ہی جواب قسم نہیں کہ سکتے بلکہ وہ فقط قرینہ کا فایدہ دے رہا ہے۔۔۔۔۔)مذکورہ قسم کا جوابِ "ان زید اعالم" ہے بقرینہ جملہ سابقہ محذوف۔۔۔۔اس میں۔۔۔"انَّ"حرفِ مشبہ بالفعل ہے ۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہوا۔۔۔۔"عالم" صیغہ واحد مذکر ، اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "زیدا"اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل "انَّ" کی خبر ہوا۔۔۔۔"انَّ" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر "مذکورہ قسم کا جواب قسم ہوا"...

تمہید۔۔۔مذکورہ مثال کے مزید تفصیل و تفسیر بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای واللہ ان زید اعالم"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔یعنی اللہ کی قسم، بے شک زید عالم ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرفِ تفسیر ہے ۔۔۔"واو" حرفِ جار برائے قسم ہے..."اللہ" اسم جلالت مجرور ہے ۔۔۔۔جار مجرور ملکر ۔۔"اقسم"فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"اقسم"صیغہ واحد متکلم ءفعل مضارع مثبت معروف....اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتراس کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل وظرفِ مستقر سے ملکر...جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا..۔

"ان زید اعالم"۔۔۔

"انَّ"حرفِ مشبہ بالفعل...."زیدا"اس کا اسم ہوا۔۔"عالم"صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔۔"انَّ" کا اسم۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔(عالم)اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "انَّ" کی خبر ہوا۔۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر جواب قسم ہوا

ترکیبی عبارت "وحاشا وخلا وعدا کل واحد منھا للاستثناء"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔حاشا اور خلا اور عدا ان میں سے ہر ایک استثناء کے لیے (استعمال ہوتا) ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔۔"حاشا"معطوف علیہ ہوا۔"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"خلا"معطوف ہوا۔۔۔"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔۔"عدا"معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ تمام معطوفات سے ملکر مبتدائے اوّل بن گیا۔۔۔۔۔۔

"کل واحد منھاللاستثناء"۔۔۔

"کلُ"مضاف ہے ۔۔۔"واحد" موصوف بنے گا ۔۔۔"من"حرفِ جار ہے۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائبء مجرور متصل راجع بسوئے مبتدائے اوّل۔۔۔"ھا"ضمیر مجرور ہوئی۔۔۔۔جار مجرور ملکر ۔۔۔"ثابت"محذوف کا ظرف مستقر بنے گا ۔۔۔۔"ثابت"صیغہ واحد مذکر ءاسم فاعل ۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوفاس("ثابت") کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "واحد" موصوف کی صفت ہوا ... موصوف و صفت ملکر ۔۔"کل" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے ثانی ہوا ۔۔۔۔"للاستثناء"۔۔۔۔۔میں لام حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔"استثناء" مجرور ہے۔۔۔۔جار مجرور ملکر (ثابتٌ) مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔۔"ثابت"صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"مبتدائے ثانی"۔۔۔۔اس(ثابت) کا فاعل ہوئی۔۔"ثابت"اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر بن گیا۔۔۔۔مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔۔مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔۔۔مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

ایک ترکیب میں حقیقتا ایک ہی مبتداء ہوتی ہے خبریں ایک سے زائد بھی ہو سکتیں ہیں۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں مبتدائے ثانی کو خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ بنا کر مبتدائے اول کی خبر بنایا ہے۔۔۔پھر اسکو جملہ اسمیہ بنا دیا ہے۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔۔

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دونوں مبتداء اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔۔یہ کہنا درست نہیں ہے۔۔۔ایک مثال ہے ترکیب میں تین مبتداء بھی بن جائیں پھر بھی تیسری مبتداء کو اپنی خبر سے ملا کر دوسری کی خبر۔۔۔پھر دوسری کو اپنی خبر سے ملا کر پہلی مبتداء کی خبر بنا کر جملہ اسمیہ بنایا جائے گا۔۔۔اسی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔۔۔

"کل واحد منھا"۔۔۔۔اسطرح کی عبارت میں ۔۔۔"کل"کو مضاف بنا کر"واحد"کو موصوف اور بعد میں اگر جار مجرور ہو تو اسکو صفت بنایا جائے گا۔۔۔اگر "کل"کے بعد واحد نہیں ہے صرف جار مجرور ہی ہے تو۔۔۔"واحد"کو محذوف نکال کر موصوف بنائیں گے اور بعد والے جار مجرور کو صفت بنا کر کل کا مضاف الیہ بنا دیں گے۔۔۔پھر"کل"کو پچھلے فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ بہ بنا دیں گے۔۔۔۔

جیسے"ذکر کلا من المواضع"اس مذکورہ عبارت میں ترکیب کرتے ہوئے"کل"کے بعد"واحد"محذوف نکالیں گے

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت"مثل جاءنی قوم حاشا زید و خلا زید و عدا زید"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے میرے پاس قوم آئی زید کے سواء اور زید کے علاوہ اور زید کے سواء۔۔۔

نوٹ۔۔۔ان تمام الفاظ کا معنیٰ اور ترجمہ ایک ہی ہے۔۔۔علاوہ اور سواء اور مگر۔۔۔کے الفاظ یہ سب اُردو زبان میں استثناء کے لیے ہی استعمال ہوتے ہیں

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"جاءنی قوم حاشا زید و خلا زید و عدا زید"۔۔یہ مکمل عبارت مراد اللفظ مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔"مثالُہ" میں ... "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیرِ مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (حاشا خلا اور عدا استثناء کے لیے استعمال ہوتے ہیں) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔(مثالہ) مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔

جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"جاءنی قوم حاشا زید و خلا زید و عدا زید۔۔۔۔"

"جاء" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"نی"۔۔میں نون وقایہ ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم ضمیر منصوب متصل۔۔مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"القوم" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قوم" فاعل بن گیا۔۔۔"حاشا زید" میں۔۔"حاشا" حرفِ جار۔۔۔"زید" مجرور ہوا ۔۔۔جار مجرور ملکر "جاء" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔جاء" فعل اپنے فاعل، مفعولِ بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

و خلا زید و عدا زید کی ترکیب علیحدہ ہو گی اس سے قبل بھی "جاء" فعل محذوف نکالا جائے گا۔۔۔

ترکیب نحوی

"خلا زید"۔۔۔۔

"خلا" حرفِ جار ہے۔۔۔"زید" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"جاءنی القوم" مقدر۔۔۔کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"جاء نی القوم" ۔۔۔میں۔۔۔"جاء" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔نون برائے وقایہ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم۔۔۔ضمیر منصوب متصل ۔۔۔مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"القوم" فاعل ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیب نحوی

"وعدا زید"۔۔۔۔

"عدا" حرفِ جار ہے۔۔۔"زید" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"جاءنی القوم"..... مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔جاءنی القوم میں "جاء" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔نون برائے وقایہ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصل۔۔۔مفعول بہ بن گئی۔۔۔القوم فاعل بن گیا ۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

حاشا، خلا، عدا۔۔۔مذکورہ تینوں حروف استثناء کے لیے ہیں لیکن اکثر علماء کے نزدیک یہ حروف جارہ ہیں لہذا یہ معنوی طور پر استثناء کا معنٰی اور فایدہ دیں گے ۔۔۔جبکہ لفظی اعتبار سے یہ جار مجرور والا کام کریں گے یعنی بعد والے اسم کو مجرور بنا کر "جرّ" دیں گے۔۔۔اسی قانون کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں حاشاو خلاوعدا زید۔۔۔کو جار مجرور بنا کر ترکیب کی ہے۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔"وقال بعضھم ان الاسم الواقع بعدھا یکون منصوبا علی المفعولیۃ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور ان میں سے بعض (علمائے نحو) نے کہا کہ۔وہ اسم جو انکے بعد آتا ہے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"قال "صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"بعضُ" مضاف ہوا۔۔۔"ھم "ضمیر صیغہ جمع مذکر غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "علمائے نحاۃ"۔۔۔مضاف الیہ بن گئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"قال"۔۔فعل کا فاعل بن گیا۔۔"انّ" حرفِ مشبہ بالفعل .....".الاسم"....میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اسم" موصوف ہے۔۔۔"الواقع"۔۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"واقع "صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اسم کا فاعل ہوئی ۔۔۔"بعدھا" ۔۔۔میں "بعد" مضاف ہے ۔۔۔"ھا"ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے (حاشاوخلا و عدا)۔۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔"واقع" اسم فاعل کا مفعول فیہ ہوا۔۔"واقع "اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر انّ حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم بن گیا۔۔۔۔

"یکون منصوبا علی المفعولیۃ"..

"یکون "صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "انّ کا اسم"۔۔۔۔

"یکون "کا اسم بن گئی۔۔۔"منصوبا"صیغہ واحد مذکر ء اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (یکون) فعل ناقص کا اسم (یعنی ھو ضمیر) اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔"علٰی" حرفِ جار ہے۔۔۔"المفعولیۃ"۔۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"مفعولیۃ"۔۔مجرور۔۔"علٰی" حرفِ جار اپنے مجرور سے ملکر۔۔"منصوبا"اسم مفعول کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"یکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"انّ" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "قال "کا مقولہ ہوا۔۔۔قال فعل اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

بعض علماء فرماتے ہیں بلکہ خلا، عدا، حاشا، یہ تینوں فعل ہیں لہذا انکے بعد والا اسم مفعول بہ ہو گا اور یہ اسکو منصوب بنائیں گے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "فحینئذ تکون ھذہ الفاظ افعالا"

ترکیب نحوی۔۔۔

"فاء" برائے تفریعیہ۔۔۔"حین" مضاف ہے..."اذ"مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہو رہا ہے۔۔۔"اذ" کے نیچے آنے والی تنوینِ عوضِ جملہ مضاف الیہ محذوف ہے۔۔۔"اذ"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔"حین"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"حین"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔"تکون"فعل ناقص کا مفعولِ فیہ مقدم ہوا۔۔۔

"تکون ھذہٖ الالفاظ فعلا""تکون "صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"ھذہ"موصوف ہے۔۔۔"الالفاظ"۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"الفاظ" ۔۔صفت ہے ۔۔۔موصوف و صفت ملکر ۔۔فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔"فعلاً"۔۔۔فعل ناقص کی خبر ہوا ۔۔۔"تکون "فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعولِ فیہ مقدم سے ملکر۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

"حینئذٍ"میں "حین" مضاف ہوتا ہے اور "اذ" مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہوتا ہے۔۔۔اذ کے نیچے تنوینِ عوض ہے۔۔۔یعنی کہ یہ تنوین ایک محذوف جملے کے عوض (بدلے) میں ہے۔۔۔اسلیے یہ کہا کہ "اذ" کے نیچے تنوین۔۔ محذوف جملے کے عوض میں ہے اور یہ محذوف جملہ "اذ" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

اسم اشارہ کے بعد معرّف بالام (الف لام والا) اسم آجائے تو تین طرح ترکیب ہو سکتی ہے

"اول"....اسم اشارہ کو مبدل منہ اور الف لام والے اسم کو بدل بنایا جائے

"دوٗم"۔۔۔۔اسمِ اشارہ کو مبیَّن اور الف لام والے اسم کو عطفِ بیان بنایا جائے گا۔۔۔۔

"سوٗم"۔۔۔۔اسمِ اشارہ کو موصوف اور الف لام والے اسم کو صفت بنایا جائے گا۔۔۔۔

اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ھذہ الالفاظ" کو موصوف صفت بنایا ہے۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت۔۔۔

"والفاعل فیھا ضمیر مستتر دائماً"

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"الفاعل" میں۔۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"فاعل" مبتداء ہے۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ء مجرور متصل راجع بسوئے "حاشا و خلا و عدا"... مجرور ہوئی۔۔۔جار مجرور ملکر "مستتر" اسمِ مفعول کا ظرفِ لغو مقدم بن گیا۔۔۔"ضمیر" موصوف ہے۔

"مستتر"صیغہ واحد مذکر، اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف....اسم مفعول کا نائب الفاعل بن گئی۔۔"دائما"صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف (استتاراً)۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔موصوف محذوف (استتاراً) کی صفت ہوا۔۔۔موصوف (محذوف استتاراً) اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"مستتر" اسم مفعول کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔"مستتر" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل۔۔۔مفعول مطلق اور ظرف لغو مقدم سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "ضمیر" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔۔۔۔"الفاعل" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"دائما" کو ما قبل (پیچھے موجود) فعل یہ شبہ فعل کے مصدر کی صفت بنا کر اسی فعل کا مفعولِ مطلق بنایا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "مستتر دائما" میں "دائما" کو "مستتر" کے مصدر "استتاراً" کی صفت بنا کر۔۔۔"دائما" سے پہلے موجود شبہ فعل "مستتر" کا مفعولِ مطلق بنا دیا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

عبارت کے شروع میں معرفہ ہو بعد میں جار مجرور پھر ایک یا چند کلمات خبر بن سکتے ہوں تو شروع والے معرفہ کو ذوالحال اور جار مجرور کو اپنے متعلق سے ملا کر حال بنا کر اس مجموعہ کو مبتداء بنا کر مابعد کلمہ یا کلمات کو خبر بنایا جائے گا۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الفاعل فیھا ضمیر" میں "الفاعل" کو ذوالحال اور "فیھا" کو حال بنا کر۔۔۔ ذوالحال و حال دونوں کو ملا کر مبتداء بنایا پھر "ضمیر" کو مابعد سے ملا کر خبر بنا دیا ہے

ترکیبی عبارت "فالمثال المذکور فی معنیٰ جاءنی القوم حاشا زید او خلا زید او عدا زیدا"۔۔۔

ترجمہ:۔۔۔ پس مذکور مثال جاءنی القوم حاشا زید او خلا زید او عدا زیدا کے معنیٰ میں ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔

"فاء" عاطفہ ہے ۔۔۔"المثال" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مثال" موصوف ہے..."المذکور" پہ۔۔الف لام بمعنی اللذی اسمِ موصول ہے..."مذکور" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ...اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (یعنی المثال) اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر "المثال" کی صفت ہوُا۔۔۔(المثال) موصوف وصفت ملکر۔۔ مبتداء بن گیا...."فی" حرفِ جار۔۔"معنیٰ" مضاف ہے۔۔"جاءنی القوم حاشا زیدا" مکمل جملہ معطوف علیہ ہوا۔۔۔"و" حرفِ عطف۔۔۔"خلا زیدا"۔۔۔ معطوفِ اول۔۔۔"و" حرفِ عطف۔۔"عدا زیدا" معطوفِ ثانی۔۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے ملکر۔۔۔"معنیٰ" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔"فی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔ جار مجرور ملکر۔۔"ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔"ثابت" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

اسمِ فاعل و مفعول حدوثی پہ الف لام برائے اسم موصول ہوتا ہے اور "اللذی" یا "اللتی" کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "المذکور" پہ الف لام برائے اسم موصول بمعنی "اللذی" بنایا ہے...یاد رکھیں جب الف لام برائے اسمِ موصول ہو گا تو بعد والا جملہ اسم موصول کا صلہ ہو گا پھر موصول و صلہ ملکر کلام کا جز بن جائیں گئے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"معنیٰ" پہ جب الف لام اور تنوین نہ ہو نہ ہو تو یہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "معنیٰ" کو مضاف بنایا ہے

ترکیبی عبارت "(واذا خلا وعدا بعد ما مثل ما خلا زید او ما عدا زیدا او فی صدر الکلام مثل خلا البیت زید او عدا القوم زید اتعینتا للفعلیۃ۔۔۔)

اور جب خلا اور عدا۔۔"ما" کے بعد واقع ہوں جیسے ما خلا زید او ما عدا زیدا یا کلام کے شروع میں جیسے خلا البیت زید او عدا القوم زید اتو یہ فعلیت کے لیے۔ متعیّن ہوتے ہیں۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واوَ" عاطفہ ہے۔۔۔"اذا" ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ہوا۔۔"وقعت" صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔

"خلا"معطوف علیہ۔۔۔"واو" حرفِ عطف..."عدا"معطوف۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "وقعت"کا فاعل ہوا۔"بعد" مضاف ہے۔۔۔"ما" مضاف الیہ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "وقعت" فعل کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔وقعت فعل اپنے فاعل و مفعولِ فیہ مقدم و مؤخر سے ملکر۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔۔

"او فی صدر الکلام مثل خلا البیت زید او عدا القوم زید اتعینتا للفعلیۃ"۔۔۔

"او" حرفِ عطف ہے۔۔"فی" حرف جار ہے۔۔۔"صدر" مضاف ہے۔۔۔"الکلام" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔"کلام" مضاف الیہ ہوا۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔۔۔"وقعتا" فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"وقعتا"صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔"وقعتا" میں۔۔الفِ تثنیہ ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔۔

"تعینتا"صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف اس فعل میں "الف تثنیہ "ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ہوئی۔۔۔"للفعلیۃ" میں "لام" جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"فعلیۃ" مجرور ہے۔۔۔لام جار اپنے مجرور سے مکر "تعینتا"کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔"تعینتا" فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

"بعدما" کو ترکیبِ کلام میں فعل یا شبہِ فعل کا مفعولِ فیہ بناتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "بعدما" کو "وقعت" فعل کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

لفظِ "صدر" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اسی قاعدے کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "صدر" کو مضاف بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ قاعدے کی امثلہ بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"مثل ماخلا زیدا وماعدا زیدا"

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے ۔۔۔"ماخلا زیدا" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واؤ"عاطفہ ہے..."ماعدا زیدا" معطوف ہوا ۔۔۔معظوف علیہ و معطوف ملکر مراد اللفظ۔۔۔مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کی طرف۔کہ ("خلا اور عدا کا "ما" کے بعد واقع ہونے کی صورت میں فعلیت کے لیے متعین ہونا") "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

"ماخلا زیدا وماعدا زیدا"۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

(ماخلا و ماعدا) میں "ما" مصدریہ ہے۔۔۔ترکیب میں اس سے پہلے "وقتَ" مضاف محذوف ماننے کی وجہ سے اسکو مجرور قرار دیا جائے گا۔۔۔ابھی اسی قاعدے کے مطابق آئندہ تراکیب ہونگیں۔۔۔۔

ترکیب ثانی۔۔۔(مثل کے بغیر ہو گی)

"ما" مصدریہ ہے۔۔۔"خلا" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مجیء قوم"۔۔۔(یعنی قوم کا آنا) اس پہ جاءنی القوم دلالت کرتا ہے۔۔۔"ھو" ضمیر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔"زیدا" مفعولِ بہ ہوا۔۔"خلا" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔بتاویل مصدر "وقتَ" مقدر کا مضاف الیہ ہوا۔۔"وقتَ" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔"جاءنی القوم" کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔۔اس مذکورہ عبارت میں۔۔۔"جاء" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"ن" برائے وقایہ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل ء مفعول بہ ہوئی۔۔۔"القوم" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قوم"۔۔"جاء" فعل کا فاعل ہوا۔۔۔جاء فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور مفعولِ فیہ سے ملکر۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

"ماعدا زیدا"۔۔۔۔

"ما" برائے مصدریہ۔۔۔۔"عدا" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مجیء قوم" (یعنی قوم کا آنا) اس پہ جاءنی القوم دلالت کرتا ہے۔۔۔۔۔وہ "ھو" ضمیر عدا کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"زیدا" مفعولِ بہ ہوا۔۔"عدا" فعل اپنے فاعل و مفعولِ بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر "وقتَ" مقدر کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"وقتَ" مضاف۔۔۔اپنے مضاف الیہ سے ملکر "جاءنی القوم"۔۔۔مقدر کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔اس میں "جاء" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔"ن" برائے وقایہ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل، مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"القوم" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"قوم"۔۔"جاء" فعل کا فاعل ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

مذکورہ تراکیب میں "وقتَ" مضاف کو اپنے مضاف الیہ سے ملا کر بتاویل مصدر اسلیے کیا گیا کیونکہ "ماخلا" وغیرہ میں "ما" مصدریہ ہے اور "ما" مصدریہ اپنے بعد والے کو مصدر کی تاویل میں کر دیتی ہے۔۔۔مطلب یہ کہ گویا مصدر بنا دیتی ہے اور مصدر والا معنٰی پیدا کر دیتی ہے۔۔۔

ترکیبی عبارت۔"مثل خلا البیت زیدا وعدا القوم زیدا"۔۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے بغیر ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"خلا البیت زیدا"۔۔معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"عدا القوم زیدا"۔۔معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔۔"مثل" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُہ" میں۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (خلا و عدا کا ما کے بعد آنا) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی۔۔۔(مثل کے بغیر ہو گی)

"خلا" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔"البیت" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"بیت"۔۔۔"خلا" فعل کا فاعل ہے۔۔۔زیدا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر۔۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب نحوی

"وعدا القوم زیدا"۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"عدا" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"القوم" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"قوم"..."عدا" فعل کا فاعل ہے۔۔۔۔زیدا مفعولِ بہ ہے۔۔۔"عدا" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

یادرہے مذکورہ تراکیب میں "خلا" اور "عدا" کے ساتھ مامصدریہ نہیں ہے اسلیے ان سے پہلے "وقتَ" مضاف محذوف نہیں نکالا گیا بلکہ سادہ ترکیب کر دی گئ

النوع الثانی الحروف المشبھۃ بالفعل۔۔۔۔

ترجمہ:۔۔۔دوسری نوع حروفِ مشبہ بالفعل (کے بارے میں ہے)...

ترکیب نحوی۔۔۔۔

"النوع" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"نوع" موصوف ہے۔۔۔"الثانی" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ثانی" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (النوع)۔۔۔۔اس (الثانی) اسمِ فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔"ثانی" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "النوع" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔"الحروف" میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"حروف" موصوف ہے..."المشبھۃ" میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔"مشبھۃ" صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" (یعنی الحروف)....اس (اسم مفعول) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔"باء" حرفِ جار ہے۔۔۔"الفعل" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔فعل مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔۔"المشبھۃ" اسم مفعول کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"مشبھۃ" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔الحروف کی صفت بن گیا۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

اس ترکیب میں استعمال ہونے والا ترکیبی قاعدہ

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع ہونے میں اور مذکر و مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے تحت ہم نے النوع الثانی، اور الحروف المشبھۃ کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

عبارت میں متعدد فعل یا شبہ فعل ہوں تو ظرف کو اسی کے متعلق کریں گے جس کے ساتھ اسکا تعلق بنتا ہو گا۔۔۔لہذا ہم نے بالفعل کو المشبھۃ کے متعلق کیا ۔۔۔نہ کہ الثانی کے۔۔۔اور یہ تعلق ترجمہ اور مفہوم پہ غور کرنے سے معلوم ہو گا۔۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں واضح ہے کہ حروف مشابہت رکھتے ہیں فعل کے ساتھ تو یہ ترجمہ بتا رہا ہے کہ "بالفعل" کا تعلق "المشبھۃ" کے ساتھ ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف حروفِ مشبہ بالفعل کا لفظی عمل بتا رہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "وھی تدخل علی المبتداء "والخبر۔۔۔

ترجمہ:۔۔۔اور وہ (یعنی حروف مشبہ بالفعل) مبتداء اور خبر پہ داخل ہوتے ہیں۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "حروف مشبہ بالفعل"۔۔۔۔یہ ضمیر مبتداء ہوئی۔۔۔۔"تدخل"صیغہ واحد مؤنث غائب ۔۔۔ فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء ۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔"علیٰ" حرفِ جار ہے۔۔۔"المبتداء" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مبتداء"معطوف علیہ ہوا۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"الخبر" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ خبر معطوف ہے۔۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔۔"علیٰ" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار, مجرور ملکر۔۔"۔تدخل" فعل کا ظرف لغو ہوا ۔۔۔ فعل اپنے فاعل وظرفِ لغو سے ملکر۔۔ خبر بن گیا۔۔۔ مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

علی المبتداء والخبر کا تعلق تدخل سے ہے لہذا اسی کے متعلق کر دیا کسی محذوف متعلق نکالنے کی حاجت نہ ہوئی۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

جب فعل کے بعد کوئی اسم جو فاعل بن سکتا ہو وہ موجود نہ ہو تو فعل میں موجود ضمیر کو ہی فعل کا فاعل بنایا جائے گا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "تدخل" فعل میں "ھی" ضمیر کو اسکا فاعل بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "تنصب المبتداء"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔(وہ) مبتداء کو نصب دیتے ہیں۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"تنصب "صیغہ واحد مؤنث غائب, فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (حروف مشبہ بالفعل) اس (تنصب فعل) کا فاعل ہوئی۔۔۔"المبتداء" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"مبتداء"۔۔۔"تنصب" فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔۔"تنصب" فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا.....

وترفع الخبر۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور وہ (یعنی حروف مشبہ بالفعل) خبر کو رفع دیتے ہیں۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ترفع "صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس (فعل) میں "ھی" ضمرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (حروفِ مشبہ بالفعل) اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"الخبر" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"خبر"... فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔"ترفع" فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

نوٹ۔۔۔

اس ترکیب میں استعمال ہونے والے ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جب فعل ایسا ہو کہ جس میں فاعل اسکی پوشیدہ ضمیر بن رہی ہو تو بعد میں آنے والا اسم اکثر اوقات مفعول بنتا ہے لہذا ہم نے المبتداء اور والخبر کو مفعول بہ بنایا

ترکیبی عبارت: وھی ستۃ احرف۔۔۔۔

ترجمہ:... اور وہ (یعنی حروفِ مشبہ بالفعل) چھ حروف ہیں۔۔۔

ترکیبِ نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے (حروفِ مشبہ بالفعل)،... مبتداء ہوئی۔۔۔"ستۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔۔ "اَحْرفٍ" تمیز مضاف الیہ ہوا ۔۔۔ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔مبدل منہ ہوا ۔۔۔"اِنّ" معطوف علیہ ۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔"اَنّ" ۔۔۔ معطوف ۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔"کأنّ" معطوف ۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔"لٰکِنّ" ۔۔ معطوف ۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔"لیت" ۔۔ معطوف ۔۔واو عاطفہ ہے۔۔"لعلّ" معطوف ۔۔ "اِنّ" معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدلِ کل بن گیا۔۔۔مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر خبر بن گیا۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

نوٹ۔۔۔

اس ترکیب میں لگنے والا ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

اسمائے اعداد ایک سے نو تک یہ ترکیبِ کلام میں ممیز بننے کے ساتھ مضاف بھی ہوتے ہیں اور بعد والا اسم تمیز بننے کے ساتھ ساتھ مضاف الیہ بھی بنتا ہے لہذا ہم نے "ستۃ احرف" میں ممیز و تمیز والی ترکیب کی ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "اِنَّ واَنَّ وھما لتحقیق مضمون الجملۃ الاسمیۃ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اِنّ اور اَنّ اور وہ دونوں جملہ اسمیہ کی تحقیق کے لیے (وضع کیے گیے ہیں)

نوٹ۔۔۔۔

اِن و اَنّ کی ترکیب وھی ستۃ حروف کے ساتھ گزر گئی ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"وھما لتحقیق مضمون الجملۃ الاسمیۃ"

واو عاطفہ ہے۔۔"ھما" ضمیر تثنیہ مؤنث غائب ءمرفوع منفصل راجع بسوئے "حروف مشبہ بالفعل "۔۔۔یہ ضمیر مبتداء ہوئی ۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے ۔۔۔"تحقیق" مصدر مضاف ہوا۔۔"مضمون" مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہو رہا ہے۔۔۔"الجملۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"جملۃ" موصوف ہے "الاسمیۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"اسمیۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم منسوب ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر ۔۔"الجملۃ" موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "مضمون" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا

۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"تحقیق"مصدر مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔لام جار کا مجرور بن گیا۔۔۔۔جار مجرور ملکر"ثابتتان"مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتتان"۔صیغہ تثنیہ مؤنث،اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھما"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"مبتداء" اسکا فاعل ہوا۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قاعدہ:...

ترکیب میں ایک سے زائد مضاف و مضاف الیہ آسکتے ہیں لہذا ہم نے "تحقیق"کو مضاف بنا کر"مضمون"کو مضاف الیہ بنا کر پھر"الجملۃ الاسمیۃ"کے لیے اس کو مضاف بنایا۔۔۔

ترکیبی عبارت"مثل ان زیدا قائم ای حققت قیام زید و بلغنی ان زیدا منطلق ای بلغنی ثبوت انطلاق زید"۔۔۔

ترجمہ:...جیسے بے شک زید کھڑا ہے یعنی میں نے زید کے کھڑے ہونے کی تحقیق کی اور جیسے مجھے زید کے چلنے کا ثبوت پہنچا

ترکیب نحوی

"مثل"مضاف ہے۔۔۔"ان زیدا قائم"۔۔۔معطوف علیہ۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"بلغنی ان زیدا منطلق"...معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔۔۔مراد اللفظ ہو کر"مثل" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف"مثالھما"کی خبر ہوا ۔۔۔"مثالھما"میں"مثال"مضاف ہے۔۔۔"ھما"ضمیر تثنیہ مؤنث غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ"اِنّ و اَنّ کا مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لیے آنا""ھما"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی(مثل کے بغیر ہو گی)

ترکیب نحوی

"اِنّ زیدا قائم"۔۔۔۔

"اِنَّ"حرفِ مشبہ بالفعل۔۔۔"زیدا"اسکا اسم ہے۔۔۔"قائم"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس۔میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"انّ کا اسم"اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا....

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جہاں بھی مثل یا نحو آئے وہاں دو تراکیب کی جاتیں ہیں

پہلی ترکیب۔۔

مثل و نحو کو مضاف اور بعد والے سارے جملے کو مراد اللفظ قرار دے کر مضاف الیہ بنا کر"مثالہ"مبتدائے محذوف کی خبر بنائیں گے۔۔۔لیکن جہاں پہ مثل یا نحو کے بعد قرآنی آیت ہو تو وہاں آیت کی ترکیب کر کے مضاف الیہ بنا کر"مثل"سے ملائیں گے

دوسری ترکیب۔۔۔

مثل اور نحو کے بغیر کی جائے گی۔یعنی فقط بعد والے جملے کی ترکیب کر دی جائے گی۔۔اور نحو و مثل کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا

ترکیبی عبارت: ای حققت قیام زیدٍ۔۔۔

تمہید۔۔۔

یہ جملہ اوپر والی مثال کی تفسیر و تشریح کر رہا ہے۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای حققت قیام زید"

ترکیب نحوی۔۔۔

"ای" حرفِ تفسیر ہے ۔۔۔"حققت" صیغہ واحد متکلم ۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔اس میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اس فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔"قیام" مصدر مضاف ہے۔۔۔"زید" مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔"حققت" فعل کا مفعولِ بہ بن گیا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا

"و بلغنی ان زیدا منطلق"۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"بلغ" صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔"ن" برائے وقایہ ہے ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل، مفعولِ بہ ہوئی ۔۔۔"ان" حرفِ مشبہ بالفعل ہے..."زیدا" ۔۔۔اسکا اسم ہے۔۔۔۔"منطلق" صیغہ واحد مذکر ، اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم" ۔۔۔اس (اسم فاعل) کا فاعل ہوئی ۔۔۔"منطلق" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔"اَنّ" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "بلغ" فعل کا فاعل بن گیا۔۔"بلغ" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ عبارت کی مزید تفسیر و تشریح بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

"ترکیبِ نحوی"

"ای" حرفِ تفسیر ہے..."بلغ" صیغہ واحد مذکر غائب ۔۔۔"ن" برائے وقایہ ۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل..یہ ضمیر مفعولِ بہ ہوئی ۔۔۔"ثبوت" مضاف ہے..."انطلاق" مصدر مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف ہو رہا ہے ۔۔۔"زید" مضاف الیہ ہو کر "انطلاق" مصدر کا فاعل ہوا ۔۔۔۔"انطلاق" مصدر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے ملکر "ثبوت" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "بلغ" فعل کا فاعل ہوا ۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔

مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے اسوقت اسکا فاعل یا مفعول مجرور ہوتے ہیں لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے "زید" کو "انطلاق" مصدر کا فاعل بنایا ہے.....

ترکیبی عبارت "وکأنّ وھی للتشبیہ"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔اور کأنّ اور وہ تشبیہ کیلئے (وضع کیا گیا ہے)

وضاحت۔۔۔

یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا۔۔۔

نوٹ۔۔۔کأنّ کی ترکیب اوپر گزر چکی ہے۔۔۔

ترکیبِ نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی "ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "کأنّ"۔۔یہ ضمیر مبتداء ہوئی۔۔"للتشبیہ "پہ لام حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"تشبیہ" مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسمِ فاعل ۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس کا فاعل ہوئی...اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔

جب جار مجرور خبر کی جگہ واقع ہو تو مبتداء کے مطابق فعل یا شبہ فعل محذوف نکالا جاتا ہے۔۔ھی ضمیر مؤنث کی ہے اور مبتداء ہے لہذا ہم نے اسی کے مطابق "ثابتۃ" اسکی خبر محذوف نکالی ہے۔۔۔۔

اعتراض

"ھی "ضمیر مبتداء ہے اور مذکورہ ترکیب (ھی للتشبیہ) کی ترکیب میں مبتداء کی طرف ضمیر بھی لوٹائی گئی۔۔اس طرح تو ضمیر کا ضمیر کی طرف ہی لوٹنا لازم آرہا ہے؟

الجواب:۔۔۔

جب ضمیر سے مسمیٰ ضمیر مراد ہو تب اسکی طرف ضمیر لوٹانا درست ہوتا ہے۔۔۔یعنی ضمیر کی ذات مراد ہو تب اس کی طرف ضمیر لوٹانا درست ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "نحو کأنّ زیدا اسد"۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔جیسے زید شیر کی طرح ہے

ترکیبِ اول

(نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"کأن زیدا اسد" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"۔مثالہ "مبتدائے محذوف "مثالہ "کی خبر بن گیا ۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "کأنّ تشبیہ کے لیے وضع کیا گیا ہے" یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ بن گئی...مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی۔۔۔(نحو کے بغیر ہو گی)

"کأنّ" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہے...."اسد" اس کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

نحو اور مثل کی دو تراکیب کی جاتیں ہیں جیسا کہ اوپر قاعدہ گزر چکا لہذا ہم نے نحو والی عبارت کی دو تراکیب کر دیں

تمہید۔۔۔

اب مصنف "لٰکنّ" کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت:ولٰکن وھی للاستدراک۔۔۔

ترجمہ اور لٰکن اور وہ استدراک کے لیے ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

۔لٰکن کی ترکیب گزر چکی ہے

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔ھی ضمیر واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "لٰکنّ"۔۔۔مبتداء ہے۔۔۔لام حرفِ جار ہے۔۔۔الاستدراک پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔استدراک۔۔۔مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔ثابتۃ مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔ثابتۃ اسمِ فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لٰکنّ"...اسکا فاعل ہے۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق۔۔۔

یعنی اس وھم کو دور کرنے کے لیے (وضع کیا گیا ہے) کہ جو گزشتہ کلام میں پیدا ہونے والا ہے۔۔۔

وضاحت۔۔۔

(یعنی وہ وہم پیدا ہو سکتا تھا لیکن پہلے ہی اسے دور کر دیا گیا)

ترکیب نحوی۔۔۔

ای حرفِ تفسیر ہے۔۔۔لام حرفِ جار برائے تعلیل ہے۔۔۔دفع مضاف ہے۔۔۔التوھم میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔توھم موصوف ہے۔۔۔الناشی میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ناشی صیغہ واحد مذکر۔۔اسم فاعل۔۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اس کا فاعل ہے۔۔۔۔۔

من الکلام السابق۔۔۔

من حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔کلام موصوف ہے۔۔۔السابق میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔سابق صیغہ واحد مذکر۔۔اسم فاعل ہے۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اسکا فاعل ہے۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت بن گیا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔من جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔الناشی اسم فاعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔التوھم موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔دفع مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔لام جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار و مجرور ملکر ثابتۃ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔ثابتۃ اسم فاعل۔۔صیغہ واحد مؤنث۔۔۔اس میں ھی ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے.. مبتدائے محذوف "ھی"۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا

۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا

ترکیبی قاعدہ:۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا ہم نے التوھم الناشی اور الکلام السابق کو موصوف وصفت بنایا۔۔۔

ولھذا لا تقع اِلاّ بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفہوم۔۔۔۔

ترجمہ۔۔اور اسی سبب سے یہ (یعنی لکن)اُن دو جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے جنکا مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔لام حرفِ جار برائے تعلیل۔۔۔۔ھذا۔۔۔اسم اشارہ مجرور ہے۔۔۔۔جار و مجرور ملکر ظرفِ لغو مقدم ہوا۔۔۔۔لا تقع۔۔۔صیغہ واحد مؤنث غائب۔۔فعل مضارع منفی معروف۔۔۔اس فعل میں ھی ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لکن"...اس فعل کا فاعل ہے ۔۔۔الاّ حرفِ استثناء ہے۔۔۔

بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفہوم۔۔۔۔

بین مضاف ہے۔۔۔۔الجملتین میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔جملتین۔۔۔۔موصوف ہے اللتین اسم موصول ہے۔۔۔۔تکونان۔۔۔صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ہے۔۔۔فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس فعل ناقص میں "الفِ تثنیہ "ضمیر مرفوع متصل بارز راجع بسوئے اسمِ موصول ۔۔۔تکونان فعل ناقص کا اسم ہے۔۔۔متغایرتین صیغہ تثنیہ مؤنث،اسمِ فاعل،اس میں ھا ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فعلِ ناقص کا اسم۔۔۔اس کا فاعل بن گیا۔۔۔بالمفہوم۔۔۔میں باء حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔مفھوم۔۔۔مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔۔"متغایرتین "اسم فاعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔.اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔تکونان فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔اللتین اسم موصول کا صلہ بن گیا۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر الجملتین کی صفت بن گیا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر ۔بین مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر لا تقع فعل کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔۔لا تقع فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ اور ظرف لغو مقدم سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قواعد

قاعدہ نمبر1)

ترکیب کرتے ہوئے جہاں اسم موصول آجائے تو اس کے بعد ایک ضمیر جو کہ واحد۔تثنیہ،جمع اور مؤنث،مذکر ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے ۔۔اس ضمیر کا اسم موصول کی طرف لوٹانا واجب ہوتا ہے۔۔لہذا ہم نے اللتین کی طرف تکونان کی الفِ تثنیہ ضمیر کو لوٹایا

قاعدہ نمبر2)

اسم موصول کے بعد والے جملہ کو صلہ بنایا جاتا ہے۔۔۔پھر موصول وصلہ کو ملا کر جملہ کا جز بنا دیا جاتا ہے۔۔یعنی اسم موصول کو پیچھے والے کے لیے فاعل یا مفعول وغیرہ بنا دیا جاتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے اسم موصول اللتین کو اپنے صلہ سے ملا کر الجملتین کی صفت بنا دیا۔۔۔

مثل غاب زید لکن بکر احاضر:

ترجمہ۔۔۔جیسے زید غائب ہے لیکن بکر حاضر ہے۔۔۔

مثل مضاف ہے۔۔۔"غاب زید لکن بکر احاضر "معطوف علیہ ہے۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ماجاءنی زید لکن عمر اجاءنی"....یہ سارا جملہ معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔مثالُ مضاف ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ "لکن کا دو مختلف مفہوم کے جملوں کے درمیان داخل ہونا" یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہے....مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

دوسری ترکیب مثل کے بغیر کی جائے گی۔۔۔

غاب زید۔۔۔

غاب صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔زید اس کا فاعل ہے۔۔فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

لٰکنّ حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔بکرا اسکا اسم ہے۔۔۔حاضر صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔حرف مشبہ بالفعل کا اسم (یعنی بکرا) یہ ھو ضمیر اسم فاعل کا فاعل ہے۔۔۔اسم۔فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا ۔۔۔۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

وماجاءنی زید و لکن عمر اجاءنی

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔ماجاء۔۔صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق منفی معروف۔۔۔"ن" وقایہ کا ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم۔۔۔منصوب متصل مفعولِ بہ ہے۔۔۔زید فاعل ہے۔۔۔ماجاء۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

لکن عمر اجاءنی۔۔۔

لکن حرفِ مشبہ بالفعل۔۔۔عمرا اسکا اسم ہے۔۔۔جاء۔۔۔صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں ھو ضمیر صیغہ واحد مذکر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم (یعنی عمرا)۔۔۔یہ ضمیر اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔"ن" وقایہ کا ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصل، مفعولِ بہ ہے۔۔۔جاء فعل اپنے فاعل و مفعولِ بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔لکن حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ولیت وھی للتمنی۔۔

ترجمہ۔۔۔اور لیت اور وہ تمنی کے لیے وضع کیا گیا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

لیت کی ترکیب پیچھے گزر چکی ہے۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "لیت"۔۔یہ ضمیر مبتداء ہے۔۔۔۔للتمنی۔لام حرفِ جار ہے ۔۔۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"تمنی" مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر ثابتۃ مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔ثابتۃ اسم فاعل۔۔۔۔۔۔اس میں ھی ضمیر، صیغہ واحد مؤنث غائب۔مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء (یعنی لیت)۔۔یہ ضمیر اسم فاعل کا فاعل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔....."لیت" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔"لیت" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر

جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

مثل لیت زیدا قائم۔۔۔جیسے کاش کہ زید کھڑا ہو۔۔۔

مثل مضاف ہے۔۔۔لیت زیدا قائم۔مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر بن گیا۔۔۔مثال۔۔۔مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ (لیت حرفِ مشبہ بالفعل کا تمنی کے لئے وضع ہونا)۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہے ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

دوسری ترکیب مثل کے بغیر کی جائے گی۔۔

لیت حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔زیدا اسکا اسم ہے۔۔۔قائم صیغہ واحد مذکر, اسم فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم یعنی زیدا)۔۔۔یہ ضمیر اسم فاعل کا فاعل ہے۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔

حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

نوٹ۔۔۔

مثل و نحو والی عبارت کی دو ترا کیب کی جاتیں ہیں جیسا کہ پیچھے قاعدہ گزر چکا لہذا ہم نے دو ترا کیب کر دیں

نوٹ۔۔۔

یہ جملہ مذکور مثال کی تفسیر و تشریح کر رہا ہے

ای اتمنی قیامہ۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی میں نے اس کے کھڑا ہونے کی خواہش کی۔۔۔

ای حرفِ تفسیر ہے۔۔۔اتمنی صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں انا ضمیر صیغہ واحد متکلم مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔قیامَ مصدر مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے۔۔۔غائب۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا۔۔۔اتمنی فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسرہ ہوا

القاعدہ۔۔۔

مثال چونکہ قاعدہ سمجھانے کے لیے دی جاتی ہے تو بسا اوقات مثال میں غائب کی وہ ضمیر آجاتی ہے کہ جس کا ماقبل کوئی مرجع نہیں ہوتا تو وہاں پہ ترکیب کرتے ہوئے راجع بسوئے غائب کہ دیا جاتا ہے۔۔یعنی ضمیر جو غائب کی طرف لوٹا کر ترکیب جد دی جاتی ہے

لہذا ہم نے بھی قیامہ کی "ہ" ضمیر جو غائب کی طرف لوٹا دیا...

اعتراض

"ھی" ضمیر مبتداء ہے اور مذکورہ ترکیب (ھی للتشبیہ) کی ترکیب میں مبتداء کی طرف ضمیر بھی لوٹائی گئی۔۔اس طرح تو ضمیر کا ضمیر کی طرف ہی لوٹنا لازم آرہا ہے؟

الجواب:۔۔۔

جب ضمیر سے مسمیٰ ضمیر مراد ہو تب اسکی طرف ضمیر لوٹانا درست ہوتا ہے۔۔۔یعنی ضمیر کی ذات مراد ہو تب اس کی طرف ضمیر لوٹانا درست ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "نحو کأنّ زیدا اسد"۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔جیسے زید شیر کی طرح ہے

ترکیبِ اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"کأن زیدا اسد" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"۔مثالہ "مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔"مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "کأنّ تشبیہ کے لیے وضع کیا گیا ہے" یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ بن گئی... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی۔۔۔(نحو کے بغیر ہو گی)

"کأنّ" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہے...."اسد" اس کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

نحو اور مثل کی دو تراکیب کی جاتیں ہیں جیسا کہ اوپر قاعدہ گزر چکا لہذا ہم نے نحو والی عبارت کی دو تراکیب کر دیں

تمہید۔۔۔

اب مصنف "لٰکنّ" کی تفصیل بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ولٰکن وھی للاستدراک"۔۔۔

ترجمہ اور لٰکن اور وہ استدراک کے لیے ہے۔۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

۔لٰکن کی ترکیب گزر چکی ہے

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "لٰکنّ"۔۔۔مبتداء ہے۔۔۔لام حرفِ جار ہے۔۔۔"الاستدراک" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"استدراک"۔۔مجرور ہے۔۔۔جارء مجرور ملکر۔۔"ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ" اسمِ فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لٰکنّ"...اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

ایک ترکیب میں مبتداء حقیقتاً ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔لیکن بسا اوقات صورتحال کے مطابق ایک سے زائد بھی مبتداء ہوتیں ہیں۔۔۔تو اسوقت انکے درمیان آنے والی "واؤ" کو زائدہ بنایا جائے گا۔۔۔۔اور دوسرے نمبر والی مبتداء کو اسکی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ بنا کر۔۔۔پہلی مبتداء کہ خبر بنا کر جملہ اسمیہ بنایا جائے گا ۔۔۔اس طرح حقیقتاً ایک ہی مبتداء ہوتی ہے۔۔اگر "لکن وھی" کی ترکیب اکٹھی کی جاتی تو اس قاعدے کے مطابق درمیان والی واؤ کو زائدہ ہونی تھی۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

ایک مبتداء کی ایک سے زائد متعدد خبریں ہو سکتیں ہیں لیکن۔۔۔ایک خبر کی ایک سے زائد مبتدائیں نہیں ہو سکتیں کیونکہ ابتداء جہاں سے کی جاتی ہے وہ ایک ہی جگہ ہوتی ہے۔۔۔۔متعدد جگہوں سے ابتداء کرنا ناممکن ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف پچھلی عبارت کی تفسیر و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی (لٰکِن کو) اس وھم کو دور کرنے کے لیے (وضع کیا گیا ہے) کہ جو گزشتہ کلام میں پیدا ہونے والا ہے۔۔۔

وضاحت۔۔۔

(یعنی وہ وہم پیدا ہو سکتا تھا لیکن پہلے ہی اسے دور کر دیا گیا)

ترکیب نحوی۔۔۔

"ای"حرفِ تفسیر ہے ۔۔۔"لام" حرفِ جار برائے تعلیل ہے۔۔۔"دفع" مضاف ہے ۔۔۔"التوھم" میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"توھم"موصوف ہے۔۔۔"الناشی"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ناشی"صیغہ واحد مذکر۔۔اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔

"من الکلام السابق"۔۔۔

"من"حرفِ جار ہے۔۔۔"الف لام"برائے تعریف ہے۔۔۔"کلام"موصوف ہے۔۔۔"السابق"میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"سابق"صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ہے۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر (الکلام) کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"من"جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جارء مجرور ملکر۔۔"الناشی"اسم فاعل کا ظرف لغو بن گیا ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔(التوھم)موصوف کی صفت بن گیا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"دفع" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"لام"جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر"ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل۔۔۔اس میں"ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے۔۔مبتدائے محذوف"ھی"اسم فاعل اپنے فاعل وظرف مستقر سے ملکر۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ:۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا ہم نے "التوھم الناشی"اور"الکلام السابق"کو موصوف وصفت بنایا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف پچھلی عبارت میں مذکورہ قاعدے کی علت بیان کر رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "ولھذا لا تقع اِلاّ بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین" بالمفہوم۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔اور اسی سبب سے یہ (یعنی لکن) اُن دو جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے جنکا مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"لام"حرفِ جار برائے تعلیل ۔۔۔۔"ھذا"اسم اشارہ مجرور ہے ۔۔۔۔جار و مجرور ملکر "لا تقع" فعل کا ظرفِ لغو مقدم ہوا ۔۔۔۔"لا تقع"صیغہ واحد مؤنث غائب ء فعل مضارع منفی معروف اس فعل میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لکن"...اس فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔"الاّ"حرفِ استثناء ہے۔۔۔

"بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفہوم"۔۔۔۔

"بین"مضاف ہے۔۔۔۔"الجملتین" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"جملتین"موصوف ہے۔۔۔"اللتین" اسم موصول ہے۔۔۔۔"تکونان"صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔اس فعل ناقص میں "الفِ تثنیہ" ضمیر مرفوع متصل بارز راجع بسوئے اسمِ موصول ۔۔۔"تکونان"کا اسم ہوا۔۔۔"متغایرتین"صیغہ تثنیہ مؤنث،اسمِ فاعل،اس میں "ھما"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فعلِ ناقص کا اسم۔۔۔اس کا فاعل بن گیا۔۔۔"بالمفہوم"میں "باء" حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مفہوم" مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر۔۔۔"متغایرتین" اسم فاعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔

اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔"تکونان" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ۔۔۔۔"اللتین" اسم موصول کا صلہ بن گیا۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر "الجملتین" کی صفت بن گیا۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر "بین" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر "لا تقع" فعل کا مفعولِ فیہ بن گیا۔۔۔۔"لا تقع" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ اور ظرف لغو مقدم سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

نوٹ۔۔۔

اس ترکیب میں لگنے والے ترکیبی قواعد

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

ترکیب کرتے ہوئے جہاں اسم موصول آجائے تو اس کے بعد ایک ضمیر جو کہ واحد۔تثنیہ،جمع اور مؤنث،مذکر ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے ۔۔اس ضمیر کا اسم موصول کی طرف لوٹانا واجب ہوتا ہے اور وہ اسم موصول چکا صلہ ہوتی ہے۔۔لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے اللتین کی طرف تکونان کی الفِ تثنیہ ضمیر کو لوٹایا

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

اسم موصول کے بعد والے جملہ کو صلہ بنایا جاتا ہے۔۔۔پھر موصول وصلہ کو ملا کر جملہ کا جز بنا دیا جاتا ہے۔۔یعنی اسم موصول کو پیچھے والے کے لیے فاعل یا مفعول وغیرہ بنا دیا جاتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے اسم موصول "اللتین" کو اپنے صلہ سے ملا کر "الجملتین" کی صفت بنا دیا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ما قبل (پچھے کے لیے) خبر صفت حال وغیرہ بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اللتین"۔۔۔۔کو "الجملتین" کی صفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 4....

"بین" ترکیبِ کلام میں مفعول فیہ بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "بین" کو "لا تقع" فعل کا مفعولِ فیہ مقدم بنایا ہے

السوال۔۔۔صلہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔۔اسمِ موصول کے بعد والے جملے کو صلہ کہتے ہیں اور صلہ ہمیشہ جملہ ہی ہوتا ہے۔۔۔اور صلہ میں اسمِ موصول کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔۔۔کیونکہ وہ ضمیر صلہ اور موصول کے درمیان تعلق و ربط قائم کرتی ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل غاب زید لکن بکر احاضر"

ترجمہ۔۔۔جیسے زید غائب ہے لیکن بکر حاضر ہے۔۔۔

"ترکیبِ نحوی"

"مثل" مضاف ہے ۔۔۔"غاب زید لکن بکرا حاضر" معطوف علیہ ہوا۔۔۔واؤ عاطفہ ہے "ما جاءنی زید لکن عمرا جاءنی"....یہ سارا جملہ معطوف ہے ۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُہ"۔۔۔میں "مثالُ" مضاف ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "لکن کا دو مختلف مفہوم کے جملوں کے درمیان داخل ہونا" یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہوگی)۔۔۔

"غاب زید"۔۔۔"غاب" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"زید" اس کا فاعل ہے۔۔فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب نحوی

لٰکنّ حرفِ مشبہ بالفعل ہے ۔۔۔"بکرا" اسکا اسم ہے ۔۔۔"حاضر" صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ۔۔حرف مشبہ بالفعل کا اسم (یعنی بکرا).....اس (اسم فاعل) کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم۔فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت "وماجاءنی زید و لکن عمر اجاءنی"

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ماجاء" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق منفی معروف۔۔۔"ن" برائے وقایہ ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصل مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"زید" فاعل ہوا۔۔۔"ماجاء" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبِ نحوی

"لکن عمر اجاءنی"۔۔۔

"لکن "حرفِ مشبہ بالفعل۔۔ "عمرا" اسکا اسم ہوا۔۔۔ "جاء "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "ھو "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم " (یعنی عمرا)۔۔۔یہ ضمیر اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"ن "برائے وقایہ ہے۔۔۔"ی "ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصل، مفعولِ بہ ہے۔۔۔۔ "جاء "فعل اپنے فاعل و مفعولِ بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "لٰکِنّ "کی خبر بن گیا۔۔۔ "لٰکنّ "حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

السوال۔۔۔نون برائے وقایہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب ۔۔۔وہ نون جو فعل کو کسرہ سے بچاتا ہے نون برائے وقایہ کہلاتا ہے ۔۔۔جیسے " جاءنی" میں "ی" سے پہلے اگر نون نہ ہوتا تو "ی" کی وجہ سے "جاء" فعل پہ کسرہ آجاتی۔۔۔کیونکہ "ی"۔۔۔(ماقبل) یعنی اپنے سے پہلے کسرہ کا تقاضا کرتی ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف "لیت" کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ولیت وھی للتمنی"۔۔

ترجمہ۔۔۔اور لیت اور وہ تمنی کے لیے وضع کیا گیا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

لیت کی ترکیب پیچھے گزر چکی ہے۔۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے ۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "لیت"۔۔یہ ضمیر مبتداء ہوئی۔۔۔"للتمنی" پہ لام حرفِ جار ہے ۔۔۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔" تمنی" مجرور ہے۔۔۔جار و مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیرء مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء (یعنی لیت)۔۔یہ ضمیر اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔...."لیت" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔"لیت "حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل لیت زیدا قائم"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔۔جیسے کاش کہ زید کھڑا ہو۔۔۔

ترکیب اول

"مثل "مضاف ہے ۔۔۔"لیت زیدا قائم "مراد اللفظ مضاف الیہ بن گیا ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔"مثال "مضاف ہے۔۔۔"ہ "ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے کہ (لیت حرفِ مشبہ بالفعل کا تمنی کے لئے وضع ہونا)۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)۔۔

"لیت" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"زیدا" اسکا اسم ہے۔۔۔"قائم" صیغہ واحد مذکر, اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم یعنی زیدا)۔۔۔یہ ضمیر اسم فاعل کا فاعل 6۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

نوٹ۔۔۔

مثل و نحو والی عبارت کی دو تراکیب کی جاتیں ہیں جیسا کہ پیچھے قاعدہ گزر چکا لہذا ہم نے دو تراکیب کر دیں

تمہید۔۔۔

یہ جملہ مذکور مثال کی مزید تفسیر و تشریح کر رہا ہے

ترکیبی عبارت "ای اتمنی قیامہ"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی میں نے اس کے کھڑا ہونے کی خواہش کی۔۔۔

"ترکیب نحوی"

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"اتمنی" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"قیامَ" مصدر مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے غائب۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "اَتَمَنّٰی" فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔۔"اتمنی" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا

القاعدہ۔۔۔

مثال چونکہ قاعدہ سمجھانے کے لیے دی جاتی ہے تو بسا اوقات مثال میں غائب کی وہ ضمیر آجاتی ہے کہ جس کا ماقبل کوئی مرجع نہیں ہوتا تو وہاں پہ ترکیب کرتے ہوئے راجع بسوئے غائب کہ دیا جاتا ہے۔۔یعنی ضمیر جو غائب کی طرف لوٹا کر ترکیب کر دی جاتی ہے لہذا ہم نے بھی اسی قاعدے کے مطابق "قیامہ" کی "ہ" ضمیر کو غائب کی طرف لوٹا دیا...

ترکیبی عبارت "ولعلّ وھی للترجّی"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور لعل اور وہ امید کے لیے (وضع کیا گیا) ہے..

نوٹ لعل کی ترکیب گزر چکی ہے۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے (لعلّ) یہ ھی ضمیر مبتداء ہوئی۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے۔۔۔"الف لام" برائے تعریف ہے۔۔۔"تَرَجّی" مجرور ہے۔۔۔جار، مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس (ثابتۃ) کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

القاعدہ۔۔۔

حروف مؤنث ہوتے ہیں اسی لیے مصنف نے "لیتَ" کے لیے "ھی" ضمیر مؤنث کی استعمال کی ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ عبارت کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل لعل السلطان یکرمنی"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔جیسے شاید کہ بادشاہ میری تعظیم کرے۔۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل لعل السلطان یکرمنی"

"مثل" مضاف ہے۔۔۔۔"لعل السلطان یکرمنی"۔۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔۔"مثالہٗ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (لعل حرفِ مشبہ بالفعل کا ترجی کے لیے وضع ہونا"۔۔۔یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتدا و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"لعل" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"السلطان" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"سلطان" حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم ہوا۔۔۔"یکرمنی"۔۔میں "یکرم" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "السلطان" یہ "ھو" ضمیر اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"ن" برائے وقایہ ہے۔۔۔"ی" ضمیر مفعول بہ ہوئی۔۔۔"یکرم" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔"لعلَّ" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

عبارت میں "نحو اور مثل" آجائیں تو انکی دو طرح ترکیب کی جاتی ہے۔۔۔۔

ترکیبِ اول۔۔۔

نحو یا مثل کو مضاف بنا کر مابعد (بعد والا) جملہ کو مرادا اللفظ بول کر مضاف الیہ بنا کر۔۔۔اس مضاف و مضاف الیہ کے مجموعہ کو "مثالہٗ" مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔۔

ترکیبِ ثانی۔۔۔۔

اس میں نحو یا مثل کے بغیر فقط بعد والے جملہ کی علیحدہ سے ترکیب کر دیں گے

"والفرق بین التمنی والترجی ان الاول یستعمل فی الممکنات کما مر والثانی فی الممتنعات مثل لیت الشباب یعود والترجی مخصوص بالممکنات

ترجمہ۔۔اور ترجی اور تمنی کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلا (یعنی تمنی) ممکنہ معاملات میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ (مثالوں میں) گزرا۔۔اور ممنوعہ معاملات میں استعمال ہوتا ہے جیسے کاش جوانی لوٹ آئے۔۔۔اور ترجی ممکنہ معاملات کے ساتھ خاص ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔کما مر کی ترکیب بعد میں علیحدہ کی جائے گی کیونکہ اس جملہ کا لفظی اعتبار سے بقیہ ترکیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"الفرق" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"فرق" مصدر ہے۔۔۔"بین" مضاف ہے "التمنیء میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"تمنی" معطوف علیہ ہوا۔۔۔واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"الترجی" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ترجی" معطوف ہے۔۔۔معطوف علیہ اور معطوف ملکر۔۔۔"بین" کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"فرق" مصدر کا مفعول فیہ بن گیا۔۔۔مصدر اپنے مفعولِ فیہ سے ملکر مبتداء بن گیا

"ان الاول یستعمل فی الممکنات والممتنعات"

"اَنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔۔۔"الاول" ہہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔"اول" معطوف علیہ ہے۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔"الترجی" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"ترجی" معطوف ہے ۔۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔حرف مشبہ بالفعل انّ کا اسم بن گیا۔۔۔"یستعمل" صیغہ واحد مذکر غائبء فعل مضارع مثبت معروف ۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "انّ" کا اسم ۔۔۔"۔یہ ھو ضمیر "یستعمل" فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔۔"الممکنات" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ممکنات" صیغہ جمع مؤنث سالم... اس میں "ھنّ" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف (الامور)۔۔یہ ضمیر اس (ممکنات اس فاعل کا فاعل ہوئی)۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ بن گیا....

"والممتنعات"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"الممتنعات" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ممتنعات" صیغہ جمع مذکر سالم، اسم فاعل۔اس میں "ھنّ" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الامور"۔۔۔یہ (ھنّ) ضمیر اس (اللممتنعات) کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل (اللممتنعات) اپنے "ھنّ" فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف بن گیا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔فی جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جارء مجرور ملکر۔۔۔"یستعمل" فعل کا ظرف لغو بن گیا ۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف بن گیا۔۔۔واو عاطفہ ہے ۔۔۔"مخصوص" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الترجی" اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔"باالممکناتء میں "باء" حرفِ جار ہے۔۔۔الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"ممکنات" صیغہ جمع مذکر سالم اس میں "ھن" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الامور" اس کا فاعل ہے۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"الامور" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف محذوف (یعنی الامور) اپنی صفت سے ملکر باء جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر "مخصوص" اسم مفعول کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔"مخصوص" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔معطوف بن گیا ۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "انّ" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر (الفرق مبتداء کی) خبر بن گیا۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا....

نوٹ۔۔۔۔

اس مذکورہ ترکیب میں تھوڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے۔۔۔لہذا آسانی کے لیے عبارت کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔۔۔عبارت میں کما مرّ اور مثل لیت الشباب یعود یہ دونوں جملے نکال کر دیکھیں عبارت آسانی سے حل ہو جائے گی۔۔۔ جیسے انّ الاول یستعمل فی الممکنات واللممتنعات۔۔۔۔اس عبارت میں ممکنات اور ممتنعات معطوف علیہ و معطوف بن کر پیچھے اپنے متعلق سے ملنے کے بعد پھر معطوف علیہ بن رہے ہیں۔۔۔اور مخصوص بالممکنات بھی بعد از ترکیب معطوف بن گیا۔۔۔اور پھر یہ حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

یادرکھیں جب بھی کلام میں اسم فاعل و مفعول یا اسم تفضیل یا صفت مشبہ کا صیغہ آے تو یہ صیغے ہمیشہ صفت بنتے ہیں اگر انکا موصوف موجود نہ ہو تو محذوف نکالا جائے گا پھر بعد میں پچھلی عبارت سے تعلق قائم کیا جائے گا لہذا ہم نے ممکنات و ممتنعات سے قبل موصوف محذوف یعنی "الامور" نکال کر پھر ترکیب کی ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔

اسم فاعل و مفعول و اسم تفضیل یا صفت مشبہ کی ترکیب کرتے ہوئے انکو کھول کر یعنی ان کے اندر موجود ضمیر نکال کر پھر انکو اس ضمیر کے ساتھ ملا کر شبہ جملہ اسمیہ بنا کر ترکیب کریں گے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

"ما، اَن، اَنَّ، لو، کَی" مذکورہ تمام حروف مابعد (اپنے بعد والے) جملے کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اَنَّ الاول یستعمل الخ" کی ترکیب میں "اَنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل کو اسکے اسم و خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ بنا کر بتاویل مصدر مبتداء کی خبر بنایا ہے۔۔۔

ترکیبِ نحوی

(کما مرّ کی ترکیب درج ذیل ہے)

"کاف" حرفِ جار برائے تمثیل ہے۔۔۔ "ما" اسمِ موصول "مرّ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم (ما) اسمِ موصول۔۔ اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ بن گیا۔۔۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔ کاف "جار کا مجرور بن گیا۔۔۔ جارء مجرور ملکر۔۔۔ "ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا۔۔۔ "ثابت" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (مبتدائے محذوف ھو) اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے محذوف "ھو" کی خبر بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا....

ترکیبی عبارت "مثل لیت الشباب یعود"

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔ "لیت الشباب یعود" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ بن گیا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا "مثالہ" میں... "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ "تَمَنّی" کا امورِ ممنوعہ میں مستعمل ہونا" یہ "ہ" ضمیر "مثالُ" کا مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.....

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"لیت حرفِ مشبہ بالفعل"

"الشباب" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "شباب" اس کا اسم ہے۔۔۔ "یعود" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے حرفِ مشبہ بالفعل (لیت) کا اسم۔۔۔ "یعود" کا فاعل ہوئی۔۔۔ "یعود" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر بن گیا۔۔۔ "لیت" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا....

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

یہاں پہ بھی حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب گزشتہ قاعدے کے تحت کی گئیں ہیں۔۔۔

(نوٹ ایک قاعدے کو بار بار بیان کرنے کا مقصد یہ ہے تا کہ طالب علم کو ترکیبی قواعد پختہ یاد ہو جائیں)

ترکیبی عبارت "فلا یقال لعل الشباب یعود"

ترجمہ۔۔۔پس نہ کہا جائے گا کہ شاید جوانی لوٹ آئے۔۔۔۔

"فاء" برائے فصیحہ۔۔۔"لا یقال" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول۔۔۔"لعل الشباب یعود"۔۔بتاویل مفرد نائب الفاعل ہوا۔۔۔فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرطِ محذوف "اذا کان الامر کذلک" کی جزاء ہوا۔۔۔اس میں "اذا" ظرفِ زمان متضمن بمعنی شرط مفعولِ فیہ مقدم ہوا۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب ء فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"الامر" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"امر"..."کان" فعلِ ناقص کا اسم ہے۔۔۔۔"کاف" حرفِ جار ہے۔۔"ذلک" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتاً" کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔

"ثابتاً" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان کا اسم"۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" کی خبر بن گیا۔۔۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعولِ فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔شرط بن گیا۔۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

فاء فصیحہ شرطِ محذوف کا تقاضا کرتی ہے یعنی یہ فاء شرطِ محذوف چاہتی ہے۔۔آسان یہ کہ اس فاء کے بعد شرط محذوف نکالی جائے گی۔۔۔۔لہذا ہم نے "اذا کان الامر کذلک" یہ شرطِ محذوف نکال لی۔کیونکہ پیچھے فاء فصیحہ ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"یقال لعل الشباب یعود"۔۔اس مذکورہ عبارت میں ہم نے "لعلّ الشباب یعود" کو بتاویل مفرد نائب الفاعل بنایا ہے۔۔۔اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک قاعدہ ہے کہ ۔۔۔"کوئی بھی جملہ"۔۔۔فاعل یا نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔۔۔کیونکہ فاعل یا نائب الفاعل اسم ہوتا ہے اور اسم مفرد ہوتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے جملے کو نائب الفاعل بنانے کے لیے بتاویل مفرد کر لیا لہذا جملہ کا نائب الفاعل بننا درست ہو گیا۔۔۔

تمہید۔۔

یہاں سے مصنف "ما" برائے کافّہ کی تفصیل بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "وتدخل ما الکافۃ علی جمیعھا"

ترجمہ۔۔۔اور ان تمام (یعنی حروفِ مشبہ بالفعل) پر "ما" کافہ داخل ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی۔۔۔

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔"ما" موصوف ہے۔۔۔۔"الکافۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"کافۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔."علیٰ ء حرفِ جار ہے ۔۔۔"جمیع" مضاف ہے۔۔"ھا" ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور متصل راجع بسوئے "حروف مشبہ بالفعل" مضاف الیہ ہوئی۔(یعنی جمیھا کی ھا ضمیر مضاف الیہ بن رہی ہے)۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر علیٰ جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"تدخل" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔"تدخل" فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا...

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

تمام اسمائے موصول اپنے صلہ سے ملکر جملے کا جز بنتے ہیں یعنی فاعل و مفعول و موصوف وصفت وغیرہ بنتے ہیں لہذا ہم نے "ما" موصولہ کو اسکے صلہ سے ملا کر فاعل بنایا ہے

"ترکیبی عبارت "فتکفھا عن العمل۔۔۔

ترجمہ۔۔۔پس انہیں عمل سے روک دیتا ہے

ترکیب نحوی۔۔۔

"فاء" برائے فصیحہ ۔۔۔"تکف" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ما کافۃ"...اس فعل کا فاعل ہوئی "تکفھا"..کی "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ،منصوب متصل راجع بسوئے "حروفِ مشبہ بالفعل" مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"عن" حرفِ جار ہے۔۔۔"العمل" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"عمل" مجرور ہے۔۔۔جارء مجرور ملکر "تکف" فعل کا ظرف لغو ہوا ۔۔۔"تکف" فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ محذوف "اذاکان الامر کذلک" کی جزاء بن گیا۔۔۔اس جزاء میں اذا ظرفِ زمان متضمن بمعنی شرط ، مفعولِ فیہ مقدم بن گیا۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔"الامر" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"امر"۔۔۔"کان" کا اسم ہے ...."کذلک" میں "کاف" حرفِ جار ہے۔۔۔"ذلک" مجرور ہے۔۔۔۔جارء مجرور ملکر "ثابتاً" محذوف کا ظرف مستقر بن گیا

"ثابتا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان کا اسم" (یعنی الامر)"....اسکا فاعل ہوئی (یعنی ھو ضمیر ثابتاً اسم فاعل کا فاعل ہے)۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کان" فعل ناقص کی خبر بن گیا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعولِ فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔شرط بن گیا۔۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

فاء فصیحہ شرطِ محذوف کا تقاضا کرتی ہے یعنی اس کے بعد شرطِ محذوف نکالی جاتی ہے لہذا ہم نے بھی عبارت میں نکالی ہے....

تمہید۔۔۔

یہاں سے مصنف مذکورہ عبارت کی مثال قرآن سے بیان کر رہے ہیں لہذا فرمایا کہ۔۔۔

ترکیبی عبارت " کقولہ تعالیٰ انکا لھکم الہ واحد وانما زید منطلق"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے اللہ پاک کا فرمان کہ " محض تمھارا خدا ایک خدا ہے " اور محض زید ہی چلنے والا ہے

ترکیب نحوی

"کاف" حرفِ جار ہے۔۔۔"قول" مصدر مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "اسم جلالت اللہ"۔۔۔یہ "ہ" ضمیر ذوالحال بن گئ۔۔۔"تعالیٰ" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ءمرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال۔۔۔یہ ضمیر اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال بن گیا۔۔ذوالحال و حال ملکر..."قول" مصدر مضاف کا مضاف الیہ بن کر " قول" مصدر کا فاعل بھی بن گیا۔۔۔

"انما الھکم الہ واحد"

"انّ" حرفِ مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل۔۔۔"ما" مابرائے کافہ ہے "الہ" مضاف ہے۔۔۔کُم ضمیر صیغہ جمع مذکر حاضر، مجرور متصل یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔"الہ" موصوف ہے۔۔۔"واحد"۔۔۔صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف۔۔اسم فاعل کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت بن گیا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر خبر بن گیا ۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر "قول" مصدر کے لیے مرادالفظ "مقولہ" بن گیا۔۔۔"قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے ملکر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔

"وانمازید منطلق"۔۔۔میں واؤ عاطفہ ہے۔۔"انمازید منطلق"

معطوف ہوا۔۔(پچھلی مکمل آیت) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "کاف" جار کا مجرور بن گیا۔۔جار و مجرور ملکر "ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر بن گیا ۔۔"ثابت" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف "مثالہ"۔۔۔اس "ثابت" اسم فاعل کا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔"مثالہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔۔اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے مفہومِ (ماکافہ کا حروفِ مشبہ بالفعل پہ داخل ہو کر انہیں عمل سے روک دینا). یہ "ہ" ضمیر "مثالُ" مضاف کا مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا...

نوٹ۔۔۔

وانمازید منطلق کی دوسری ترکیب درج ذیل ہے

اِنّ ؔ "حرفِ مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل ۔۔۔"ما" برائے کافہ ہے ۔۔۔زید مبتداء ہے ۔۔۔"منطلق" صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء۔۔۔اس (اسم فاعل) کا فاعل بن گئی۔۔۔"منطلق" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن گیا۔۔مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جب حروفِ مشبہ بالفعل پہ "ما" آجائے تو وہ (ما) انکو عمل سے روک دیتی ہے۔۔اسوقت حروف مشبہ بالفعل کو مکفوف عن العمل کر کے اور "ما" کو برائے کافہ قرار دے کر چھوڑ دیں اور بعد میں مبتداء و خبر والی ترکیب کر دیں۔۔لہذا ہم نے انمازید منطلق کی ترکیب مبتداء و خبر والی کی ہے.....

النوع الثالث "تیسری نوع"

نوٹ۔۔۔

درود و سلام کی ترکیب کے بعد تیسری نوع کی تراکیب کی گئیں ہیں۔۔۔

السوال:: الصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اس عبارت کی ترکیب نحوی کریں

الجواب:: "الصلٰوۃ" معطوف علیہ "و" عاطفہ السلام معطوف

معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتداء بن گیا.... "علیٰ" حرف جار (ک) ضمیر مجرور متصل ۔۔ مجرور بن گئی جار, مجرور ملکر "نازلتان" کا ظرف مستقر ہو گیا.... "نازلتان" صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل.... اس میں "ھما" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء اسکا فاعل ہوئی.. "نازلتان" اسم فاعل اپنے فاعل (ھما)۔۔ اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا.... مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ دعائیہ....

نوٹ۔۔۔۔

یارسول اللہ کی ترکیب علیحدہ کی جائے گی

"یا" حرف نداء قائم مقام اَدعُو" ادعو" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف.... اس فعل میں۔۔۔ "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوا

"رسول" مضاف ہے۔۔۔ "اللّٰہ" اسم جلالت مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر منادی ء قائم مقام مفعول بہ بن گیا.... "اَدعُو" فعل اپنے فاعل (انا) اور "منادیٰ" قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔۔۔

"تیسری نوع "

عبارت:: النوع الثالث ماولا المشبہتان بلیس فی النفی والدخول علی المبتداء والخبر

ترجمہ۔۔۔ "تیسری نوع، وہ ما اور لا جو کہ نفی کرنے اور مبتداء و خبر پہ داخل ہونے میں لیس کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں"

ترکیب نحوی

"النوع" پہ الف لام برائے تعریف ۔۔۔ "نوع" موصوف ۔۔۔ "الثالث" پہ ال برائے تعریف ۔۔ "ثالث"، صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف ء النوع" اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔ "نوع" موصوف کی صفت بن گیا... موصوف وصفت ملکر مبتداء بن گیا...

"ماولا المشبہتان بلیس فی النفی والدخول علی المبتداء والخبر"

"ما" معطوف علیہ ہوا۔۔۔ "واو" عاطفہ ہے... "لا" معطوف ہے۔۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر موصوف بن گیا.... "المشبہتان" میں الف لام برائے تعریف ۔۔۔ "مشبہتان" صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول۔۔۔ اس میں "ھما" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" (یعنی ماولا)۔۔ اس (اسم مفعول) کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔

"بلیس فی النفی والدخول"

"ب" حرف جار... "لیس" مراد اللفظ مجرور ہوا۔۔ جار مجرور ملکر ۔۔۔ "المشبہتان" کا ظرف لغو اوّل ہوا ۔۔۔ "فی" حرفِ جار... "الدخول" مصدر ۔۔۔ "علی" حرف جار "المبتداء" میں الف لام برائے تعریف۔۔۔ "مبتداء" معطوف علیہ ہوا۔۔۔ "واو" عاطفہ۔۔۔ "الخبر"۔ معطوف ہے۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔ "علیٰ" جار کا مجرور ہوا۔۔۔ جار مجرور مل کر "الدخول" مصدر کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ "الدخول" مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر معطوف ہوا۔۔۔ (النفی) معطوف علیہ اپنے معطوف یعنی (الدخول) سے ملکر "فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔ جار مجرور ملکر۔۔۔ ظرف لغو ثانی۔۔۔ "المشبہتان" اپنے نائب الفاعل "ھما" اور دونوں ظروف سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف یعنی (ماولا) کی صفت بن گیا..... موصوف وصفت ملکر مبتداء یعنی (النوع الثالث) کی خبر بن گیا.... مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

مذکورہ ترکیب میں استعمال ہونے والے ترکیبی قواعد۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

عبارت میں متعدد جار مجرور ہوں اور فعل یاشبہ فعل بھی متعدد ہوں تو ہر ظرف کو اسی فعل یاشبہ فعل کا ظرف بنائیں گے جس کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہوتا ہو لہذا ہم نے علی المبتداء والخبر کو الدخول مصدر کے متعلق کیا نہ کہ المشبھتان کے۔۔۔کیونکہ المشبھتان کا تعلق ان سے نہیں بنتا۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

عبارت میں لگنے والے ترکیبی قواعد۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث، معرفہ، نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "النوع الثالث" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

حروف مبتداء خبر موصوف وصفت وغیرہ نہیں بنتے لیکن حروف جب مراد اللفظ ہوں تب انکا مبتداء خبر موصوف وصفت وغیرہ بننا درست ہوتا ہے ۔۔۔کیونکہ بسا اوقات ان حروف کے بارے میں کچھ خبر دینا مقصود ہوتا ہے۔۔تو یہ فایدہ حاصل کرنے کے لیے انکو مراد اللفظ کی تاویل میں کیا جاتا ہے ۔۔۔اسی قانون کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ماولا" کو موصوف بنایا اور "المشبھتان" کو صفت بنایا ہے۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

عبارت میں ایک سے زائد بھی ظرف لغو ہو سکتے ہیں۔۔تو ان میں سے ہر ایک کو اسی فعل یاشبہ فعل کے متعلق کیا جائے گا کہ جسکے ساتھ اسکا تعلق بنتا ہو ۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "علی المبتداء والخبر" کو "الدخول" کے متعلق کیا ہے۔۔۔نہ کہ "المشبھتان" کہ کیونکہ۔۔ماولا اولا مبتداء وخبر پہ داخل ہوتے ہیں۔۔۔لہذا انکا اولا تعلق "الدخول" سے بنتا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

یہ ترکیبی تعلق مفہوم وترجمہ پہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے

"ترکیبی عبارت""ترفعان الاسم وتنصبان الخبر"

ترجمہ۔۔۔وہ دونوں (ماولا) اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔۔۔

ترکیبِ نحوی

"ترفعان" صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "الف تثنیہ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الاسم" میں الف لام برائے تعریف۔۔۔"اسم"۔۔۔مفعول بہ ہوا۔۔۔ترفعان فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

"ترکیبی عبارت "تنصبان الخبر

تنصبان صیغہ تثنیہ مؤنث غائب۔۔۔فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "الفِ تثنیہ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔"الخبر" مفعول بہ ہوا۔۔۔

"تنصبان" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

جب فعل کا فاعل اسی فعل کی ضمیرِ مستتر ہی بن رہی ہو تو اکثر بعد والا اسم مفعول بہ یا فیہ وغیرہ بنتا ہے لہذا ہم نے اوپر دونوں تراکیب میں "الاسم" کو مفعول بہ بنایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت: وتدخل "ما" علی المعرفۃ والنکرۃ

ترجمہ۔۔۔۔اور "ما" معرفہ اور نکرہ (دونوں) پہ داخل ہوتا ہے

"ترکیب نحوی"

واؤ عاطفہ۔۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائبء فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔"ما" مراد اللفظ اسکا فاعل ہوئی۔۔"علٰی" حرف جار ہے ۔۔۔"المعرفۃ" معطوف علیہ ہوا۔۔۔واؤ۔عاطفہ ہے۔۔۔"النکرۃ" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "علی" جار کا مجرور۔۔جار مجرور ملکر "تدخل" فعل کا ظرف لغو بن گیا... فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا...

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

حروف اپنا معنٰی و مفہوم بیان کرنے میں دوسرے کے محتاج ہونے کی وجہ سے مبتداء و خبر وغیرہ نہیں بنتے لہذا حروف کو مراد اللفظ کی تاویل میں فاعل و مفعول وغیرہ بنانا درست ہوتا ہے لہذا اس قاعدے کی بنیاد پہ ہم نے "ما" مشابہ بلیس کو۔۔۔مراد اللفظ کی تاویل میں کر کے فاعل بنا دیا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف "ما" کے معرفہ و نکرہ دونوں پہ داخل ہونے کی مثال بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل ما زید قائما"

ترجمہ... جیسے "زید کھڑا ہوا۔ نہیں ہے"

ترکیب نحوی

"مثل" مضاف.."ما زید قائما" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا۔۔۔"مثالُہ" میں "مثال"ء مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (ما کا معرفہ پہ داخل ہونا) یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

السوال:: مثالہ کی ہ ضمیر کا مرجع کیا ہو گا؟

الجواب:: اس ضمیر کو ما قبل مذکور مفہوم کی جانب لوٹایا جائے گا

مثلاً:: "مثل ما زید قائما"۔۔سے پہلے یہ بیان ہوا کہ ما ولا نکرہ و معرفہ دونوں پہ داخل ہو سکتے ہیں

اب اسکی ترکیب میں مثالہ محذوف نکالا تو ہ ضمیر کا مرجع "ما ولا کا معرفہ و نکرہ پہ داخل ہونا" یہ ایک مکمل مفہوم ہے۔۔اس مفہوم کی جانب وہ ضمیر لوٹائی جائے گی۔۔۔

ترکیبِ ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"ماذید قائما"

مامشابہ بلیس۔۔۔"زید "اسکا اسم ہوا۔۔۔"قائما"صیغہ واحد مذکرءاسم فاعل...اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ماء کا اسم "اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"ما" کی خبر ہوا۔۔۔مامشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ترکیب میں جہاں بھی کسی چیز کی مثال بیان کرنے کے لیے۔۔۔لفظِ "مثل یا نحو" آئے تو اکثر انکی دو تراکیب کی جاتیں ہیں۔۔۔

پہلی ترکیب

مثل یا نحو کو مضاف بنا کر بعد والی عبارت یا جملے کو مراد اللفظ کی تاویل میں کے کر مضاف الیہ بنا کر۔۔۔مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر بنا دیا جائے گا۔۔۔پھر مبتداء و خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو گا

دوسری ترکیب

مثل یا نحو کے بغیر محض بعد والی عبارت کی ترکیب کر دی جائے گی۔۔۔مثل، نحو کے چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔

نوٹ جہاں پہ قرآنی آیت مثل کے بعد ہو تو وہاں ایک ہی ترکیب ہو گی۔۔۔آیت کی ترکیب کرنے کے بعد مضاف الیہ بنا کر مثالہ کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔۔

"اعتراض"

آپ نے دوران ترکیب "ماذید قائما" کو مضاف الیہ بنایا ہے ۔۔حالانکہ یہ جملہ ہے۔۔اور جملہ مضاف الیہ نہیں بن سکتا۔۔کیونکہ مضاف الیہ ہونا بھی اسم کا خاصہ ہے اور اسم مفرد ہوتا ہے جملہ نہیں ہوتا۔۔۔لہذا ثابت ہوا کہ مفرد مضاف الیہ بنتا ہے جملہ مضاف الیہ نہیں بنتا۔۔جبکہ آپ نے قواعد کہ خلاف ورزی کرتے ہوئے جملہ کو مضاف الیہ بنایا کیوں ؟؟؟

الجواب۔۔ہم نے ترکیب میں کہا تھا "مازید قائما" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ۔۔۔تو جب ہم نے جملہ کو لفظ کی تاویل میں کر دیا تو اب اسکا مضاف الیہ بننا بالکل درست ہے کیونکہ ہم نے مراد اللفظ کہا اور یہ جو "لفظ" ہے یہ مفرد ہے جملہ نہیں۔۔۔لہذا اسکا مضاف الیہ ہونا درست ہے فلا اعتراض۔۔۔

ترکیبی عبارت "ولا تدخل لاءِ اِلَّا علی النکرۃ"

ترجمہ::

اور "لا" (مشابہ بلیس) محض نکرہ پہ ہی داخل ہوتا ہے

ترکیب نحوی

وعاطفہ۔۔۔"لا تدخل "صیغہ واحد مؤنث غائبءِ فعل مضارع منفی معروف۔۔۔"لا"..مراد اللفظ ہو کر فاعل ہوا۔۔۔"اِلَّا" حرف استثناء۔۔۔"علیٰ" حرف جار۔۔"النکرۃ مجرور۔۔۔جار، مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر "لا تدخل" فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر۔۔جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

تمہید۔۔۔

"لا" محض نکرہ پہ داخل ہوتا ہے اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"ترکیبی عبارت" "نحولا رجل ظریفا"

ترجمہ جیسے کوئی مرد عقلمند نہیں ہے۔۔

نحولا رجل ظریفا

نوٹ۔۔۔ حسبِ سابق نحووالی عبارت کی دوتراکیب ہونگیں۔۔۔

"ترکیبِ اول"

"نحو"مضاف "لا رجل ظریفا "مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوامضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔مبتدائے محذوف"مثالہ"کی خبر بن گیا.... "مثالہ"میں۔۔"مثال"مضاف۔۔"ہ"ضمیر مجرور متصل بارز راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "لا کا فقط نکرہ پہ داخل ہونا"مضاف الیہ ہوا۔۔۔

مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"لا" مشابہ بلیس ء"رجل" اسکا اسم ہے ۔۔۔"ظریفا"صیغہ واحد مذکر ءصفت مشبہ۔۔اسمیں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر ۔۔راجع بسوئے ۔۔"لاء کا اسم"۔۔۔ اس(ظریفا)صفتِ مشبہ کا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔"لا"کی خبر بن گیا۔۔۔"لا"مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

یہاں پہ ترکیب میں "نحو" آیا تو ہم نے قاعدے کے مطابق۔۔"نحو"مضاف۔۔۔بعد والی مکمل عبارت مرادا للفظ کی تاویل میں کر کے اس کو مضاف الیہ بنا کر "مثالہ"مبتدائے محذوف کی خبر بنایا جاتا ہے.....

چوتھی نوع

ترکیبی عبارت "النوع الرابع حروف تنصب الاسم فقط"

ترجمہ۔۔۔چوتھی نوع (ان حروف کے بارے میں ہے) کہ جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں

ترکیب

"النوع"پہ الف لام برائے تعریف۔"نوع"موصوف۔۔"الرابع" پہ الف لام برائے تعریف،"رابع"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔اس میں"ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "نوع "موصوف کی صفت ہوا ۔۔۔۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتداء بن گیا...

"حروف تنصب الاسم"

"حروف"موصوف ۔۔۔"تنصب" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "ھی" مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"موصوف"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الاسم"،پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔۔"اسم"مفعول بہ ہوا۔۔۔

"تنصب "فعل اپنے "ھی "فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "حروف موصوف "کی صفت ہوا۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔خبر بن گیا مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

مذکورہ ترکیب میں لگنے والے ترکیبی قواعد۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔۔

جب عبارت میں ایک جیسے دو اسماء اکٹھے آجائیں وہ دونوں واحد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث اور معرفہ و نکرہ ہونے میں برابر ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا ہم نے اسی قاعدے کے مطابق "النوع الرابع "کو موصوف وصفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا ہم نے "حروف "کو موصوف اور "تنصب الاسم "مکمل جملہ کو صفت بنایا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3۔۔۔

یاد رکھیں ہر فعل جملہ ہوتا ہے کیونکہ فعل میں ضمیر اسکا فاعل ہوتی ہے اور فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ بنتا ہے۔۔۔جملہ چونکہ دو اسماء یا ایک اسم اور فعل سے ملکر بنتا ہے۔۔تو ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے کیونکہ فعل۔۔فاعل کے بغیر نہیں پایا جاتا تو اس طرح ہر فعل جملہ ہوتا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔"فقط "کی ترکیب علیحدہ کی جاتی ہے کیونکہ اس کا لفظی اعتبار سے عبارت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا

ترکیب نحوی

"فقط""ف "برائے فصیحہ

قاعدہ:

فاء برائے فصیحہ شرط محذوف پہ دلالت کرتی ہے۔۔۔لہذا معلوم ہوا کہ "قط "سے پہلے شرط محذوف ہے اور وہ شرط یہ ہے "اذا نصبت بھا الاسم "

تمہید سمجھ لیں!

چوتھی نوع ایسے حروف کے بارے میں ہے کہ جو حروف اسم کو فقط نصب دیتے ہیں تو اسی مفہوم کو ملحوظِ خاطر رکھتے یوئے شرط بھی محذوف نکال لی گئی کہ

"اذا نصبت بھا الاسم "ترجمہ: جب تو ان حروف کے ذریعے اسم کو نصب دے گا

لہذا پہلے ہم 'قط' کی ترکیب کرتے ہیں کیونکہ یہ اسم ظاہر ہے جب کہ جو شرط ہے وہ محذوف مانی گئی ہے تو اسم ظاہر "محذوف "پہ مقدم ہوتا ہے لہذا اسکی ترکیب بھی مقدم ہی رکھی جائے گی یہی مناسب ہے

ترکیب

"قط"

اسم فعل بمعنی "انتہ "۔۔۔۔"انتہ "صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔اس فعل میں "انت "ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔۔"قط "اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط محذوف کے لیے "اذا نصبت بھا الاسم "شرط محذوف ہے

"اذا" ظرف زمان متضمن بمعنی شرط۔۔۔ مفعول فیہ مقدم ہوا۔۔۔ "نصبت"، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "تَ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔ "باء" حرفِ جار۔۔ "ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "حروف تنصب الاسم" (ھا ضمیر) مجرور ہوئی۔۔۔۔ جار، مجرور ملکر۔۔۔ "نصبت" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ "الاسم" پہ الف لام برائے تعریف۔۔ "اسم" مفعول بہ ہوا۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ مقدم و ظرف لغو سے ملکر۔۔ شرط مقدم ہوا شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

ذہن نشین کرلیں پیچھے بحث یہ چل رہی ہے کہ چوتھی نوع ان حروف کے بارے میں ہے کہ جو اسم کو فقط نصب دیتے ہیں اب ان حروف کی تعداد بتائی جارہی ہے لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت۔۔۔ "وھی سبعۃ احرف الواؤ وإلَّا ویاوایاوھیاوای والھمزۃ المفتوحۃ"

ترجمہ... وہ سات حروف ہیں واؤ، الا، یا، ایا، ھیا، ای، اور ھمزہ مفتوحہ

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔۔ "ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے (حروف تنصب الاسم) "سبعۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔ "احرف" تمیز مضاف الیہ ہوا.... ممیز و تمیز۔۔ ملکر مبدل منہ ہوا۔۔۔، "الواؤ" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔ "واؤ" معطوف علیہ واو عاطفہ۔۔۔۔ إلَّا، معطوف، واو عاطفہ ۔۔۔یا (حرف نداء) معطوفِ ثانی،... واؤ عاطفہ، "اَیا" معطوفِ ثالث...۔۔واو عاطفہ "ھیا"، معطوفِ رابع.....۔۔واو عاطفہ۔۔۔ "اَی"، معطوفِ خامس۔۔۔ "الھمزۃ" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔ "ھمزۃ" موصوف "المفتوحۃ" پہ الف لام برائے تعریف۔۔ "مفتوحۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم مفعول ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔۔ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔ موصوف وصفت ملکر۔۔۔ معطوفِ سادسِ ہوا۔۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدل کل ہوا مبدل منہ اور بدل کل سے ملکر ۔۔ خبر بن گیا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ

تین سے نو تک اسمائے اعداد اپنے معدود کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، اور انکا معدود جمع مجرور ہوتا ہے۔۔۔ اور اسمائے اعداد کو ترکیبِ کلام میں ممیز مضاف اور معدود کو تمیز مضاف الیہ۔۔۔ بناتے ہیں لہذا ہم نے اسی قاعدے کے مطابق "سبعۃ" کو ممیز مضاف بنایا۔۔۔ اور "اَحرُفٍ" کو تمیز مضاف الیہ بنا دیا۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "الواو وھی بمعنی مع،

ترجمہ... "واؤ، اور وہ مع کے معنٰی میں ہے

نوٹ۔۔۔ الواؤ کی ترکیب "ھی سبعۃ احرف" کے تحت اوپر گزر۔ کی ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" حرف عطف ۔۔ "ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب ، مرفوع منفصل راجع بسوئے "الواؤ"....یہ ضمیر مبتداء ہوئی "باء" حرف جار ۔۔۔ معنی ۔۔۔ مضاف۔۔ "مع" مضاف الیہ ہوا۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ "باء جار" کا مجروری۔۔۔ جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔

"ثابتۃ"اسم فاعل ۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء،اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل ۔۔۔۔اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملک جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ عبارت کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "نحو استویٰ الماء والخشبۃ"

ترجمہ۔۔۔۔جیسے پانی لکڑی کے ساتھ برابر ہو گیا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیب اول

"نحو" مضاف ۔۔۔"استوی الماء والخشبۃ" مکمل جملہ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کیخبر ہوا۔۔۔"مثالُ"، مضاف۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (واؤ کا مع کے معنیٰ میں ہونا)۔۔مضاف الیہ ئ ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔مبتداء بن گیا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

السوال؟؟ آپ ترکیب کرتے ہوئے ایک اصطلاح استعمال کرتے ہیں (راجع بسوئے فلاں فلاں)

اس سے کیا مراد ہے؟

الجواب:: ضمیر غائب ہمیشہ کہیں نہ کہیں لوٹ رہی ہوتی ہے کیونکہ اگر آپ ضمیر کا مرجع (یعنی لوٹنے کی جگہ) متعین نہیں کریں گے تو ضمیر اپنا معنی و مفہوم واضح نہیں کر سکے گی اور نہ ہی آپ عبارت کا ماحصل، مفہوم سمجھ سکیں گے المختصر۔۔جس بھی اسم ظاہر کی طرف ضمیر کو لوٹایا جائے گا وہ ضمیر کا مرجع کہلائے گا ۔۔اور اسکو ترکیب نحوی کے دوران (راجع بسوئے فلاں) سے تعبیر کرتے ہیں

فایدہ::راجع کا معنیٰ ہے لوٹنے والا بسوئے کا معنی ہے (کی طرف) مفہوم یہ ہو گا کہ یہ ضمیر فلاں اسم کی طرف لوٹ رہی ہے

"نحو استوی الماء والخشبۃ"

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی"

نوٹ..

نحو کے ساتھ ملا کر ترکیب اوپر گزر گئی ہے

ترکیب

"استویٰ"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف فعل۔۔"الماءُ" فاعل۔۔۔واو بمعنی مع۔۔برائے عاطفہ۔۔"الخشبۃ" مفعول معہ ہوا۔۔۔

"استوی" فعل اپنے فاعل و مفعول معہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "والاوھی للاستثناء"

ترجمہ۔۔۔اور "الّا" اور وہ استثناء کے لیے ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

"اِلّا" کی ترکیب "ھی سبعۃ احرف" کے ساتھ اوپر گزر چکی ہے...

"وھی للاستثناء"

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، ضمیر مرفوع منفصل ۔۔۔راجع بسوئے (اِلّا) یہ ضمیر مبتداء ہوئی۔۔۔"للاستثناء" پہ "لام" حرف جار ۔۔"الاستثناء"، مجرود ہوا جار اپنے مجرور سے ملکر۔۔"ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر ہوا "ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل، اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف "الا" استثناء کے لیے ہے "اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "نحو جاءنی القوم الازیدا"

ترجمہ۔۔۔ جیسے میرے پاس قوم آئی مگر زید کے...

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیبِ اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف۔۔۔(جاءنی القوم الازیدا)... مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" ۔۔کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالُہ" میں "مثالُ"، مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل ۔۔راجع بسوئے اس مفہوم کے.. کہ (اِلّا استثناء کے لیے ہے) یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ مبتداء بن گیا۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"جاءنی القوم الازیدا"

"جاء"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف....(ن) برائے وقایہ (ی) ضمیر صیغہ واحد متکلم مفعول بہ۔۔۔القوم مستثنیٰ منہ "اِلّا" کلمہ استثناء ۔۔۔زیدا۔۔۔ مستثنیٰ متصل ہوا۔۔۔، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر "جاء" فعل کا فاعل ہوا۔۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

السوال::نون وقایہ کیا چیز ہے؟

الجواب::وہ نون جو فعل کو کسرہ سے بچانے کے لیے لایا جاتا ہے

مثال کے طور پہ جاءنی کے ۔۔ آخر میں (ی) آرہی ہے۔۔۔ تو (ی) اپنے ماقبل کسرہ کا تقاضہ کرتی ہے جبکہ فعل کے بعد کسرہ کا ہونا علمائے نحو کے نزدیک حرام ہے۔۔۔ لہذا اس خرابی سے بچنے کے لیے نون وقایہ کو لایا جاتا ہے

"ترکیبی عبارت""ویاوھی لنداء القریب والبعید"

ترجمہ۔۔۔ اور "یا" قریب اور دور (والی) شے کو پکارنے کے لیے ہے

نوٹ۔۔۔

"یا" کی ترکیب۔۔۔ (ھی سبعۃ احرف) کے ساتھ گزر چکی ہے

ترکیبِ نحوی

"واؤ" عاطفہ۔۔۔ "ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے "یا"... یہ ضمیر مبتداء ہوئی... "لنداء" میں لام حرف جار۔۔۔ "نداء" مضاف ہوا۔۔ "القریب" پہ الف لام برائے تعریفہے۔۔۔ "قریب" صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف مقدر الشئ" اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ "القریب" صفت مشبہ.. اپنے "ھو" فاعل سے ملکر۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الشئ" موصوف محذوف کی صفت ہوا۔۔۔ موصوف وصفت ملکر۔۔۔ معطوف علیہ ہوا۔۔ "واو" عاطفہ۔۔۔ "البعید" پہ, الف لام برائے تعریف،.. "بعید" صیغہ واحد مذکر غائب۔ صفت مشبہ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الشئ" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ "البعید" صفت مشبہ اپنے فاعل ھو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔ صفت بن جائے گا۔۔۔ موصوف محذوف الشئ کے لیے۔۔۔ موصوف وصفت ملکر۔۔۔۔ معطوف ہوا۔۔۔ اب معطوف علیہ و معطوف ملکر۔ یہ لفظ (نداء) کے لیے مضاف الیہ ہوا۔۔۔ (نداء) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔ لام جار کا مجرور ہوا۔۔۔ جار اور مجرور ملکر۔۔ "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔

"ثابتۃ"، صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔ اس میں "ھی"، ضمیر مرفوع متصل مستتر, راجع بسوئے "مبتداء" اس (ثابتۃ "اسم فاعل") کا فاعل ہوئی۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر (ھی) مبتداء کے لیے خبر بن گیا۔۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ضمیرِ مرفوع منفصل ترکیب کلام میں مبتداء خبر وغیرہ بنتی ہے۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ھی" ضمیر کو مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

عبارت "وایاوھیاوھمالنداء البعید وای والھمزۃ المفتوحۃ وھمالنداء القریب"

ترجمہ.... "ایا" اور "ھیا" دونوں بعید شی کو پکارنے کے لیے ہیں اور "اَیْ" اور "ھمزہ مفتوحہ" یہ دونوں قریب شی کو پکارنے کے لیے ہیں۔۔۔

نوٹ۔۔۔

(ایاوھیا) کی ترکیب اوپر "سبعۃ احرف" کے ساتھ گزر چکی ہے

"ترکیب نحوی""وھمالنداء البعید"

"واو" عاطفہ۔۔۔ "ھما" ضمیر صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے "ایاوھیا" یہ ضمیر مبتداء بن گئی۔۔۔۔ "لام" حرف جار۔۔۔ "نداء" مضاف ہوا۔۔۔۔

"البعید"، پہ الف لام برائے تعریف۔۔"بعید "صیغہ واحد مذکر ءصفت مشبہ۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف محذوف الشئ "اسکا فاعل ہوئی۔۔۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر (الشئ، محذوف) کی صفت ہوا۔ موصوف وصفت ملکر "نداء" مضاف کا مضاف الیہ بن گیا۔۔۔مضاف اور مضاف الیہ ملکر ۔۔۔"لام" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "ثابتان"مقدر کا ظرف مستقر بن گیا ۔۔۔"ثابتان"صیغہ تثنیہ مؤنث ءاسم فاعل۔۔۔۔اسمیں "ھما"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اسکا فاعل ہوئی...اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء کے لیے خبر ہوا۔۔۔۔مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای والھمزۃ المفتوحۃ وھما لنداء القریب"

ترجمہ۔۔۔ای اور ھمزہ مفتوحہ اور وہ دونوں قریب (شئ) کو پکارنے کے لیے ہیں

نوٹ۔۔۔

ای اور ھمزہ مفتوحہ کی ترکیب۔۔۔ھی سبعۃ احرف کے ساتھ گزر چکی ہے

ترکیب نحوی

"واو"عاطفہ۔۔۔"ھما"ضمیر صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے "ای والھمزۃ"۔۔۔مبتداء بن گئی، "لام" حرف جار۔۔۔"نداء" مضاف ۔۔۔"القریب" پہ الف لام برائے تعریف..."قریب"صیغہ واحد مذکر، صفت مشبہ۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف مخذوف الشئ"۔۔یہ ضمیر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔(موصوف مخذوف ،الشئ) کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"نداء"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف اور مضاف الیہ۔ملکر۔۔۔"لام" جار کا مجرور بن گئے۔۔۔جار, مجرور ملکر "ثابتان "کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔ثابتان صیغہ تثنیہ مؤنث، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھما"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء..اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف۔ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"ھما"مبتداء کی خبر بن گیا مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

"ترکیبی عبارت ""ھذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافا الی اسم آخر"

ترجمہ...یہ پانچ حروف اسم کو نصب دیتے ہیں جب وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔۔۔

ترکیب نحوی

"ھذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم"

"ھذہ"اسم اشارہ۔۔۔مبدل منہ ہے "الحروف" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔"حروف"موصوف۔۔۔"الخمسۃ"، پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔"خمسۃ" صفت ہوا۔۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر بدلِ کل ہوا۔۔۔مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔"تنصب"صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "حروفِ خمسۃ"اسکا فاعل بن گئی۔"الاسم", پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اسم"مفعول بہ ہوا۔۔۔۔

"اذا کان مضافا الی اسم آخر"

"اذا" مضاف ہوا۔۔۔"کان"، صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الاسم" یہ "ھو"ضمیر "کان"کا اسم ہوئی۔۔

"مضافا"،صیغہ واحد مذکر،اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" کا اسم...اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔

"اسم" موصوف ہے۔۔۔"آخر" صیغہ واحد مذکرءاسم تفضیل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہوئی ۔۔اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "اسم، موصوف" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف و صفت ملکر۔۔"الی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار ء مجرور ملکر "مضافا" اسم مفعول کا ظرف لغو ہوا...اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"کان" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔"اذا" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔"تنصب" فعل کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوُا۔۔۔

السوال۔۔۔ضمیر غائب کا مرجع اسم ظاہر تو بن سکتا ہے۔۔۔لیکن کیا ضمیر غائب کا مرجع اسم ضمیر بھی

بن سکتا ہے؟

الجواب۔۔۔جی ہاں ضمیر غائب کا مرجع۔۔۔اسم ضمیر بن سکتا ہے۔۔۔جبکہ ضمیر سے "مسمی" ضمیر مراد ہو نہ کہ معنی ضمیر...

تمہید۔۔۔۔

حروفِ نداء مضاف ہونے والے اسکو نصب دیتے ہیں۔۔اب انکی مثالیں بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

"ترکیبی عبارت""نحو یاعبداللہ وایاغلام زید وھیاشریف القوم وای افضل القوم و أعبداللہ"

ترجمہ۔۔۔جیسے اے عبدَاللہ، اور سے زید کے غلامَ اور سے قوم کے شریف اور اے قوم میں سے بہتر اور اے عبداللہ۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔

ترکیبِ اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ..."یا عبداللہ" ۔۔معطوف علیہ ہوا ۔۔۔"واو" عاطفہ "ایاغلام زید" معطوف ہوا ۔۔۔"واؤ" عاطفہ..."ھیا شریف القوم" معطوف ہوا۔۔"واو" عاطفہ ۔۔۔"ای افضل القوم" معطوف ہوا۔۔"واو" عاطفہ۔۔۔"أعبداللہ" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ۔۔۔مراد اللفظ ۔۔۔مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو"، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُہ" میں "مثالُ" مضاف ۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے. کہ (یہ حروفِ خمسہ مضاف ہونے والے اسم کو نصب دیتے ہیں) یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"یاعبداللہ وایاغلام زید وھیاشریف القوم وای افضل القوم و أعبداللہ"

ترکیب نحوی

"یا" حرف نداء..."ادعو" فعل کے قائم مقام ہوا۔۔۔"ادعو" صیغہ واحد متکلم ء فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔

"عبد اللہ" میں "عبد" مضاف ہوا۔۔۔ "اللہ" اسم جلالت مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر منادیٰ قائم مقام مفعول بہ ہوا۔۔۔ "ادعو" فعل اپنے فاعل۔۔۔ اور منادی قائم مقام مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

"عبارت""ایاغلامَ زید"

"ایا" حرفِ نداء.... "انادی" فعل کے قائم مقام ہوا۔۔ "انادی" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔ "غلامَ" مضاف ہوا۔۔۔ "زید" مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر منادیٰ قائم مقام مفعول بہ ہوا۔۔۔ "انادی" فعل اپنے فاعل و منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔۔۔

عبارت "ھیاشریفَ القوم"

ترکیب

"ھیا" حرفِ نداء۔۔۔ یہ اطلُبُ فعل کے قائم مقام ہوا۔۔۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔ "شریفَ" مضاف ہے۔۔۔ "القوم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "قوم" مضاف الیہ ہے... مضاف و مضاف الیہ ملکر منادیٰ قائم مقام مفعولِ بہ ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا

عبارت: ای افضل القوم

ترکیب

"اَیْ" حرفِ نداء ہے۔۔۔ یہ "ادعو" فعل کے قائم مقام ہوا۔۔۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے ۔۔۔ "افضل"، صیغہ واحد مذکر، اسم تفضیل ۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "رجل" اس کا فاعل ہوئی۔۔۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "رجل" موصوف مقدر کی صفت ہوا۔۔۔ موصوف وصفت ملکر مضاف ہوا۔۔۔ القوم پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ قوم مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر منادیٰ قائم مقام مفعول بہ ہوا۔۔۔ "ادعو" فعل اپنے فاعل و منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا

عبارت: أعبدَ اللہ

ترکیب

"أ" برائے حرفِ نداء... یہ "ادعو" فعلِ محذوف کے قائم مقام ہوا۔۔۔ "انادی" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ "عبد اللہ" میں عبد مضاف ہے۔۔۔ "اللہ" اسم جلالت مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔ منادی قائم مقام مفعول بہ ہوا۔۔۔ "ادعو" فعل اپنے "انا" فاعل اور منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا

عبارت: وترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا

ترجمہ۔۔۔ اور (یہ حروف) اسم کو رفع دیتے ہیں اگر وہ اسم مضاف نہ ہو۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے..."ترفع "صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (الحروف الخمسۃ)..یہ ضمیر اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔الاسم پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اسم "ترفع فعل کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔جزائے مقدم ہوا۔۔۔۔

"ان لم یکن ذلک الاسم مضافا"

"اِن" حرفِ شرط۔۔۔"لم یکن"۔۔۔صیغہ واحد مذکر غائب، فعل نفی جہد بلم جازمہ از افعالِ ناقصہ۔۔۔"ذلک"،اسم اشارہ موصوف بن گیا۔۔۔الاسم پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔اسم (ذلک) کی صفت بن گیا۔۔۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر "کان" فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔مضافاً،صیغہ واحد مذکر،اسم مفعول،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان کا اسم"...اسکا نائب الفاعل ہے۔۔۔مضافا اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر لم یکن فعل ناقص کی خبر ہوا۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر شرطِ مؤخر ہوا۔۔۔شرطِ مؤخر اپنی جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ قاعدے کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

عبارت۔۔مثل یازید ویارجل

نوٹ۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب کی جائیں گئیں

ترکیبِ اول

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"یازید".. معطوف علیہ ۔۔۔"یارجل"... معطوف ۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا ۔۔۔"مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالُہ" میں۔۔۔"مثالُ"، مضاف۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے۔۔اس مفہوم کے۔کہ (حروفِ نداء غیر مضاف اسماء کو رفع دیتے ہیں)۔۔۔یہ "ہ" ضمیر۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

عبارت "یازید"

"یاء" حرفِ نداء۔۔۔یہ "ادعو" فعل کے قائم مقام ہے۔۔۔۔ادعو صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس فعل کا فاعل ہوا۔۔۔"زید" منادیٰ قائم مقام مفعول بہ ہے۔۔۔فعل اپنے فاعل و منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا

عبارت "یارجل"

"یا" حرفِ نداء۔۔۔یہ "ادعو" فعل کے قائم مقام ہوا۔۔۔۔"انادی" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی "رجل" منادی قائم مقام مفعول بہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

حرفِ نداء "یا" آیا "ھیا" وغیرہ "ادعو، اطلب یاانادی"۔ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔۔۔زیادہ تر "عبارات" میں "اَدعُو" فعل کو ہی مقدر نکالا جاتا ہے ادعو کی طرح بقیہ افعال کو بھی محذوف نکالا جاسکتا ہے۔۔اور بعد میں آنے والا منادیٰ۔۔۔مفعول بہ کے قائم مقام ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔۔

منادیٰ (جسکو پکارا جائے) کو مخاطب کر کے جو بات کہ جاتی ہے اس کو مقصود بالنداء کہتے ہیں۔۔۔۔

نوعِ خامس

"ترکیبی عبارت""النوع الخامس حروف تنصب المضارع"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔پانچویں نوع (ان حروف کے متعلق ہے) کہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں

ترکیب نحوی

"النوع" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"نوع" موصوف ہے۔۔۔"الخامس" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"خامس" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ۔۔۔"النوع" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔

"حروف تنصب الفعل المضارع"

"حروف"، موصوف ہے.. "تنصب" صیغہ واحد مؤنث، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"الفعل" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"فعل" موصوف ہے ۔۔۔"المضارع" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"مضارع" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر (الفعل) کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"تنصب" فعل کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا کر۔۔۔"حروف" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر مبتداء کی خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

مذکورہ ترکیب میں لاگو ہونے والے ترکیبی قواعد مندرج ہیں۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث اور معرفہ و نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "النوع الخامس" اور "الفعل المضارع" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

اسمِ نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو اسمِ نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "حروف" جو کہ نکرہ ہے اسکو موصوف اور "تنصب الفعل المضارع" اس مکمل جملہ کو صفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

ہر فعل جملہ ہوتا ہے۔۔۔کیونکہ جملہ کے لیے ایک فعل اور اسم یا دو اسماء کا ہونا لازمی ہے۔۔۔تو چونکہ ہر فعل کے ساتھ فاعل ضرور ہوتا ہے اور فاعل اسم ہی ہوتا ہے اس طرح فعل کے ساتھ ایک اسم بھی پایا گیا لہذا ہر فعل جملہ ہوتا ہے۔۔۔لہذا ہم نے "تنصب" فعل کو جملہ بنایا کیونکہ اسکا فاعل اس میں ضمیرِ مستتر(پوشیدہ) ہے۔۔۔۔

تمہید

پیچھے بحث چل رہی تھی کہ نوع خامس ان حروف کے بارے میں کہ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اب انکی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ھی اربعۃ احرف ان ولن وکی واذن"

ترجمہ...."وہ چار حروف ہیں ان، لن، کی، اور اذن"

ترکیب نحوی

"ھی" ضمیر مرفوع منفصل، یہ لوٹ رہی ہے" حروف تنصب الفعل المضارع" کی جانب۔۔۔یہ مبتداء بن گئی۔۔۔"اربعۃ" ممیز مضاف۔۔۔"احرف" "تمیز"۔۔۔بن کر مضاف الیہ ہوا۔ ممیز و تمیز۔۔ملکر مبدل منہ ہوا۔۔"اَن"معطوف علیہ۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔لفظِ"لن"معطوف واؤ عاطفہ۔۔۔"کی"معطوف۔۔۔واو عاطفہ۔۔۔"اذن"۔معطوف...۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔۔بدل کل ہوا۔۔۔مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر۔۔۔خبر ہوا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

نوٹ۔۔۔

مذکورہ ترکیب میں لگنے والا ترکیبی قاعدہ۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

تین سے نو تک اسمائے اعداد مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور یہ ترکیبِ کلام میں ممیز بنتے ہیں۔۔۔اور انکا معدود جمع مجرور ہوتا ہے اور وہ تمیز بنتا ہے ۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اربعۃ" اسمِ عدد کو ممیز مضاف اور "احرف" کو تمیز مضاف الیہ بنایا ہے۔۔۔

السوال۔۔۔معدود کسے کہتے ہیں؟

الجواب۔۔۔۔جس چیز کو اسمِ عدد کے ذریعے شمار کیا جائے یا "گنا" جائے اسکو معدود کہتے ہیں اور یہ اسم عدد کے بعد ہی آتا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ حروف نواصب میں سے "اَن" کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "فان للاستقبال وان دخلت علی الماضی"

ترجمہ۔۔۔۔"اَن" استقبال کے لیے ہے اگرچہ ماضی پہ داخل ہو جائے

فایدہ....

لہذا معلوم یہ ہو کہ ان ماضی پہ بھی داخل ہوتا ہے۔۔۔لیکن نصب دینا مضارع کے ساتھ خاص ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"فان للاستقبال وإن دخلت علی الماضی"

"فا" برائے تفصیلیہ... "اَن" مراد اللفظ ہو کر مبتداء بن گیا۔۔ "لام" حرف جار۔۔ "استقبال" "مجرور ہوا۔۔ جار اپنے مجرور سے ملکر۔۔ "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔ "ثاں تۃ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" ذوالحال بن گئی۔۔۔ "واو" حالیہ۔۔. "ان" برائے وصلیہ ہے "دخلت" صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی، مطلق مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "اَن مصدریہ" اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔ "علیٰ" حرف جار۔۔۔ الماضی پہ الف لام برائے تعریف ہے "ماضی" صیغہ واحد مذکر ءاسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی.... اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف "الفعل" کی صفت ہوا۔۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔ "علی" جار کا مجرور ہوا جار ، مجرور ملکر "دخلت" فعل کا ظرف لغو بن گیا۔۔۔۔۔۔ "دخلت" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "ھی" ذوالحال" کا حال بن ذوالحال اپنے حال سے ملکر، اسم فاعل (ثابتۃ) کے لیے فاعل ہوا۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔۔ مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

مطلقاً (عام طور پر) حروف مبتداء خبر وغیرہ نہیں بنتے لیکن جب انکو مراد اللفظ کی تاویل میں کر لیا جائے تب انکا مبتداء خبر وغیرہ بننا درست ہوتا ہے۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اَن، مصدریہ" کو مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"اِن" وصلیہ سے پہلے والی "واؤ" کو واؤ حالیہ بنا کر ماقبل کو ذوالحال اور مابعد کو حال بنایا جاتا ہے۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "وإن دخلت علی الماضی" کی واؤ کو برائے حالیہ قرار دیا اور ماقبل کو ذوالحال اور مابعد کو حال بنایا ہے۔۔۔

الفاید۔۔۔۔

ماقبل (پچھلی عبارت، یا پچھلا کلمہ)۔۔۔ اور مابعد (بعد والی عبارت یا بعد والا کلمہ ہوتا ہے۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

مصنف حروفِ تہجی کی جانب مؤنث کی ضمیر لوٹاتے ہیں لہذا انکے نزدیک حروف مؤنث ہیں۔۔ جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں "ان" کی جانب "دخلت" کی "ھی" ضمیر راجع ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

بات یہ چل رہی تھی کہ "اَن مصدریہ" مستقبل کے ساتھ خاص ہے اگرچہ ماضی پہ ہی داخل ہو۔۔ اب مصنف اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت" "نحو اسلمت ان ادخل الجنۃ وان دخلت الجنۃ"

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

"ترکیب اول" (نحو کے ساتھ ہوگی)

"نحو" مضاف ہے۔۔۔"اسلمت ان ادخل الجنۃ "معطوف علیہ ہوا۔"وان دخلت الجنۃ"۔۔معطوف ہوا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مرادا للفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔"مثالُہ" میں "مثالُ" مضاف ہے اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے کہ (ان مستقبل کے لیے ہے اگرچہ ماضی پہ ہی داخل ہو) یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"اسلمت ان ادخل الجنۃ وان دخلت الجنۃ"

"اسلمت" صیغہ واحد متکلم, فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے ۔۔۔"اَن داخل الجنۃ "اس عبارت میں "اَن" برائے مصدر یہ ہے۔۔۔"ادخل "صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اسکا فاعل ہے... "الجنۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے "جنۃ" مفعول فیہ۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر بتاویل مصدر "لام حرف جار مقدر کا مجرور ہوا"۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "اسلمت" فعل کا ظرف لغو ہوا..."اسلمت" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

ترکیبی عبارت "اسلمت ان دخلت الجنۃ"

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ۔۔۔اسلمت، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔"اَن" مصدر یہ ہے۔۔۔"دخلت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل۔۔۔اس فعل کا فاعل ہے۔۔۔"الجنۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جنۃ" مفعول فیہ ہوا۔۔."دخلت" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر۔۔۔مصدر کی تاویل میں ہو کر "لام حرف جار مقدر کا مجرور ہوا"۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "اسلمت" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"اسلمت" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا...

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

"اَن" مصدر یہ مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔۔۔آسان ہوں سمجھیے کہ گویا مصدر ہی بنا دیتا ہے۔۔۔لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اَن ادخل الجنۃ" میں "ادخل الجنۃ" کو بتاویل مصدر کیا ہے....

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

کسی بھی جگہ یا مقام کا نام ہو یا صبح، شام، دوپہر کا وقت بیان کیا جارہا ہو تو ترکیبِ کلام میں یہ سب مفعولِ فیہ بنتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الجنۃ" کو مفعول فیہ بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

پیچھے (اَن مصدر یہ)، کی بات چل رہی تھی اب اس کی وجہِ تسمیہ بتارہے ہیں کہ اس ان کو مصدر یہ کیوں کہتے ہیں

فایدہ۔۔۔اس کو اَن مصدر یہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے

"ترکیبی عبارت" "وتسمی ھذہ مصدریۃ"

ترکیب نحوی

"واؤ"برائے مستانفہ۔۔۔"تسمی" صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل مضارع مثبت مجہول ۔۔۔"ھذہ"اسم اشارہ۔۔۔"تسمی"فعل کا نائب الفاعل ہوا ۔۔۔۔"مصدریۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسم منسوب۔۔۔۔،،اس میں"ھی"مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے(ھذہ)اسکانائب الفاعل ہوا۔۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر"تسمی"فعل مجہول کا مفعول بہ ہوا۔۔۔فعل اپنے نائب الفاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"سَمَّی یُسَمِّی"یہ فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے۔۔۔یعنی کہ یہ اپنے بعد دو مفعول چاہتا ہے۔۔۔اسی قاعدہ کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں"ھذہ"کو"تُسَمَّی" فعل کانائب الفاعل اور"مصدریۃ"کو اسکا مفعول بہ بنایا ہے۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

نائب الفاعل بھی حقیقت میں مفعول بہ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

"ترکیبی عبارت""ولن لتاکید نفی المستقبل"

ترجمہ۔۔۔اور"لن"مستقبل کی نفی کی تاکید کے لیے ہے

وضاحت۔۔۔لفظِ"لن"شدت اور تاکید کے ساتھ مستقبل کی نفی کرتا ہے کہ یہ کام ہرگز مستقبل میں نہیں ہو سکتا

ترکیب نحوی

"ولن لتاکید نفی المستقبل"

"واؤ"عاطفہ۔۔۔۔حرف"لن"مرادالللفظ ہوکر مبتداء ہوا۔۔"لام"حرف جار ہے۔۔۔"تاکید"،مصدر مضاف ہوا۔۔۔"نفی"مضاف الیہ ہوکر۔۔۔یہ بھی آگے مضاف ہو رہا ہے۔۔۔۔"المستقبل"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔"مستقبل"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف(الفعل)اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہوا۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر"نفی"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"نفی"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر"تاکید"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"تاکید"مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔"لام"حرف جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر"ثابت"مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابت"، صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں"ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے"مبتداء"اسکا فاعل ہوا ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ مبتداء کر خبر ہوا۔۔۔"لفظِ لن"مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مضاف و مضاف الیہ ہوسکتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں"لتاکید نفی المستقبل"میں"تاکید"کو مضاف اور"نفی"کو مضاف الیہ بنا کر پھر مضاف اور"المستقبل"کو مضاف الیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

حروفِ تہجی مبتداء و خبر صفت وغیرہ نہیں بنتے لیکن جب انکو مراد اللفظ کی تاویل میں کر لیا جائے تب انکا مبتداء خبر وغیرہ بننا درست ہوتا ہے لہذا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں حرفِ "لن" کو مبتداء بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف لفظِ لن کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل لن ترانی"

ترجمہ۔۔۔ جیسے تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکے گا

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہوں گئیں

"ترکیب اوّل" (نحو کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔ "لن ترانی" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔ "مثالہ" میں مثال مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔۔ کہ "لن مستقبل کی نفی کی تاکید کے لیے ہے "یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا

"ترکیبِ ثانی" (نحو کے بغیر ہو گی)

ترکیب نحوی

"لن ترانی"

"لن ترا" صیغہ واحد مز کر حاضر، فعل نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف۔۔۔ اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔ "نی"۔ میں نون برائے وقایہ ہے۔۔۔ "ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصل مفعول بہ ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

جس عبارت کے شروع میں "نحو" یا "مثل" آجائیں اسکی دو طرح سے ترکیب کی جاتی ہے۔۔۔ پہلہ ترکیب یوں کہ۔۔۔ نحو یا مثل کو مضاف اور مابعد کو مراد اللفظ کی تاویل میں مضاف الیہ بنا کر۔۔۔ اس مجموعہ کو مثالہ مبتدائے محذوف کی خبر بنا کر جملہ اسمیہ خبر یہ بنایا جائے گا۔۔۔ دوسری ترکیب یوں کہ ۔۔ "نحو" اور "مثل" کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے محض مابعد عبارت کی ترکیب کی جائے گی۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مثل" والی عبارت کی دو تراکیب کی ہیں۔۔

تمہید۔۔۔

پیچھے یہ فرمایا تھا کہ۔۔ لفظ "لن" مستقبل میں نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔۔۔ اور اب مصنف لفظ "لن" کی اصل پہ کلام فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "واصلها "لاان" عند الخلیل"

ترجمہ... اس (یعنی لفظ لن) کی اصل "لاان" ہے امام خلیل کے نزدیک

نوٹ۔۔۔۔

"عندالخلیل" کی ترکیب علیحدہ ہو گی

"واصلھالاان"

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"اصل" مضاف ہے۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مجرور متصل مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔"لاان"...یہ مرادالفظ ہو کر خبر ہوا۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

یہ جو اوپر لفظ "لن" کی اصل بتائی ہے تو یہ امام خلیل نحوی کے نزدیک ہے۔۔۔لہذا فرمایا

عبارت "عندالخلیل"

ترکیب

"عند" مضاف ہے ۔۔"الخلیل" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثابت" مقدر کا مفعول فیہ ہوا۔۔"ثابت" ،صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے محذوف ھذا" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے۔ محذوف "ھذا" کی خبر ہوا۔۔"ھذا" مبتداءاپنی خبر سے ملکر "جملہ اسمیہ خبریہ ہوا"

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"عند" یہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور ترکیب کلام میں فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ فیہ بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "عند" کو "ثابت" مقدر کا مفعولِ فیہ بنایا ہے

تمہید۔۔۔

پیچھے لفظ لن کی اصل کی بات چل رہی تھی اب اسکی تفصیل بیان کی گئی ہے لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت""فحذفت االھمزۃ تخفیفافصارت لان"

ترجمہ۔۔۔۔پس ھمزہ کو تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا گیا تو وہ (یعنی لاان)۔۔۔لان ہو گیا

نوٹ۔۔۔

فصارت لان کی علیحدہ ترکیب ہو گی

ترکیب نحوی

"فاء" برائے تفصیلیہ۔۔۔"حذفت" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت مجہول۔۔۔"الھمزۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"ھمزۃ" نائب الفاعل ہے۔۔۔۔۔"تخفیفا" یہ فعل مجہول کا مفعول لہ ہوا۔۔۔۔فعل اپنے نائب الفاعل اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جس چیز کی وجہ سے کوئی کام واقع ہوتا ہے وہ چیز "مفعولِ لہ" بنتی ہے اسی قاعدے کے مطابق مذکورہ ترکیب میں ہم نے "تخفیفا" کو مفعولِ لہ بنایا ہے۔۔۔۔

السوال۔۔جملہ مفصلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔۔۔وہ جملہ جو ماقبل کسی بھی چیز کہ تفصیل بیان کرے وہ جملہ مفصلہ کہلاتا ہے۔۔۔یہ جملہ چونکہ لفظ"لن"کی اصل کو تفصیلاً بیان کر رہا ہے اسلیے یہ جملہ مفصلہ ہے.....

ترکیب نحوی

اب ہم""فصارت لان""کی علیحدہ سے ترکیب کریں گے۔۔۔۔

"فاء"برائے عاطفہ ہے۔۔۔۔"صارت"صیغہ مؤنث غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔اس فعل میں"ھی"ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (لا ان)اس فعل ناقص کا اسم ہے۔۔۔"لان"فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔

تمہید۔۔۔

لفظ لن کی اصل کی بات چل رہی ہے لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ثم حذفت الالف لالتقاء الساکنین فبقیت لن"

ترجمہ۔۔۔پھر الف کو حذف کر دیا گیا دو ساکنوں کے ملنے کی وجہ سے تو باقی (لفظ)"لن"رہ گیا

ترکیبِ نحوی

"ثم"حرف عطف ہے ۔۔"حذفت"صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔"الالف"پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"الف"فعل مجہول کا نائب الفاعل ہوا ۔۔۔۔لام حرف جار ۔۔"التقاء"مصدر مضاف ہو رہا ہے ۔۔۔"الساکنین"پہ الف لام برائے تعریف ۔۔۔"ساکنین"مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔لام جار کے لیے مجرور ہوا۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر"حذفت"فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔اور جب یہ فاعل کی طرف مضاف ہو گا تب اسکا فاعل مجرور ہی گا۔۔۔اسی طرح مفعول کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں مفعول بھی مفعول مجرور ہو گا۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں قوم "التقاء"مصدر کو مضاف اور"الساکنین"کو مضاف الیہ بنا کر مصدر کا فاعل قرار دیا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

اب"فبقیت لن"کی ترکیب ہو گی

ترکیب نحوی "فبقیت لن"

"فاء"برائے عاطفہ۔۔۔"بقیت"صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔لفظِ"لن"اس فعل کا فاعل ہوا۔۔"بقیت"فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب حروف کو مراداللفظ کی تاویل میں کرلیاجائے تب انکامبتداء خبر وغیرہ بننادرست ہوتاہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "حرفِ "لن" کو "بقیت فعل کافاعل بنایاہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔۔

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کی تفصیل جاری ہے تواب "کَیْ" کے بارے میں فرمایاکہ

وکَیْ للسببیۃ۔۔۔۔۔

ترجمہ::اور "کَیْ" سبب (بیان کرنے) کے لیے ہے

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔لفظِ(کی)، مراد اللفظ۔۔ مبتداء ہوا۔۔۔"لام "حرف جار۔۔۔۔"سببیۃ" مجرور ۔۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل۔۔۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکافاعل۔۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

پہلے فرمایاکہ "کئ" سبب کے لیے ہے۔۔۔اوراب مزید اس کی تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

عبارت "ای یکون ماقبلھا سببالمابعدھا"

ترجمہ۔۔۔یعنی اس (یعنی کَیْ) کاماقبل اس کے مابعد کاسبب ہوتاہے

ترکیب نحوی

"ای"حرف تفسیر ہے۔۔۔۔"یکون" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف از افعال ناقصہ ۔۔"ما"برائے اسم موصول" قبل "مضاف ہے ۔۔۔۔"ھا"ضمیر صیغہ,واحد مونث غائب ۔۔۔ضمیر مجرور متصل ءراجع بسوئے (" کَیْ ")یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "ثبت" فعل مقدر کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔"ثبت "صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف،۔۔۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ماموصولہ" اسکافاعل ہے.....۔"ثبت" فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے ملکر۔۔۔۔۔"ما"اسم موصول کاصلہ ہوا۔۔۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فعلِ ناقص کا اسم ہوا۔۔"سببا"موصوف "لام "حرف جارہے۔۔۔"ما"اسم موصول ہے۔۔۔۔"بعدَ" مضاف ہے۔۔۔۔"ھا"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مجرور متصل, راجع بسوئے "کَیْ"۔۔۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "ثبت" فعل کا مفعول فیہ ہوا"۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے (ماموصولہ)اس فعل کا فاعل ہے۔۔"ثبت" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر۔۔۔۔۔"ما"اسم موصول کا صلہ ہوا ۔۔۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر۔۔۔"لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار اپنے مجرور سے ملکر "ثابتا مقدر "کا ظرف مستقر ہوا ۔۔۔۔"ثابتا"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف سببا" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"ثابتا" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہوکر۔۔.. فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ تفسیریہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

"ماقبلھا"،اور "مابعدھا"میں "ما" برائے اسم موصول ہے ۔۔۔اور "قبلھا،بعدھا"ترکیب میں فعل یا شبہ فعل کا مفعولِ فیہ بنتے ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "قبلھا،بعدھا" کو "ثابت" مقدر کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

اسم موصول کے بعد صلہ ضرور ہوتا ہے اور صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہو اس جملہ میں اسمِ موصول کے مطابق ایک ضمیر ہوتی ہے جو کہ اسمِ موصول کی جانب لوٹتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ماقبلھا،مابعدھا" میں "قبلھا،بعدھا دونوں کو شبہ فعل محذوف "ثابت" کے متعلق کر کے شبہ جملہ بنایا۔۔۔اس طرح انکا صلہ بننا درست ہوا۔۔۔اور "قبلھاء بعدھا" کی "ھا" ضمیر کو "ماء بر آئے موصولہ کی طرف لوٹایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3۔۔۔۔

نکرہ اسم کے بعد جملہ ہو تو نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "سببا" کو موصوف بنایا ہے اور "لمابعدھا" میں جار، مجرور کو شبہ فعل کے متعلق کر کے شبہ جملہ بنا کر صفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 4.....

جملہ کی طرح شبہ جملہ بھی صفت بن سکتا ہے کیونکہ شبہ جملہ۔۔۔جملہ کے مشابہ ہوتا ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "لمابعدھا" کو بھی صفت بنایا ہے۔۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

جس عبارت کے شروع میں لفظِ "اَی" ہو تو وہ عبارت پچھلی عبارت یا کلمہ کی تفسیر و تشریح بیان کر رہی ہوتی ہے۔۔۔اسکو جملہ مفسرہ کہتے ہیں۔۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں "اَی یکون..الخ "موجود ہے۔۔۔اور یہ ماقبل کی تفسیر کے لیے ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔

لفظ "کَیْ" کی مثال پیش فرما رہے ہیں

عبارت: مثل اسلمت کَیْ ادخل الجنۃ۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔جیسے (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)

ترکیب نحوی

"مثل" مضاف۔۔۔۔۔"اسلمت کی ادخل الجنۃ" ۔۔۔۔یہ سارا جملہ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔۔۔"مثالہ" میں مثالُ مضاف ہے "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل، راجع بسوئے اس مفہوم کے۔۔۔"کہ (کَیْ کا مابعد اس کے ماقبل کا سبب ہوتا ہے) مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

نوٹ۔۔(اسلمت) کی ترکیب علیحدہ اور "کَیْ ادخل الجنۃ" کی ترکیب علیحدہ ہو گی۔۔۔

ترکیب

"اسلمت"۔۔۔صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہے۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

مرفوع متصل بارز یا مستتر ضمائر ترکیبِ کلام میں فاعل، نائب الفاعل۔۔۔وغیرہ بنتی ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اسلمتُ" فعل کی "تُ" ضمیر کو اسکا فاعل بنایا ہے۔۔۔۔

عبارت "کیٔ اُدخل الجنۃ"

"ترکیب نحوی"

"کیٔ" حرفِ ناصب "ادخل" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے.... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔۔۔

الفائدہ۔۔۔۔

یہ جملہ معللہ اس لیے ہے کہ یہ علت بن رہا ہے اسلام لانے کی۔۔۔اور پچھلا فعل سبب بن رہا ہے جنت داخل ہونے کا۔۔۔اور یاد رکھیں کہ علت اور سبب میں فرق ہوتا ہے۔۔۔

"ترکیبی عبارت""فان السلام سبب لدخول "الجنۃ"

ترجمہ۔۔کیونکہ اسلام جنت میں داخلے کا سبب ہے

"ترکیب نحوی"

"فاء "تعلیلیہ۔۔۔۔"اِنَّ" حرف مشبہ بالفعل۔۔۔"السلام" پہ الف لام برائے تعریف۔۔۔"اسلام"۔۔"اِنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم ہوا۔۔۔(سبب) موصوف ہے۔۔۔۔"لدخول الجنۃ"۔۔۔میں "لام" حرف جار ہے۔۔۔"دخول" مضاف ہے۔۔۔۔"الجنۃ" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابت" صیغہ واحد مذکر، اسمِ فاعل۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "سبب، موصوف"۔۔۔اس کا فاعل ہوئی۔۔"ثابت" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "سبب" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"اِنَّ" حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔۔حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف "اذن" کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت"

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"اذن" مرادالفظ مبتداء ہوا۔۔"لام" حرفِ جار ہے۔۔۔"الجواب" معطوف علیہ ہوا۔۔"واو" عاطفہ "الجزاء" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر "لام" جار کا مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔اس

میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستترراجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل اور طرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا ۔۔۔۔مبتداءو خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تمہید۔۔۔۔

"اذن" کس زمانے میں متحقق ہوتا ہے یعنی ثابت ہوتا ہے...یعنی کہ کس زمانے میں کے ساتھ خاص ہے جس فعل کے ساتھ خاص ہو بیان کر رہے ہیں لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت""وھولایتحقق الافی الزمان المستقبل"....

ترجمہ۔۔۔۔اور وہ (اذن) محض زمانہ مستقبل میں ہی متحقق ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مستترراجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ "اذن جواب دینے اور جزاء کے لیے ہوتا ہے"...یہ "ھو" ضمیر مبتداء ہوئی... "لایتحقق" صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل مضارع منفی معروف ۔۔۔۔اس میں " ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس فعل کا فاعل ہوئی ۔۔۔"الا فی الزمان المستقبل""الا" حرفِ استثناء ہے ۔۔۔" فی" حرفِ جار ہے۔۔۔"الزمان" موصوف ہوا ۔۔۔"المستقبل" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستترراجع بسوئے "موصوف الزمان" اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الزمان، موصوف" کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔"فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار، مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر "لایتحقق" فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "ھو" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔۔مبتداءو خبر ملکر۔۔۔۔

جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔۔

ضمیرِ مرفوع منفصل ترکیبِ کلام میں مبتداء، خبر، فاعل ونائب الفاعل وغیرہ بنتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ھو" ضمیرِ مرفوع منفصل کو مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

حرفِ استثناء کے بعد اگر جار مجرور چیوچتو اسکو ڈائریکٹ ہی ظرف نہیں بنائیں گے بلکہ وہاں پہ کونسا مستثنیٰ بن رہا ہے اسکو واضح کریں گے اور پھر اس کو ماقبل فعل کا فاعل مفعول یا ظرف وغیرہ بنائیں گے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فی الزمان المستقبل" کو مستثنیٰ مفرغ بنا کر پھر "لایتحقق" کا ظرف بنایا ہے۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

صیغہ صفت یعنی اسم فاعل ومفعول وصفت مشبہ واسم تفضیل واسم منسوب وغیرہ کو انکی ضمیر جو انکا فاعل یا نائب الفاعل وغیرہ بن رہی ہو اسکے ساتھ ملانے کے بعد ترکیبِ کلام کا جز بنایا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "المستقبل" اسم فاعل کو اسکی "ھو" ضمیر کے ساتھ ملا کر "الزمان" کی صفت بنایا ہے۔۔۔یہاں پہ "الزمان المستقبل" دونوں ایک جیسے تھے اسلیے موصوف وصفت بنا دیا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 4۔۔۔

صیغہِ صفت مثلاً اسم فاعل و اسم مفعول و اسم تفضیل و صفت مشبہ اور اسم منسوب یہ تمام صیغہِ صفت کہلاتے ہیں۔۔۔یہ ہمیشہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتے ہیں ۔۔۔اسہ قاعدے کے مطابق ہم نے "المستقبل" اسم فاعل کو صفت بنایا ہے۔۔۔۔

"ترکیبی عبارت""فھی لاتدخل الا علی الفعل المستقبل"

ترجمہ۔۔۔۔پس وہ "اذن" صرف فعلِ مستقبل پہ ہی داخل ہوتا ہے....

"ترکیب نحوی"

"ف" برائے تفریعیہ۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے "اذن"..یہ مبتداء ہوئی۔۔۔"لاتدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب ، فعل مضارع منفی معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"الا" حرفِ استثناء ہے

"علی الفعل المستقبل""علیٰ" حرفِ جار۔۔۔"الفعل" موصوف ہے "المستقبل" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الفعل موصوف" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "علیٰ" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر "لاتدخل" فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "ھی" مبتداء" کی خبر ہوا مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

اس ترکیب میں وہی تمام ترکیبی قواعد بالترتیب لاگو ہو رہے جو پچھلی ترکیب میں لاگو ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل اذن لاتدخل الجنۃ فی جواب من قال اسلمت"...

ترجمہ۔۔۔۔جیسے (یعنی رواسوقت جنت میں داخل ہو گا) اس کے جواب میں کس نے کہا "اسلمت" (میں نے اسلام قبول کیا)۔۔۔۔

وضاحت۔۔۔

جب کوئی بولے کہ میں نے اسلام قبول کیا۔۔۔تو عربی میں اسکا جواب یوں دیا جائے گا "اذن تدخل الجنۃ" یعنی جب تو تم جنت میں داخل ہو گے۔۔۔یعنی کہ "اذن" کا استعمال مستقبل میں ہونے والے کام کے ساتھ کیا جائے گا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

حسبِ سابق "مثل" والی عبارت کی دو تراکیب کی جائیں گئ "مثل اذن تدخل الجنۃ فی جواب میں قال اسلمت"

ترکیبِ اول

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"اذن تدخل الجنۃ" مراد اللفظ ذوالحال ہوا۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے۔۔۔"جوابِ" مضاف ہے۔۔۔"مَن" اسمِ موصول "قال" صیغہ واحد مذکر غائب،

فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "من اسمِ موصول" اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"اسلمت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اسلمت" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "قال" کے لیے مراد اللفظ مقولہ ہوا۔۔۔"قال" فعل اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا کر "مَن، اسمِ موصول" کا صلہ ہوا.....

اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر "جواب" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "فی" جار کا مجرور ہوا۔۔جار مجرور ملکر "ثابتاً" محذوف کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتا" صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال"...اس کا فاعل ہوئی ۔۔"ثابتا" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔ذوالحال اپنے حال سے ملکر "مثل" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔"مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالُہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب۔۔۔۔۔ مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (اذن صرف مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے)....یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"مثالہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبِ ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"اذن" ناصبہ ۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعلِ مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیرِ مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔۔"الجنۃ" مفعول فیہ ہوا۔۔۔تدخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔

نوٹ۔۔۔

"فی جواب من قال اسلمت" کی ترکیب اوپر گزر چکی ہے وہی ترکیب یہاں کرنے کے بعد, تدخل فعل کا ظرفِ لغو بنا کر۔۔۔جملہ فعلیہ بنا دیا جائے گا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

فعل کے بعد کسی جگہ یا مقام کا نام آجائے یا وقت آجائے تو وہ جگہ یا مقام یا وقت ہمیشہ پچھلے فعل کا مفعولِ فیہ بنتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الجنۃ" کو مفعول فیہ بنایا ہے۔۔۔کیونکہ یہ جگہ کا نام ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

اسمِ موصول اپنے صلہ سے ملنے کے بعد جملہ کا جز یعنی فاعل نائب الفاعل مضاف و مضاف الیہ موصوف وصفت وغیرہ بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مَن موصولہ" کو "جوابِ" مضاف کا مضاف الیہ بنایا ہے..

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

قول یا اس سے مشتق الفاظ جیسے قال وغیرہ۔۔۔۔کے بعد والا جملہ انکا مقولہ کہلاتا ہے۔۔۔آسان یہ کہ جو بات کی جاتی ہے وہ مقولہ ہوتی ہے اور المختصر قائل کا قول (بات) مقولہ کہلاتی ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اسلمت" کو "قال" فعل کا مقولہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 4۔۔۔۔

مقولہ کا اطلاق چونکہ لفظ پہ ہوتا ہے اس لیے بعد والے فعل یا جملہ کو مرادالللفظ کی تاویل میں بھی مقولہ بنایا جاتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اسلمت" فعل کو مرادالللفظ کی تاویل میں مقولہ بنایا ہے۔۔۔کیونکہ ویسے تو یہ فعل ہے لیکن ہم نے اسکو مراد اللفظ کر لیا اور اب اسکا مقولہ بننا درست ہو گیا۔۔۔۔

نوع سادس

"ترکیبی عبارت "النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔چھٹی نوع ان حروف کے بارے میں کہ جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں

ترکیب نحوی

"النوع"،پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"نوع" موصوف ہے۔۔۔۔۔ "السادس"،صیغہ واحد مذکر "اسم فاعل "اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہوا۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔۔یہ "النوع موصوف کی "صفت ہوا۔۔۔ موصوف اور صفت ملکر۔۔۔۔ مبتداء بن گیا۔۔۔۔"حروف "موصوف ہے۔۔۔"تجزم",صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "حروف "اسکا فاعل ہوئی....."الفعل "موصوف ہے ۔۔۔۔۔اور المضارع،صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "الفعل،موصوف "اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل موصوف "کی صفت ہوا۔۔۔۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔"تجزم" فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔۔۔۔۔"تجزم "فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "حروف "موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتداء کی خبر بن گیا۔۔۔۔۔مبتداء۔اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث اور معرفہ نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "النوع السادس "اور "الفعل المضارع "کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

نکرہ اسم کے بعد جملہ ہو تو نکرہ موصوف اور جملہ صفت بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "حروف "نکرہ کو موصوف اور "تجزم الفعل المضارع "اس جملہ کو صفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

جس فعل کا فاعل ضمیرِ مستتر بن رہی ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم عموماً مفعول بنتا ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "تجزم "کا مفعول "الفعل المضارع "کو بنایا ہے۔۔۔کیونکہ یہاں پہ "تجزم "کا فاعل ضمیرِ مستتر ہے۔۔۔

السوال۔۔۔۔جملہ معرفہ ہوتا ہے کہ نکرہ؟

الجواب۔۔۔۔جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے نکرہ کی صفت بنتا ہے

تمہید۔۔

چھٹی نوع فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کے بارے میں قہے اب ان حروف کو تفصیلیبیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "وھی خمسۃ احرف لم ولما ولام الامر ولا النھی سان للشرط والجزاء"۔۔۔۔۔۔

الترجمہ۔۔۔۔اور وہ پانچ حروف ہیں لم۔لما۔لامِ امر،لائے نہی،اور ان شرط و جزاء کے لیے

ترکیب نحوی

"واؤ"عاطفہ ہے ۔۔۔۔۔۔"ھی"ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب,مرفوع منفصل, راجع بسوئے "حروف تجزم الفعل المضارع" یہ "ھی" ضمیر مبتداء ہوئی"خمسۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔ "احرف "یہ تمیز مضاف الیہ بن گیا۔۔۔۔ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ ہوا۔۔۔۔۔۔"لم" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔۔۔"لما"معطوف اول ہے۔۔۔واو عاطفہ ہے"لام"مضاف۔۔.."الامر" مضاف الیہ ہے۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف ثالث ہوا۔۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔۔۔۔۔"لا النھی"میں "لا"مضاف اور "النھی" مضاف الیہ ہے۔۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر معطوف ہوا۔۔۔۔

"وِان للشرط والجزاء"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔"اِن" مراد اللفظ ذوالحال ہوا۔۔۔"لام" حرفِ جار ہے۔۔۔"الشرط"معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"الجزاء"معطوف ہوا۔۔۔معپوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "لام" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل اسمیں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر معطوف ہوا۔۔۔"کم "معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدل ہوا۔۔۔مبدک منہ اپنے بدل سے ملکر "ھی" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

الفائدہ۔۔۔۔

مذکورہ ترکیب مزید دو طرح سے کی جاسکتی ہے۔۔۔۔

اولا۔۔۔یہ کہ۔۔۔تفصیل میں سے ہر ایک فرد کو مبتدائے محذوف "احدھا" کی خبر بنایا جائے۔۔۔

ثانیاً۔۔۔یہ کہ۔۔۔۔تفصیل کے ہر فرد کو "اعنی" فعل مقدر چکا مفعولِ بہ بنایا جائے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

پیچھے۔۔۔۔یہ بتایا کہ پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں یعنی کہ لفظاً کیا عمل کرتے ہیں؟۔۔۔۔اب انکے معنوی عمل کو تفصیلاً بیان فرمارہے ہیں ۔۔۔لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "فلم تجعل المضارع ماضیا منفیا"

ترجمہ۔۔۔۔پس "لم" مضارع کو ماضی منفی بنادیتا ہے۔۔۔۔

"ترکیب نحوی"

"فاء" برائے تفصیلیہ ہے۔۔"لم" مراد اللفظ مبتداء ہوا۔۔۔"تجعل"،صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی..."المضارع" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل موصوف محذوف" کی صفت ہوا۔۔موصوف و صفت ملکر مفعول بہ اول ہوا۔۔۔۔ماضیا"موصوف" ہے ۔۔"منفیا" صیغہ واحد مذکر ،اسم مفعول اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (ماضیا) اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔۔۔۔

اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "ماضیا" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر "تجعل" فعل کا مفعولِ ثانی ہوا ۔۔۔فعل اپنے فاعل و دونوں مفاعیل سے ملکر۔۔۔۔۔یہ "لم" مبتداء کی خبر بن گیا۔۔مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

حروفِ مبتداء خبر وغیرہ نہیں بنتے کیونکہ یہ مستقل بذات نہیں ہوتے لیکن مرادا للفظ کی تاویل میں کرنے سے انکا مبتداء و خبر وغیرہ بننا درست ہوتا ہے ۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں (لم) کو مبتداء بنایا ہے

تمہید۔۔۔۔

پیچھے "لم" کا معنوی عمل بیان فرمایا اب اسکی مثال پیش کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ "لم یضرب" اسی طرح ہی ہے جیسے کوئی کہے ماضرب۔۔۔یعنی ماضی منفی کے معنی میں ہے۔۔لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت "مثل "لم یضرب بمعنی ماضرب"

ترجمہ۔۔۔۔جیسے "لم یضرب"۔۔۔۔ماضرب کے معنی میں ہے

نوٹ۔۔۔

"حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں"

ترکیب نحوی

"مثل" مضاف۔۔۔(لم یضرب) مراد اللفظ ذوالحال ہوا۔۔۔۔۔۔"باء" حرف جار ہے ۔۔۔"معنی" مضاف ..... "ماضرب" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "باء" جار کا مجرور ہوا.... جار و مجرور ملکر "ثابتاً" محذوف کا ظرف مستقر ہوا۔۔"ثابتا"، صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ذوالحال" اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔یہ حال ہوا ۔۔ذوالحال اور حال ملکر یہ "مثل" مضاف کا مضاف الیہ ہوا مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔۔۔۔"مثالہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل اسکا راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ۔(لم یضرب)۔۔۔(ماضرب)

کے معنی میں ہے...."ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔"مثال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

"لمّا" کی تفصیل بڑے جامع الفاظ سے فرمائی لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت""ولما مثل لم"۔۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور "لما"...."لم" کی طرح ہے

"ترکیب نحوی"

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔۔۔"لمَّا" مراد اللفظ ہو کر مبتداء ہوا۔۔۔۔"مثل" مضاف ہوا۔۔۔۔"لَم" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا

"ترکیبی عبارت""لکنھا مختصّۃ بالاستغراق"

ترجمہ۔۔۔لیکن اسے (لمّ ا) استغراق کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"لکن" حرفِ مشبہ بالفعل۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، منصوب متصل۔۔۔راجع بسوئے "لما"۔۔۔یہ ضمیر "لکن" کا اسم ہے (مختصّۃ) صیغہ واحد مؤنث ،اسم مفعول۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "لکن کا اسم "اس (مختصّۃ), کا نائب الفاعل ہوا ۔۔۔۔"بالاسغراق"..."باء" حرفِ جار۔۔۔"استغراق" مجرور۔۔جار، مجرور ملکر اسم مفعول "مختصّۃ" کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"مختصّۃ" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر ہوا۔۔"لکن" حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

حروف مبتداء خبر وغیرہ نہیں بنتے کیونکہ یہ مستقل بذات یعنی اپنا معنیٰ خود بیان نہیں کر سکتے۔۔۔لیکن جب انکے متعلق خبر دینا مقصود ہو یا انکی تفصیل بیان کرنا مقصود ہو تب یہ فایدہ حاصل کرنے کے لیے انکا مراد اللفظ کی تاویل میں مبتداء خبر وغیرہ بننا درست ہوتا ہے

تمہید۔۔۔۔۔

اب یہاں سے ماقبل کلام کی تفسیر و وضاحت بیان فرمارہے ہیں۔۔۔یعنی کہ پیچھے فرمایا تھا کہ (لم یضرب)۔۔۔ماضرب کے معنی میں ہے...تو اب اسکی باقاعدہ تفسیر فرمادی۔۔۔لہذا فرمایا_

"ترکیبی عبارت""ای ماضرب زید فی شیء من الازمنۃ الماضیہ"۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔یعنی کہ زید نے زمانہ ماضی میں سے کسی شی میں بھی نہیں مارا۔۔۔۔

وضاحت۔۔۔یعنی کہ زمانہ ماضی میں کسی بھی وقت زید نے نہیں مارا

ترکیب نحوی

"اَی"...حرفِ تفسیر..."ماضرب" صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی منفی معروف "زید "اسکا فاعل ہے "فی" حرف جار ۔۔۔"شی" یہ موصوف ہے ۔۔۔۔من حرف جار ۔۔۔۔"الازمنۃ" یہ موصوف ہوا۔۔"الماضیۃ" یہ آنے والا الف لام بمعنی "اللتی" اسم موصول "ماضیہ" صیغہ واحد مؤنث ،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ازمنۃ" اسکا فاعل ہوئی۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اسم موصول "ال بمعنی "الَّتی" کا "صلہ" ہوا۔۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر "ازمنۃ" موصوف کی صفت ہوا۔۔موصوف و صفت ملکر ۔۔۔۔۔"من" حرفِ جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابت" محذوف کا ظرف مستقر بن گیا۔۔۔"ثابت" صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "شیٔ" موصوف اسکا فاعل ہوا۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"شیٔ" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔"فی" حرفِ جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر "ماضرب" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔

فعل ماضی اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسرہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

جب فعل کے بعد کوئی اسم، فاعل بن سکتا ہو تو اسی کو فاعل بنایا جائے گا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "زید" کو "ماضرب" کا فاعل بنایا ہے ۔۔۔۔اور یہ فاعل مفعول کی پہچان ترجمہ اور مفہوم پہ غور کرنے سے معلوم ہو گی۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔۔

جو حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں انکے عمل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا

"ترکیبی عبارت" "لام الامر و ھی لطلب الفعل اما عن الفاعل الغائب او عن الفاعل المتکلم او عن المفعول الغائب او عن المفعول المخاطب"۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ....لامِ امر فعل کو طلب کرنے کے لیے آتا ہے۔۔۔(اب یہ فعل کو طلب کرنا)۔یا تو فاعل غائب سے۔۔یا فاعل متکلم سے ہو گا۔۔۔یا مفعول غائب سے ہو گا۔۔۔۔یا مفعول مخاطب سے ہو گا۔۔۔۔یا مفعول متکلم سے ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"لام الامر"۔۔۔"لام" مضاف ہے۔۔۔۔"الامر" مضاف الیہ ہوا۔۔۔یہ دونوں مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء اول ہوا۔۔۔۔۔"واو" ذائدہ۔۔"ھی" ضمیر, صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل،راجع بسوئے "لام الامر"۔۔۔۔۔یہ ضمیر مبتدائے ثانی ہوئی ۔۔۔"لام" حرف جار ۔۔"طلب" مضاف ہے۔۔۔۔"الفعل"۔۔۔مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔

"اما عن الفاعل الغائب"

"اما" حرف تردید ہے ۔۔۔۔"عن" حرف جار ہے..."الفاعل" موصوف ہے ۔۔۔"الغائب" صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفاعل" کی صفت بن گیا۔۔۔۔۔موصوف اور صفت ملکر۔۔"عن" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔۔۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔۔"او عن الفاعل المتکلم""او" حرف عطف ہے۔۔"عن" حرف جار ہے۔۔۔۔۔"الفاعل" یہ موصوفہے ۔۔۔۔۔"المتکلم" صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل ہوئی...اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفاعل" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "عن" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف اول ہوا۔۔۔۔

"او عن المفعول الغائب"

"او" حرف عطف ہے۔۔۔۔عن حرف جار ہے۔۔۔۔۔۔"المفعول" یہ موصوف ہے۔۔۔"الغائب" صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "المفعول" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف و صفت ملکر "عن" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ثانی ہوا۔۔۔"او عن المفعول المخاطب""او" حرف عطف ۔۔۔۔۔"عن" حرف جار ہے ۔۔۔"المفعول" یہ موصوف ہے۔۔۔۔"المخاطب" صیغہ واحد مذکر،اسم مفعول۔۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل ہوئی ۔۔۔۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف و صفت ملکر ۔۔۔۔۔"عن" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔جار مجرور ملکر معطوف ثالث ہوا۔۔۔۔

"او عن المفعول المتکلم"

"او" حرفِ عطف ہے۔۔۔۔ "عن" حرف جار ہے۔۔۔ "المفعول" موصوف ہوا۔۔۔ "المتکلم" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔ اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہے ۔۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "المتکلم" کی صفت ہوا۔۔۔۔ موصوف و صفت ملکر "عن" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔۔۔ جار مجرور ملکر معطوف رابع ہوا۔۔۔۔۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔۔ "طلب" مصدر کا ظرف لغو ہوا "طلب" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر۔۔ "لام" جار کا مجرور بن گیا۔۔ جارء مجرور ملکر "ثابتۃ" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔

"ثابتۃ" صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔۔ اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتدائے ثانی" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر بن مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔۔ مبتدائے اول (لام الامر) کے لیے خبر ہوا۔۔۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

ایک ترکیب میں ایک سے زائد مبتداء نہیں ہو سکتیں وہ اس طرح کہ ایک خبر کی۔۔۔ ایک سے زائد مبتداء بن جائیں۔۔۔ ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔۔۔۔ یوں ہو سکتا ہے کہ ترکیب میں دو چیزیں مبتداء ہوں۔۔۔ ترکیب میں دوسری مبتداء کو اسکی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ بنا کر پہلی مبتداء کی خبر بنا دیا جائے اس طرح ترکیب میں حقیقی طور پہ ایک ہی مبتداء ہو گی۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں ہم نے "لام الامر" کو مبتدائے اول آور "ھی" کو مبتدائے ثانی بنایا ہے۔۔۔۔ اور حقیقی طور پر ایک سے زائد مبتداؤں کا ہونا بھی ناممکن ہے کیونکہ کسی بھی چیز کی ابتداء ایک ہی جگہ سے ہو سکتی ہے۔۔۔ لہذا حقیقی مبتداء ایک ہی ہو گی۔۔۔۔ اور مذکورہ ترکیب میں بھی "ھی" مبتدائے ثانی بھی حقیقت میں مبتدائے اول کی ہی خبر دی رہی ہے۔۔۔ لہذا حقیقت میں مبتداء ایک ہی ہے۔۔۔۔ "یہ بحث اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں"

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

ایک مبتداء کی ایک سے زائد اخبار (خبریں) ہو سکتیں ہیں۔۔۔ مثلا "زید عالم حافظ قاری" مذکورہ عبارت میں زید مبتداء کی تین اخبار ہیں اور یہ جائز ہے جبکہ اسکا برعکس ناجائز فتدبر۔۔۔

نوٹ۔۔۔۔

پیچھے صرف عبارت کی ترکیب کی گئی تھی اب مثالوں کی ترکیب کی جائے گی

تمہید۔۔۔۔

پیچھے مصنف نے یہ فرمایا تھا کہ لامِ امر فعل کو طلب کرنے کے لیے ہوتا ہے۔۔۔ فعل کو طلب کرنا یا تو فاعل غائب سے ہو گا۔۔۔ تو اب اس کی مثال بیان فرمائی ہے۔ لہذا فرمایا....

"ترکیبی عبارت" "مثل لیضرب"۔۔۔۔۔

ترجمہ جیسے لیضرب (چاہیے کہ مارے وہ۔۔ ایک مرد)

نوٹ... حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔۔

"ترکیب اول" (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔"لیضرب" مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف (مثالہ کے لیے) خبر ہوا"مثالہ".....
میں "مثال" مضاف ہوا۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر, مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (طلبِ فعل فاعلِ غائب سے ہونا) یہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی.. مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

(لیضرب)،صیغہ واحد مذکر غائب ، فعل امر غائب معروف ۔۔۔اس فعل میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب اس فعل کا فاعل ہے ۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

تمہید۔۔۔

طلبِ فعل فاعلِ متکلم سے ہو گی اس کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل لاضرب ولنضرب"۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔جیسے لاضرب ولنضرب (یعنی مجھے اکیلے کو مارنا چاہیے۔۔۔دوسری مثال جیسے۔۔۔ہم سب کو مارنا چاہیے)

نوٹ فرمالیں۔۔۔

یہ اوپر مفہومی ترجمہ آسانی کے پیش نظر کیا ہے۔۔۔۔کیونکہ اس طرح ترجمہ کرنے سے فاعل متکلم سے طلب فعل کا معنیٰ واضح ہو رہا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"لاضرب" معطوف علیہ ہوا۔۔"لنضرب" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مراد اللفظ "مثل" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف (مثالہ) کے لیے خبر ہوا۔۔۔

(مثالُہ) میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (لامِ امر کا فاعلِ متکلم سے طلبِ فعل کے لیے ثابت ہونا) یہ "ہ"ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبِ ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

(لِاضرب)....صیغہ واحد متکلم فعلِ امر حاضر معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔

ترکیب نحوی

(ولنضرب)۔۔۔صیغہ جمع متکلم، فعل امر حاضر معروف۔۔اس فعل میں "نحن"ضمیر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب مفعولِ غائب سے طلبِ فعل کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل لیضرب"

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہوگی)

"مثل" مضاف ۔۔۔۔ "لیضرب" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا ۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر بن گیا ۔۔۔ (مثالہ) میں "مثال" مضاف ۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (لام امر کا مفعولِ غائب سے طلبِ فعل کا ثابت ہونا) یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا....

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہوگی)

"لیُضرَب"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر غائب مجہول اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مفعولِ مخاطب سے طلب فعل کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل لتضرب"

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہوگی)

"مثل" مضاف ۔۔۔۔ "لتضرب" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔ "مثال" مضاف ہے ۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (لامِ امر کا مفعولِ مخاطب سے طلبِ فعل کے لیے ثابت ہونا) یہ مثالہ کی "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی... مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہوگی)

(لتضرب) صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر مجہول۔۔۔ اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا نائب الفاعل ہوئی۔۔ فعلِ مجہول اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مفعولِ متکلم سے لامِ امر کے طلب فعل کی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل لِاضرِب ولنَضرِب"

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف۔۔۔"لاضرب" معطوف علیہ "واو" عاطفہ "لنضرب"۔۔۔ معطوف ہوا۔۔ معطوف علیہ و معطوف ملکر مراد اللفظ مبتدائے محذوف مثالہ کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف۔۔۔۔"ہٖ ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (لامِ امر کا مفعولِ متکلم سے طلبِ فعل کے لیے ثابت ہونا)۔۔۔ مثالہ کی "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"لاضرب"، صیغہ واحد متکلم، فعل امر متکلم مجہول۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس فعل کا نائب الفاعل ہوا۔۔ فعل اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔۔ واؤ عاطفہ ہے۔۔۔(لنضرب) صیغہ جمع متکلم، فعل امر متکلم مجہول۔۔۔اس میں "نحن" ضمیر مرفوع متصل مستتر، اسکا نائب الفاعل ہوا۔۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔۔

اب لائے نہی کی تفصیل شروع کی لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت: ولا النھی وھی ضد لام الامر

ترجمہ۔۔۔اور لائے نہی یہ لامِ امر کی ضد ہے

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔"لا النھی" میں..."لا" مضاف ہے۔۔"النھی" مضاف الیہ ہے۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے اول ہوا۔۔۔۔واؤ زائدہ ہے ۔۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل راجع بسوئے مبتدائے اول۔۔۔یہ "ھی" ضمیر مبتدائے ثانی ہوئی۔۔۔

"ضد لام الامر" "ضد" مضاف ہے۔۔"لام" مضاف الیہ ہو کر مضاف ہو رہا ہے "الامر" کی طرف۔۔۔الامر مضاف الیہ ہوا۔۔"لام" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر "ضد" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اوّل کی خبر ہوا۔۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

دو مبتداؤں کے درمیان موجود واؤ زائدہ ہوتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ تراکیب میں واؤ کو زیادہ قرار دیا ہے۔۔۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔۔۔

لائے نہی کی تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ۔۔۔

ترکیبی عبارت "ای لطلب ترک الفعل اما عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتکلم"

مفہومی ترجمہ۔۔۔۔ فرماتے ہیں کہ لائے نہی یہ لامِ امر کی ضد (یعنی مخالف ہے)

اب اسکی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ یہ لائے نہی کسی کام کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے یہ مطالبہ یا تو فاعلِ غائب سے ہو گا یا فاعلِ مخاطب سے ہو گا یا فاعلِ متکلم سے ہو گا

ترکیب نحوی

"ای لطلب ترک الفعل ""ای" حرف تفسیر..."لام"حرف جار ۔۔۔"طلب"مصدر مضاف ہے ۔۔۔۔"ترک"مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا ۔۔۔"الفعل"مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"طلب"مصدر مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔۔۔"اما عن الفاعل الغائب ""اما"حرف تردید ۔۔۔"عن"حرف جار ہے۔۔"الفاعل"موصوف ہے۔۔۔۔"الغائب"،صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔۔۔"او المخاطب ""او"حرفِ عطف"المخاطبصیغہ واحد مذکر،اسم مفعول۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف اول ہوا۔۔۔"او المتکلم ""او" حرفِ عطف۔۔"المتکلم"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔۔۔معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے ملکر "الفاعل" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"عن"جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر۔۔۔"طلب"مصدر کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔۔"طلب"مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر۔۔۔"لام"جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔۔جار, مجرور ملکر۔۔۔۔۔"ثابتۃ" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔۔"ثابتۃ"صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل۔۔۔۔اس میں "ھی"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتدائے محذوف "ھی" اس کا فاعل ہوئی۔۔"ثابتۃ"اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "ھی" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔مبتدائے محذوف (ھی) اپنی خبر سے ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

اسم فاعل مفعول صفت مشبہ وغیرہ کو اس کے فاعل (اسم ظاہر یا ضمیر) کے ساتھ ملا کر عبارت کا جز بنایا جائے گا۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں (الغائب،المخاطب،المتکلم) کو انکے فاعل و،نائب الفاعل سے ملا کر ہی صفت بنایا ہے۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

مذکورہ صیغہائے صفت کو ڈائریکٹ ہی صفت بنا دینا اہلسنت کا طریقہ نہیں بلکہ بد مذہبوں کا طریقہ ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

صیغہ صفت مثلاً اسم فاعل و اسم مفعول و اسم تفضیل و صفت مشبہ وغیرہ ہمیشہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتے ہیں۔۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الغائب،المتکلم،المخاطب" ان تمام اسم فاعل و مفعول کے صیغوں کو صفت بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔۔

پیچھے بیان فرمایا تھا کہ لائے نہی کسی کام کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔۔۔تو اب اس کی عربی میں امثلہ بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل لایضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب"

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔۔"لایضرب" معطوف علیہ۔۔۔واو عاطفہ ہے۔۔"لاتضرب" معطوفِ اول ہوا۔۔"لا اضرب" معطوف ثانی ہوا۔۔لانضرب" یہ معطوف ثالث ہوا۔۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر۔۔"مثل" مضاف کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔اور "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔"مثالُہ" میں "مثال" مضاف۔۔۔اور "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مجرور متصل, راجع بسوئے اس مفہوم کے. کہ (لائے نہی کا فاعل غائب و مخاطب و متکلم سے فعل کو چھوڑنے کی طلب کے لیے ثابت ہونا) یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"مثال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب ان شرطیہ کی تفصیل فرمارہے ہیں۔۔۔لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت: وان وھی تدخل علی الجملتین

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔(ان) مراد اللفظ مبتدائے اول ہوا۔۔۔"واو" زائدہ ہے۔۔۔"ھی" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے "مبتدائے اول"...یہ "ھی" ضمیر مبتدائے ثانی بن گئی۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتدائے ثانی" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"علیٰ" حرفِ جار۔۔"الجملتین"، مجرور۔۔۔جار مجرور ملکر "تدخل" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

ایک ترکیب میں حقیقتا مبتداء صرف ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔دوسری مبتداء حقیقت میں مبتدائے اول کی ہی خبر دے رہی ہوتی ہے۔۔۔جیسا کہ اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ان" کو مبتدائے اول۔۔اور "ھی" کو مبتدائے ثانی بنانے کے بعد "ھی" کو خبر سے ملا کر مبتدائے اول کی ہی خبر بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

حروف مبتداء خبر موصوف وصفت وغیرہ نہیں بنتے کیونکہ یہ اپنا معنیٰ بیان کرنے میں مستقل بذات نہیں ہوتے۔۔۔لیکن جب انکے بارے میں خبر دینا مقصود ہو یا انکی خصوصیات بتانا مقصود ہو تو اس فائدے کے حصول کے لیے انکو مراد اللفظ کی تاویل میں مبتداء و خبر وغیرہ بنانا درست ہوتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ان" حرفِ شرط کر مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

ضمیرِ مرفوع منفصل ترکیبِ کلام میں مبتداء خبر فاعل نائب الفاعل وغیرہ بنتی ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ھی" ضمیر مرفوع منفصل کو مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر4....

دو مبتداؤں کے درمیان موجود واؤ زائدہ ہوتی ہے۔۔۔کیونکہ اگر اسکو عاطفہ قرار دیا جائے تو یہ درست نہیں چھوچگا کیونکہ معطوف علیہ و معطوف میں مغایرت(ایک دوسرے کا غیر ہونا ہوتا ہے) جبکہ مبتداء و خبر میں یہ معاملہ نہیں ہوتا۔اسلیے دو مبتداؤں کے درمیان موجود واؤ زائدہ ہوتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "ان" و "ھی" کے درمیان موجود واؤ کو زائدہ قرار دیا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

پیچھے فرمایا تھا کہ "اِنّ" دو جملوں پہ داخل ہوتا ہے۔۔۔اب اسکی تفصیل فرمارہے ہیں کہ ان میں سے پہلا جملہ فعلیہ ہوتا ہے لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت: والجملۃ الاولی تکون فعلیۃ۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔پہلا جملہ فعلیہ ہوتا ہے

"ترکیب نحوی"

واؤ عاطفہ ہے۔۔"الجملۃ" موصوف ہے "الاولی"،صیغہ واحد مؤنث،اسم تفصیل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف"،اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الجملۃ" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف و صفت ملکر مبتداء ہوا۔۔۔"تکون فعلیۃ" تکون" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اس "تکون" فعلِ ناقص کا اسم ہوئی "فعلیۃ" صیغہ واحد مؤنث،اسمِ منسوب۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "تکون" کا اسم۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم منسوب اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "تکون" کی خبر ہوا۔۔۔تکون" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "الجملۃ الاولی" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ 1۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث اور معرفہ نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الجملۃ الاولی" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔

اسم تفضیل صیغہِ صفت ہے اور یہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتا ہے لہذا ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الاولی" اسم تفضیل کو صفت بنایا ہے۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "والثانیۃ قد تکون فعلیۃ وقد تکون اسمیۃ"

ترجمہ۔۔۔اور دوسرا(جملہ) کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ ہوتا ہے

"ترکیب نحوی"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"الثانیۃ" صیغہ واحد مؤنث،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف محذوف الجملۃ" اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "موصوف محذوف الجملۃ" کی صفت ہوا مبتداء ہوا۔۔موصوف وصفت ملکر مبتداء ہوا۔۔۔

"قد تکون فعلیۃ"

"قد" حرفِ تحقیق برائے تقلیل "تکون م "صیغہ واحد مؤنث، فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء""تکون "فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔"فعلیۃ"صیغہ واحد مؤنث ،اسم منسوب ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "تکون "کا اسم۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسمِ منسوب اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"تکون "فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔"تکون "فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔۔۔

"وقد تکون اسمیۃ"

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"تکون "صیغہ واحد مؤنث، فعل مضارع مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔اس میں "ھی "ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"

اس "تکون "کا اسم ہوا۔۔۔"اسمیۃ"صیغہ واحد مؤنث ،اسم منسوب ۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "تکون "کا اسم ۔۔۔اسم منسوب کا فاعل ہوئی۔۔۔اسم منسوب اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "تکون "فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ معطوف سے ملکر خبر ہوا۔۔مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

مذکورہ ترکیب میں لاگو ہونے والے ترکیبی قواعد۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔۔

اسم، فعل، حرف، میں سے ہر ایک کا عطف اسکے ہم جنس پہ ہو گا۔۔۔۔۔مثلاً اسم کا عطف اسم پہ، فعل کا عطف فعل پہ حرف کا عطف حرف پہ عامل کا عطف عامل پہ معمول کا عطف معمول پہ، جملہ کا عطف جملہ پہ، مفرد کا عطف مفرد پہ عطف کیا جاتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "وقد تکون فعلیۃ" اس جملہ کا عطف۔۔اس جملہ "وقد تکون اسمیۃ" پہ کیا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وتسمی الاولی شرطا والثانیۃ جزاء"

ترجمہ۔۔۔اور پہلے جملے کا نام شرط اور دوسرے کا جزاء رکھا جاتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ہے۔۔۔تسمی "صیغہ واحد مؤنث، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔"الاولی "صیغہ واحد مؤنث، اسمِ تفضیل۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف محذوف الجملۃ" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الجملۃ" کی صفت ہوا.... موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو "عاطفہ ہے.."الثانیۃ "صیغہ واحد مؤنث، اسمِ فاعل۔۔۔اس میں "ھی "ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف محذوف الجملۃ" اس کا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الجملۃ" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "تسمی" فعلِ مجہول کا نائب الفاعل ہوا۔۔۔"شرطا وجزاء""شرطا" معطوف علیہ ہوا۔۔۔واؤ عاطفہ ہے۔۔۔"جزاء" معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔۔"تسمی "فعل کا مفعولِ بہ ہوا..... فعل اپنے نائب الفاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"سمَّیَ یُسَمِّی" یہ فعل دو مفعول چاہتا ہے۔۔۔اور یاد رکھیں نائب الفاعل بھی حقیقت میں مفعول بہ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "فان کان الشرط والجزاء او الشرط وحدہٗ فعلا مضارعا فتجزمہ اِن علی سبیل الوجوب"

ترجمہ۔۔۔اگر شرط وجزاء(دونوں) فعل مضارع ہوں یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو تو(حرفِ شرط)"اِن" اسے وجوبی طور پر جزم دے گا۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"فان کان الشرط والجزاء او الشرط وحدہٗ فعلا مضارعا"

"فاء" برائے تفصیلیہ..."کان" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"الشرط" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"الجزاء" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر۔۔۔۔۔۔۔پھر معطوف علیہ بن گیا۔۔۔

"او الشرط وحدہٗ فعلا مضارعا"

"او" حرفِ عطف ہے۔۔۔"الشرط" ذوالحال ہوا۔۔۔"وحدہُ" میں "وحد" مضاف ہے..."ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے ذوالحال ۔۔۔مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "منفرداً" کی تاویل میں حال یوا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "کان" کا اسم ہوا۔۔۔۔

"فعلا مضارعا"

"فعلا" موصوف ہے۔۔۔"مضارعا" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف، فعلا" اس کا فاعل ہوئی ۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "فعلا" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔فعل ناقص "کان" کی خبر یوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔

"فتجزمہ اِن علی سبیل الوجوب"

فاء" برائے جزائیہ۔۔۔۔"تجزم" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے "فعلا مضارعا" مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"اِن" حرف شرط مراد اللفظ "تجزم" فعل کا فاعل ہوا۔۔"علی سبیل الوجوب""علی" حرفِ جار ہے..."سبیل" مضاف ہے ۔۔۔"الوجوب" مضاف الیہ یوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "علی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "تجزم" فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے ملکر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر۔۔۔۔جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔۔۔۔۔

مذکورہ ترکیب میں لگنے والے ترکیبی قواعد۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

اسم کا عطف اسم پہ ہوتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الشرط" و "الجزاء" کو معطوف علیہ و معطوف بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

"وحدہٗ" ترکیبِ کلام میں منفرداً کی تاویل میں حال بنتا ہے۔۔۔اسی قانون کے تحت ہم نے مذکورہ ترکیب میں "وحدہُ" کو "منفرداً" کی تاویل میں حال بنایا ہے۔

حال چونکہ نکرہ ہوتا ہے جبکہ "وحدہُ" معرفہ ہے تو اسلیے اسکو "منفرداً" کی تاویل میں حال بنایا ہے....

ترکیبی عبارت "مثل ان تضرب اضرب وان تضرب ضربت وان تضرب فزید ضارب"....

ترجمہ۔۔۔جیسے "ان تضرب اضرب"(اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)...اور "ان تضرب ضربت"(اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔۔۔۔۔اور "ان تضرب فزید ضارب(اگر تو مارے گا تو زید مارے گا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"مثل" مضاف ہے۔۔۔۔"ان تضرب اضرب" معطوف علیہ ہوا۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"ان تضرب ضربت" معطوف ہوا۔۔۔۔واو" عاطفہ ہے...."ان تضرب فزید ضارب" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف ہے..."ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ(شرط و جزاء دونوں یافقط شرط فعل مضارع ہو تو حرفِ شرط "اِن" وجوبی طور پہ انکو جزم دے گا)..."ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہؤا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

ترکیب اول

"ان تضرب اضرب"

"اِن" حرفِ شرط۔۔۔"تضرب" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"تضرب" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"اضرب" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اضرب" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیب ثانی

"ان تضرب ضربت""ان" حرفِ شرط ہے۔۔۔"تضرب" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"تضرب" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"ضربت" صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیب ثالث

"ان تضرب فزید ضارب""ان" حرفِ شرط۔۔۔"تضرب" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔"فزید ضارب"۔۔"فاء" جزائیہ ہے۔۔۔"زید" مبتداء ہوا۔۔"ضارب" صیغہ واحد مذکر۔اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر "زید" مبتداء کی خبر ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وان کان الجزاء وحدہٗ فعلا مضارعا فتجزمہ علی سبیل الجواز"

ترجمہ۔۔۔اور اگر صرف جزاء فعل مضارع ہو تو(اِن شرطیہ) اسکو نوازی طور پہ جزم دے گا۔۔۔

ترکیب نحوی

وان کان الجزاء وحدہُ فعلا مضارعا "واؤ" عاطفہ ہے..."ان" حرفِ شرط ہے ۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ۔۔۔"الجزاء"۔۔۔ذوالحال ہوا۔۔۔"وحدہٗ"۔۔میں۔۔"وحد" مضاف ہے ۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے ذوالحال ۔۔۔مضاف الیہ ہوئی ۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر منفرداً کی تاویل میں حال بن گیا۔۔۔ذوالحال و حال ملکر "کان" کا اسم ہوا۔۔۔"فعلا مضارعا "..."فعلا" موصوف ہے۔۔۔"مضارعا" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "فعلا" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "فعل ناقص "کان" کی خبر ہوا۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہؤا۔۔۔۔

"فتجزمہ علی سبیل الجواز"

"فاء" برائے جزائیہ۔۔۔"تجزم" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "ان" شرطیہ۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "فعلا مضارعا"۔۔۔یہ ضمیر مفعول بہ ہوئی۔۔۔"علی سبیل الجواز""علی" حرفِ جار ہے۔۔۔"سبیل" مضاف ہے۔۔۔الجواز" مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"علی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "تجزم" فعل کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

حال نکرہ ہوتا ہے اسلیے "وحدہٗ" کو منفرداً کی تاویل میں کر کے حال بنایا جاتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "وحدہُ" کو "منفرداً" کی تاویل میں حال بنایا ہے..۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

جب دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث اور معرفہ نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فعلا مضارعا" کو موصوف وصفت بنایا ہے۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

نکرہ اسم کے بعد معرفہ ہو تو مضاف و مضاف الیہ بنتے ہی اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "سبیل الجواز" کو مضاف و مضاف الیہ بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 4.....

فعل کے ساتھ ضمیر منسوب متصل ہو تو وہ اسی فعل کا ظرف مفعول بہ بنتی ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "فتجزمہ" کی "ہ" ضمیر کو مفعولِ بہ بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف مذکورہ عبارت کی مثال بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "نحوان ضربت اضرب"

ترجمہ۔۔۔۔جیسے اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔"ان ضربت اضرب" مکمل جملہ مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالُہ" میں "مثالُ" مضاف ہے۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (صرف جزاء فعل مضارع ہو تو اسوقت ان شرطیہ جزاء کو جوازی پور پہ جزم دے گا)۔۔۔۔یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"ان" حرفِ شرط ہے۔۔"ضربت" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ت" ضمیر مرفوع متصل بارز اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"اضرب"۔۔۔صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعک اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا

"النوع السابع"

ترکیبی عبارت "النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونھا مشتملۃ علی معنٰی اِن"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔ساتویں ان اسماء (کے بارے میں ہے کہ) جو "اِن" کے معنی یہ مشتمل ہونے کی حالت میں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں

ترکیب نحوی

"النوع" میں الف لام برائے تعریف۔۔"نوع" موصوف ہے۔۔"السابع"...میں الف لام برائے تعریف۔۔۔"سابع" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل....اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اس کا فاعل ہے۔۔۔"اسماء" موصوف ہے۔۔۔۔"تجزم"، صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "اسماء" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔۔"الفعل" میں الف لام برائے تعریف ۔۔"فعل" موصوف ہے۔۔۔"المضارع" میں الف لام برائے تعریف...."مضارع"، صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف" اسکا فاعل ہوا۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل" کی صفت بن گیا۔۔۔۔موصوف صفت ملکر ۔۔۔مفعول بہ ہوا۔۔۔"حالَ" یہ اسم ہے۔۔اور مضاف ہو رہا ہے۔۔"کون" یہ مصدر مضاف ہے۔۔۔۔"ھا" ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب، مجرور متصل محلا مرفوع راجع بسوئے "اسماء"۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہو کر "کون مصدر" کا اسم ہوا۔۔۔۔مشتملۃ، صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل۔۔۔۔اس میں "ھی" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کون" مصدر کا اسم۔۔۔۔ اسکا فاعل ہوا ۔۔۔.. "علٰی"۔۔حرف جار "معنٰی" مضاف "اِن" مراد الفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"علٰی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر "مشتملۃ" کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔۔"مشتملۃ"، اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کون" مصدر کی خبر ہوا....."کون" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر۔۔۔"حالَ" کا مضاف الیہ بن گیا ۔۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔"تجزم" فعل کا مفعول فیہ ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ۔۔۔۔"اسماء" موصوف کی صفت ہوا۔۔۔"اسماء" موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

دو الفاظ واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث اور معرفہ نکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوں تو وہ موصوف وصفت بنتے ہیں لہذا ہم نے النوع السابع اور الفعل المضارع کو موصوف وصفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔۔

نکرہ کے بعد جملہ ہو تو نکرہ موصوف اور مابعد جملہ صفت واقع ہوتا ہے لہذا ہم نے اسماء کو موصوف اور تجزم الفعل المضارع کو صفت بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 3۔۔۔۔

جب فعل کا فاعل ضمیر مستتر ہو تو بعد میں آنے والا اسم اکثر اوقات مفعول بہ بنتا ہے لہذا ہم نے "تجزم" کے بعد...."الفعل المضارع" کو مفعول بہ بنایا۔۔۔۔۔

ترکیبی عبارت ""وتدخل علی الفعلین "۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔۔اور وہ (یعنی نواسماء) دو فعلوں پہ داخل ہوتے ہیں۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"تدخل" صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھی" ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "اسمائے جازمہ" اسکا فاعل ہوئی ۔۔"علیٰ" حرف جار ہے ۔۔۔"الفعلین"۔۔میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"فعلین" مجرور ۔۔۔۔جار مجرور ملکر "تدخل" فعل کا ظرف ہوا۔۔۔۔۔"تدخل" فعل اپنے فاعل وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا...

ترکیبی قاعدہ

جب فعل کے بعد صرف جار مجرور ہو تب اسکا فاعل ضمیر مستتر بنتی ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "تدخل" کا فاعل "ھی" ضمیر کو بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"یکون"، صیغہ واحد مذکر، فعل مضارع مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔"الفعل" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔"فعل" موصوف ہے ۔۔۔"الاول" میں الف لام برائے تعریف ہے "اول"، صیغہ واحد مذکر، اسم تفصیل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی..."اول" اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل" کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف و صفت ملکر ۔۔۔"یکون" فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔"سببا"۔۔۔یہ موصوف ہے لام حرف جار ہے۔۔۔"الفعل" میں الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"فعل" موصوف ہے ۔۔اور "الثانی" میں الف لام برائے تعریف ہے "ثانی"، صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ۔۔۔اس میں، ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی.....اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔لام جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔جار مجرور ملکر ثابتاً کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔

"ثابتا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف مخذوف (فعلا) اسکا فاعل ہوا۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل وظرف مستقر۔۔۔سے ملکر (سببا) موصوف کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر۔۔۔۔"یکون" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۔

ترکیبی عبارت "ویسمَّی الاول شرطاوالثانی جزاء"۔۔۔

ترجمہ۔۔۔پہلے کانام شرط اور دوسرے کانام جزاء رکھا جاتا ہے

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"یسمَّی" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول۔۔۔"الاول" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"اول" صیغہ واحد مذکر، اسم تفصیلاس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف مخذوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔۔۔۔"واؤ" عاطفہ ہے۔۔"الثانی" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"ثانی"، صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل ہے۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف مخذوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی..."الثانی" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا۔۔۔موصوف مخذوف "الفعل" اپنی صفت سے ملکر معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر "یسمی" فعل کا نائب الفاعل ہوا۔۔"شرطا" معطوف علیہ۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"جزاء" معطوف ہے۔۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر۔۔"یسمَّی" فعل کا مفعول بہ ہوا۔۔۔۔فعل اپنے نائب الفاعل ومفعول بہ سے ملکر کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا...

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

سمّی یسمَّی متعدّی بدو مفعول ہوتا ہے یعنی کہ "سمَّی یُسَمِّی" فعل ہمیشہ دو مفعول چاہتا ہے۔۔۔یعنی اس کے دو مفعول ہوتے ہیں۔۔۔ایک نائب الفاعل دوسرا مفعولِ بہ۔۔۔۔نائب الفاعل بھی حقیقت میں مفعول ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

صیغہ صفت مثلاً اسم فاعل واسم مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل وغیرہ ہمیشہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الاول" اسم تفضیل اور "الثانی" اسم فاعل کو موصوف مخذوف کی صفت بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "فان کان الفعلان مضارعین اوکان الاول مضارعادون الثانی فالجزم واجب فی المضارع"

ترجمہ۔۔۔پس اگر دونوں فعل مضارع ہوں یا پہلا مضارع ہو نہ کہ دوسرا تو مضارع میں جزم واجب ہے

ترکیب نحوی

"فاء" برائے تفصیلیہ ہے۔۔۔"اِن" حرف شرط۔۔۔۔"کان" صیغہ واحد مذکر غائب, فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔"الفعلان" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"فعلان" فعل ناقص کا اسم ہے۔۔۔۔"مضارعین"، صیغہ تثنیہ مذکر، اسم مفعول۔۔اس میں "ھما" ضمیر تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" کا اسم اسکا نائب ہوئی۔۔۔۔اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" کی خبر ہوا۔۔۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔۔"اوکان الاول مضارعادون الثانی""او" حرف عطف..."کان" صیغہ واحد مذکر غائب, فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعال ناقصہ۔۔۔۔"الاول" صیغہ واحد مذکر، اسم تفضیل، اس میں۔۔"ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف مخذوف (الفعل) اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔"الاول" اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل" موصوف مخذوف کی صفت ہوا موصوف اپنی

صفت سے ملکر "کان" فعل ناقص کا اسم ہوا۔۔۔"مضارعا"،صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان" کا اسم اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"مضارعا" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" فعل ناقص کی خبر ہوا۔۔"دون" مضاف۔۔۔"الثانی" میں الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔"ثانی" صیغہ واحد مذکر ،اسم فاعل۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الفعل"، اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الثانی" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف محذوف "الفعل" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "دون" کا مضاف الیہ ہوا۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر "کان" فعل کا مفعول فیہ بن گیا۔۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا ۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط بن گیا ۔۔۔"فالجزم واجب فی المضارع""فاء" جزائیہ۔۔۔"الجزم" مبتداء ہے۔۔"واجب"،صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"فی" حرفِ جار ہے "المضارع" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"مضارع" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الفعل" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"مضارعا" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "فی" جار کا مجرور ہوا۔۔فی، جار اپنے مجرور سے ملکر "واجب" اسم فاعل کا ظرف لغو ہوا...."واجب" اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الجسم" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

(الاول) اسم تفضیل یا (الثانی) اسم فاعل وغیرہ کو انکے فاعل سے ملا کر پھر جملے کا جز بنایا جاتا ہے۔۔۔

نوٹ۔۔۔

انکو ڈائریکٹ ہی صفت یا فاعل وغیرہ بنا دینا دیوبندیوں بدمذہبوں کا طریقہ ہے۔۔۔لہذا ہم نے اسم تفضیل "اول" کو اس کے فاعل سے ملا کر بعد میں جملے کا جز بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

دون ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ بنتا ہے اور یہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "دون" کو "کان" فعل ناقص کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3....

جزاء بننے والے جملے کی ترکیب میں مبتداء و خبر بھی آسکتے ہیں اور فعل فاعل بھی یعنی کہ جملہ اسمیہ و فعلیہ دونوں طرح کی تراکیب آسکتیں ہیں۔۔۔جبکہ شرط بننے والا جملہ فعلیہ ہی ہو گا۔۔

تمہید۔۔

وہ الفاظ جو اِن شرطیہ کے معنی میں ہوتے ہیں ان کے بارے میں بتایا کہ وہ نو ہیں لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت""وھی تسعۃ اسماء۔ من و۔ما وای و متی و اینما و انی و مھما حیثما و اذما"

ترجمہ۔۔۔اور وہ نو اسماء ہیں یعنی من ما، ای، متی، اینما، انّٰی، مہما، حیثما اور اذما

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"ھی"ضمیر صیغہ واحد مونث غائب مرفوع منفصل "مبتداء" بن گئی۔۔۔"تسعۃ" ممیز مضاف ہوا۔۔۔"اسماء" تمیز مضاف الیہ ہوا ۔۔۔ممیز و تمیز ملکر مبدل منہ ہوا۔۔۔"مَن" معطوف علیہ ہوا۔۔۔"واو"عاطفہ ہے ۔۔"ما"معطوفِ اول ہوا۔۔۔ واؤ عاطفہ۔۔"اَیٌّ" معطوف۔۔۔"واو"عاطفہ۔۔۔۔"مَتٰی" معطوف..."اینما"معطوف۔۔۔"واو" عاطفہ ہے۔۔۔"اَنّٰی"معطوف ۔۔۔۔"واو"عاطفہ۔۔ "مھما"معطوف ۔۔۔"واو"عاطفہ۔۔۔"حیثُما"معطوف۔۔۔"واو"عاطفہ "اذما"معطوف۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر بدل ہوا۔۔۔مبدل منہ اور بدل ملکر خبر ہوا۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جب مجمل کے بعد تفصیل ہو تو وہاں تین طریقوں سے تراکیب ہو سکتیں ہیں

اولا یہ کہ۔۔۔اگر تو مجمل ممیز تمیز بن رہا ہو تو اس ممیز تمیز کو ملا کر مبدل منہ اور بعد والی مکمل تفصیل کو بدل بنایا جائے گا۔۔۔اور پھر پیچھے ربط قائم کیا جائے گا ۔۔۔۔اسی طریقہ کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "تسعۃ اسماء" کو ممیز تمیز بنا کر مبدل منہ اور مابعد کو بدل بنایا ہے۔۔۔

ثانیاً یہ کہ۔۔۔تفصیل کی ترکیب علیحدہ ہو گی یوں کہ تفصیل کے ہر فرد کو علیحدہ طور پہ مبتدائے محذوف "احدھما"۔۔"ثانیھا" کی خبر بنایا جائے گا۔۔۔

ثالثاً یہ کہ۔۔۔تفصیل کے مکمل مجموعہ کو "اعنی" فعل مقدر کا مفعولِ بہ بنایا جائے گا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "فمن وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول"

ترجمہ۔۔۔"من "فقط ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔۔

نوٹ،،، کبھی کبھی مجازاً غیر ذوی العقول میں بھی استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"فاء"برائے تفصیلیہ ہے ۔۔۔۔"مَن" مبتدائے اول ہوا ۔۔۔"واو"زائدہ ۔۔"ھو"ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ،مرفوع منفصل ،مبتدائے ثانی ہوئی ۔۔۔"لا یستعمل"،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتدائے ثانی" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"الا"حرفِ استثناء.."فی"حرف جار ۔۔۔"ذوی"مضاف...."العقول" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔"عقول"مضاف الیہ ہے۔۔۔مضاف ومضاف الیہ ملکر ۔۔۔"فی"جار کا مجرور ہوا۔۔۔۔۔جار ،مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر۔۔"لا یستعمل" فعل کا ظرف لغو ہوا ۔۔"لا یستعمل "فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر ۔۔۔مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

ایک ترکیب میں حقیقی طور پر ایک ہی مبتداء ہوتی ہے۔۔۔۔بسا اوقات ایک سے زائد مبتداء بن رہی ہوتیں ہیں وہ حقیقت میں پہلی مبتداء کی ہی خبر ہوتی ہیں ۔۔۔جیسا کہ مذکورہ ترکیب میں ہم نے دیکھا کہ "ھو" مبتدائے ثانی حقیقت میں "مَن" مبتدائے اول کی ہی خبر دے رہی ہے۔۔۔۔دوسرے انداز میں یوں سمجھیے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک خبر کی کئی مبتدائیں بن جائیں۔۔۔جبکہ ایک مبتداء کی کئی خبریں ہو سکتیں ہیں۔۔۔

تمہید۔۔۔پیچھے بیان فرمایا تھا کہ "من "ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے اب اسکی مثال کے زریعے وضاحت فرمارہے ہیں

ترکیبی عبارت "نحو من یکر منی اکرمہ"

ترجمہ۔۔۔جیسے جو میری تعظیم کرے گا میں اس کی تعظیم کروں گا

نوٹ۔۔

حسبِ سابق نحو والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ۔۔"من یکر منی اکرمہ" مکمل جملہ مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔"مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔"مثالہ" میں "مثالُ" مضاف۔۔۔اور "ہ" ضمیر مجرور متصل مستتر راجع بسوئے اس مفہوم کے کہ (من ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے) "ہو" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔"مثالہ" مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"من یکر منی اکرمہ"۔۔۔۔۔

"من" اسم شرط ء مبتداء ہوا۔۔"یکرم"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی نون برائے وقایہ ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منسوب متصل، مفعول بہ ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط بن گیا۔۔۔"اکرمہ"..."اکرم"، صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"ہ" ضمیر منسوب متصل۔۔مفعول بہ ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر۔۔۔جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔

نحو اور مثل جب عبارت کے ساتھ ہوں تو اسکی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

پہلی ترکیب۔۔۔

"نحو" یا "مثل" کو مضاف اور بعد والے مکمل جملے یا کلمہ کو مراد اللفظ مضاف الیہ بنا کر اس مجموعہ کو "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر بنا کر۔۔۔پھر اس مبتداء و خبر کو جملہ اسمیہ خبریہ بنا دیا جائے گا۔۔۔

دوسری ترکیب۔۔۔۔

"نحو" یا "مثل" کے بغیر فقط بعد والے جملے کی علیحدہ ترکیب ہو گی نحو یا مثل کو ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "نحو" والی عبارت کی دو تراکیب کی ہیں

تمہید۔۔۔

پہلے مثال بیان کی اب اسی مثال کی تفسیر و تشریح اور وضاحت بیان فرما رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای ان یکر منی زید اکرمہ"۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر زید میری عزت کرے گا تو میں زید کی عزت کروں گا۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرف تفسیر ہے۔۔"اِن" حرف شرط ہے۔۔۔"یکرم" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔نون برائے وقایہ ہے۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم، منصوب متصلمفعول بہ ہوئی۔۔۔"زید"۔۔."یکرم" کا فاعل ہوا۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہوا

"اکرم" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوا۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "زید" منصوب متصل اسکا مفعول بہ ہوئی۔۔۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

مزید ایک اور مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "وان یکرمنی عمرو اکرمہ"

ترجمہ... اور اگر عمرو میری تعظیم کرے گا تو میں اس کی تعظیم کروں گا

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ.... "ان" حرفِ شرط ہے... "یکرم" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔نون برائے وقایہ "ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل مفعول بہ ہوئی۔۔۔"عمرو" فاعل ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"اکرم" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ہوئی۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب منصوب متصل راجع بسوئے "عمرو" مفعول بہ ہوئی۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیبی عبارت "وماوھو لایستعمل الا فی غیر ذوی العقول غالبا"

ترجمہ اور وہ ما تو وہ اکثر غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے

فایدہ۔۔۔

عبارت میں لفظ "غالبا"۔۔۔کے استعمال سے معلوم ہوا کہ کبھی کبار۔۔"ما" ذوی العقول کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے ۔۔"ما" مبتدائے اول ہوا۔۔۔"واو" زائدہ ہے ۔۔"ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب ۔۔مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول۔۔۔یہ "ھو" ضمیر مبتدائے ثانی بن گئی۔۔۔"لایستعمل"، صیغہ واحد مذکر۔غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"اِلَّا" حرف استثناء "فی" حرفِ جار ہے۔۔۔"غیر" مضاف ہے۔۔۔"ذوی" مضاف الیہ ہو کر پھر آگے مضاف ہو رہا ہے "العقول" مضاف الیہ ہوا۔۔۔""ذوی" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر پھر "غیر" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔"غیر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر۔۔۔۔"فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار، مجرور ملکر۔۔۔۔ مستثنیٰ مفرغ ہو کر "لایستعمل" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔."غالبا" صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "استعمالا" اسکا فاعل ہوئی۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ

اسمیہ ہو کر "استعمالا" محذوف کی صفت ہوا۔۔۔۔"استعمالا" موصوف اپنی صفت سے ملکر۔۔۔"لایستعمل" فعل کا مفعول مطلق یوا۔۔۔۔۔فعل اپنے فاعل۔۔۔۔ظرف لغو اور مفعول مطلق سے ملکر۔۔مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر ہوا

مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"غالباً" کو ما قبل فعل یا شبہ فعل کے مصدرِ محذوف کی صفت بنا کر۔۔۔پھر موصوف و صفت کو ملا کر ما قبل موجود فعل یا شبہ کا مفعولِ مطلق بنایا جائے گا ۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "غالباً" کی ترکیب کی ہے

تمہید

۔۔ما قبل یہ بیان فرمایا تھا کہ "ما" اکثر طور پر غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے اب اسکی مثال کے ذریعے وضاحت فرمارہے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "نحو ما تشتر اشتر"

ترکیب اول (نحو کے ساتھ ہو گی)

"نحو" مضاف ہے ۔۔۔"ما تشتر اشتر" یہ مکمل جملہ مرادالفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔"مثالہ" میں۔۔۔"مثالُ" مضاف۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے ۔کہ ("ما" اکثر طور پر غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔۔۔یہ ضمیر مضاف الیہ ہوئی مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیبِ ثانی (نحو کے بغیر ہو گی)

"ما تشتر اشتر"

"ما" اسمِ شرط مفعول بہ مقدم ہوا۔۔"تشتر" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار اسکا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔۔۔"اشتر" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

السوال۔۔۔واجب الاستتار سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔۔۔جس ضمیر کو پوشیدہ رکھنا واجب ہو اسکو "واجب الاستتار" کہتے ہیں یا "وجوبا مستتر" بھی کہتے ہیں۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

پیچھے "ما تشتر اشتر" بطور مثال بیان فرمایا۔۔۔اب مزید اسکی وضاحت فرمادی لہذا فرمایا کہ

"ترکیبی عبارت" "ای ان تشتر الفرس اشتر الفرس"

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر تو گھوڑا خریدے گا تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا

"ترکیب نحوی"

"ای" حرف تفسیر ہے۔۔۔ "اِن" حرف شرط ہے۔۔۔ "تشتر" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ "الفرس" مفعول بہ ہوا۔۔ فعل فاعل و مفعول بہ ملکر۔۔۔۔ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا..... "اشتر"، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔ "الفرس" مفعول بہ ہوا۔۔۔ "اشتر" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

مزید دوسری تفسیری مثال بیان کرتے ہیں لہذا فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "وان تشتر الثوب اشتر الثوب"

ترجمہ۔۔۔ اور اگر تو کپڑا خریدے گا تو میں بھی کپڑا خریدوں گا

نوٹ۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔ "اِن" حرف شرط ہے۔۔۔۔ "تشتر" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی... "الثوب" مفعول بہ ہوا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔ "اشتر" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف،۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی "الثوب" مفعول بہ ہے۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وایٌّ وھو لا یستعمل اِلَّا فی ذوی العقول"

ترجمہ۔۔۔ اَیٌّ محض ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے

ترکیب نحوی

"اَیٌّ" مبتداء بن گیا۔۔ "واؤ" زائدہ ہے۔۔۔ "ھو" ضمیر مرفوع منفصل راجع بسوئے "اَیٌّ"... یہ ضمیر مبتداء ثانی بن گئ۔۔۔۔ "لا یستعمل"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔ اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی۔۔ اسکا نائب ہوئی۔۔۔

"اِلَّا فی ذوی العقول" "الَّا" حرف استثناء۔۔ "فی" حرفِ جار ہے۔۔۔ "ذوی" مضاف ہے "العقول" مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر... "فی" جار کا مجرور بن گیا۔۔۔ جار، مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر۔۔ "لا یستعمل" کا ظرفِ لغو ہوا۔۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر۔۔ خبر بن گیا مبتدائے اول کے لیے۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیبی عبارت "وتلزمہ الاضافۃ"۔۔۔۔۔

ترجمہ اور اس (اَیٌّ) کو اضافت لازم ہے

وضاحت۔۔۔ اَیٌّ کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں کہ یہ لازمی طور پر مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"تلزم" صیغہ واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب منصوب متصل ۔۔مفعول بہ ہوئی۔۔۔"الاضافۃ"۔۔۔۔یہ تلزم فعل کا فاعل بن گیا۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

فعل کے ساتھ متصل ضمیر اسی فعل کا مفعولِ بہ بنتی ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "تلزمہ" کی "ہ" ضمیر کو مفعولِ بہ بنایا ہے۔۔۔

تمہید۔۔۔

اَیٌّ ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اسکی مثال بیان فرمائی لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل ایھم یضربنی اضربہ"

ترجمہ... جیسے ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

نوٹ...

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب کی جائیں گئیں۔۔۔

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف۔۔۔"ایھم یضربنی اضربہ"۔۔۔مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔.."مثالہ" میں "مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (اَیٌّ) فقط ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔۔۔۔یہ "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"ایھم یضربنی اضربہ"

"اَیٌّ" اسمِ شرط مضاف ہوا۔۔"ھم" ضمیر صیغہ جمع مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے غائب۔۔مضاف الیہ ہوئی۔"یضرب" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"۔۔۔اس فعل کا فاعل ہوئی۔۔۔"نون" برائے وقایہ ہے ۔۔۔"ی" ضمیر صیغہ واحد متکلم منصوب متصل مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"یضرب" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر شرط ہوا...."اضربہ"۔۔میں۔۔۔صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب منصوب متصل راجع بسوئے "غائب" مفعولِ بہ ہوئی۔۔۔"اضرب" فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہو کر "ایھم" مبتداء کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"اَیٌّ" ترکیبِ کلام میں کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ مقدم بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے موقع و مفہوم کی مناسبت سے "ایھم" کو مبتداء بنایا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

فعل سے متصل ضمیر اسی فعل کا مفعولِ بہ بنتی ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "یضربنی" کی "ی" ضمیر اور "اضربہ" کی "ہ" ضمیر کو مفعولِ بہ بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔۔

پیچھے فرمایا تھا کہ "مَتٰی" زمان کے لیے ہے اور اب اسکی مثال فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "مثل متٰی تذھب اذھب"

ترجمہ۔۔۔ جیسے جب تو جائے گا میں (بھی) جاؤں گا۔۔۔

ترکیبِ نحوی

"مثلُ" مضاف ہے۔۔۔ "متٰی تذھب اذھب" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔ "مثالہ" میں۔۔ "مثال" مضاف ہے۔۔۔ "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔ کہ (متٰی زمانے کے لیے ثابت ہے) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہوگی)

"متٰی تذھب اذھب"

"متٰی" اسمِ شرط مفعولِ فیہ مقدم ہوا۔۔۔ "تذھب" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انت" ضمیرِ مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ "تذھب" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔ "اذھب" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

"مَتٰی" ترکیب کلام میں مفعولِ فیہ مقدم بنتا ہے۔۔۔ اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مَتٰی" کو مفعولِ فیہ مقدم بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اسی مذکورہ مثال کی دوسری تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ترکیبی عبارت "ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم"

ترجمہ۔۔۔ یعنی جس دن تو جائے گا میں (بھی) اسی دن جاؤں گا

ترکیب نحوی

"ای" حرف تفسیر۔۔۔ "اِن" حرف شرط۔۔۔ "تذھب" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔ "الیوم" مفعول فیہ ہوا۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔ "اذھب" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔ اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔ اور الیوم مفعول فیہ ہوا۔ "اذھب" فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اس آئندہ مثال کا بھی الیوم والی مثال پہ ہی عطف ہے اور یہ دوسری مثال تفسیر و تشریح کے طور پر مصنف بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "وان تذھب غدا اذھب غدا"

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر تو کل جائے گا تو میں بھی جاؤں گا

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔"اِن" حرف شرط..."تذھب"صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی..."غداً"مفعول فیہ ہوا۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"اذھب"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"غدا"مفعول فیہ ہوا۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

وقت اور جگہ پہ دلالت کرنے والے الفاظ آسان یہ کہ وقت اور جگہ کا معنیٰ دینے والے الفاظ ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "غدا" اور "الیوم" کو مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وانما وھو للمکان"

ترجمہ۔۔۔اور انما تو وہ مکان کے لیے آتا ہے

تشریح۔۔۔

انما استغراق مکان کے لیے آتا ہے یعنی مکمل جگہ کو بیان کرتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔"انما" مبتدائے اول ہوا۔۔۔"واؤ" زائدہ۔۔"ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مرفوع منفصل راجع بسوئے مبتدائے اول....۔۔یہ "ھو "ضمیر خود مبتدائے ثانی بن گئی۔۔۔"لام" حرف جار۔۔۔"مکان" مجرور ہے۔۔۔جار، مجرور ملکر "ثابت" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا..."ثابت" صیغہ واحد مذکر، اسمِ فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر... مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

السوال۔۔۔"انما" تو ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے یہاں پہ مبتداء کیوں بنایا ہے؟

الجواب۔۔۔یہاں اسکے بارے میں خبر دینا مقصود ہے اسلیے یہاں مبتداء بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب "اینما" کی مثالیں بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا۔۔۔

ترکیبی عبارت "مثل اینما تمش امش"

ترجمہ۔۔۔۔مثلاً جہاں تو چلے گا وہاں میں (بھی) چلوں گا

نوٹ۔۔۔حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف۔۔۔(اینما تمش امش) مکمل جملہ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "مثالہ" مبتدائے محذوف کی خبر ہوا۔۔۔

"مثالہ" میں۔۔۔"مثال" مضاف ہے۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (اینما مکمل مکان (جگہ) کو بیان کرتا ہے)"ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"اینما تمش امش"

ترکیب نحوی

"اینما" اسمِ شرط مفعول فیہ مقدم ہوا۔۔۔۔"تمش" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا.... "امش" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ

"اینما" ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ مقدم بنتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اینما" کو مفعولِ فیہ مقدم بنایا ہے۔۔۔

تمہید

پیچھے اینما کے بارے میں بتایا تھا کہ یہ مکان کے لیے ہوتا ہے پھر اسکی امثلہ بیان کرنے کے بعد انکی مزید تفسیر فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"ای ان تمش الی المسجد امش الی المسجد"۔۔۔۔۔۔

ترجمہ یعنی اگر تو مسجد کی طرف چلے گا تو میں (بھی) مسجد کی طرف چلوں گا

ترکیب نحوی

"ای" حرف تفسیر.... "ان" حرف شرط ہے۔۔۔"تمش" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔"الی" حرفِ جار... "المسجد" مجرور۔۔جارء مجرور ملکر "تمش" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔

"امش"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔"الی جار"۔۔۔"المسجد" مجرور ۔۔۔جارء مجرور ملکر "امش"فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔"امش"فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا.... شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا

تمہید۔۔۔

اب دوسری تفسیری مثال کر رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای ان تمش الی السوق امش الی السوق"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر تو بازار کی طرف چلے گا تو میں (بھی) بازار کی طرف چلوں گا۔۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای"حرف تفسیر۔۔۔"اِن"حرف شرط ہے۔۔۔"تمش"صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف صیغہ ۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہے۔۔۔"الی"جار۔۔۔"السوق"مجرور۔۔جارء مجرور ملکر "تمش"فعل کا ظرف لغو ہوا... فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"امش"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔"الی" جار ۔۔۔"السوق"مجرور جارء مجرور ملکر "امش" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا

ترکیبی عبارت "واَنّٰی وھو ایضاً للمکان"

ترجمہ اور انی وہ بھی مکان کے لیے ہے

نوٹ...

ایضاً کی ترکیب علیحدہ ہوتی ہے کیونکہ اس کا لفظی اعتبار سے عبارت اور ترکیب کلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔۔۔لہذا اسکی ترکیب علیحدہ کی جائے گی

ترکیبی عبارت "واَنّٰی وھو ایضاً للمکان"

ترکیب نحوی

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"اَنّٰی مبتدائے اول۔۔۔"واو"زایدہ ہے ۔۔۔۔"ھو"ءصیغہ واحد مذکر غائب،ضمیر مرفوع منفصل راجع بسوئے مبتدائے اول ۔۔۔یہ "ھو" ضمیر خود مبتدائے ثانی بن گئی۔۔۔"لام" حرف جار ہے ۔۔۔"المکان" مجرور ہے ۔۔۔جار، مجرور ملکر "ثابت" محذوف کا ظرف مستقر ہوا..."ثابت"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر ہوا ۔۔۔مبتداءوخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔

"ایضاً"کی ترکیب

ترکیبی قاعدہ

"ایضا"۔۔آض فعل محذوف کا مفعول مطلق بنتا ہے۔۔۔

ترکیب نحوی

"ایضاً"...."آض" فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہوا۔۔۔"آض" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب۔۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ (اَنّٰی" مکان پہ دلالت کرتا ہے) اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"آض" فعل اپنے فاعل و مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا...

السوال۔۔۔؟جملہ معترضہ کیا ہوتا ہے؟

الجواب۔۔۔وہ جملہ کہ جو کلام کے درمیان آئے اور لفظی اعتبار سے ماقبل ومابعد سے تعلق نہ ہو۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب "اَنّٰی" کی مثالیں بیان فرمارہے ہیں لہذا

ترکیبی عبارت "مثل اَنّٰی تکن اکن"

ترجمہ۔۔۔جیسے..جس جگہ تو ہو گا۔۔میں (بھی) وہاں ہونگا

ترکیب اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ۔۔۔(انی تکن اکن)۔۔سارا جملہ مراد اللفظ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف ہے ۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے۔۔اس مفہوم کے۔کہ (انی مکان کے لیے ہے) "مثال" مضاف اپنے مضاف الیہ (ہ ضمیر) سے ملکر مبتداء ہوا۔۔مبتداء وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"اَنّٰی تکن اکن"

،"اَنّٰی اسم شرط مفعول فیہ مقدم..."تکن" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف (فعل تام بمعنی تثبت) اس فعل (تکن) میں۔۔۔"انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔"اکن" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف (فعل تام بمعنی اثبت)۔۔۔اس فعل (اکن) میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔"اکن" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔

تمہید۔۔۔

اب مصنف مذکورہ مثال کی تفسیر فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای ان تکن فی البلدۃ اکن فی البلدۃ"

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر تو شہر میں ہو گا تو میں (بھی) شہر میں ہونگا

ترکیب نحوی

"ای" حرف تفسیر۔۔۔ "ان" حرفِ شرط۔۔۔ "تکن" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔۔ "فی" حرف جار ہے۔۔۔ "البلدۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "بلدۃ" مجرور ہے۔۔۔ جار مجرور ملکر "تکن" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔ "تکن" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا... "اکن" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف،۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوا۔۔۔۔ "فی" حرف جار ہے۔۔۔ "البلدۃ" ۔۔۔پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔ "بلدۃ" مجرور ہوا ۔۔۔جار، مجرور ملکر "اکن" فعل کالغو ہوا.... "اکن" فعل اپنے فاعل وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا.... شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا....

تمہید۔۔۔

دوسری تفسیری مثال

"ترکیبی عبارت" "ای اِن تکن فی البادیۃ اکن فی البادیۃ"

ترجمہ۔۔۔ اگر تو گاؤں میں ہو گا تو میں (بھی) گاؤں میں ہوں گا۔۔۔

ترکیب نحوی

"ای" حرف تفسیر۔۔۔ "اِن" حرفِ شرط ہے... "تکن" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔ "فی" حرفِ جار ہے۔۔۔ "البادیۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔۔ "بادیۃ" مجرور ہے۔۔۔ جار، مجرور ملکر "تکن" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔ تکن فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔ "اکن فی البادیۃ" ۔۔۔ "اکن" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی ۔۔۔ "فی" حرف جار ہے ۔۔۔۔ "البادیۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔۔ "بادیۃ" مجرور ہے۔۔۔ جار اپنے مجرور سے ملکر "اکن" فعل کو ظرف لغو ہوا۔۔۔ "اکن" فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا ۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔۔۔

ترکیبی عبارت "ومھما وھو للزمان"

ترجمہ۔۔۔ "واؤ عاطفہ ہے۔۔۔۔ مھما مبتدائے اول ہے۔۔۔۔۔واو زائدہ ہے۔۔۔ "ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع منفصل راجع بسوئے مبتدائے اول ۔۔۔یہ ھو ضمیر مبتدائے ثانی بن گئی۔۔۔لام حرف جار ہے۔۔۔ "الزمان" پہ الف لام برائے تعریف ہے... "زمان" مجرور ہے۔۔۔ جار، مجرور ملکر "ثابت" مقدر کا ظرف مستقر ہوا۔۔۔۔ "ثابت" اسم فاعل ... اس میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی (یعنی ھو) اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر۔۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر ہوا۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر۔۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر ہوا۔۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تمہید۔۔۔

پیچھے فرمایا کہ "مھما" زمان کے لیے ہے اب اسکی مثال بیان فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

"مثل مھما تذھب اذھب"

ترجمہ۔۔۔ جیسے۔۔۔ جب تو جائے گا میں (بھی) جاؤں گا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیبِ اول (مثل کے ساتھ ہو گی)

"مثل" مضاف ہے۔۔۔اور (مھما تذھب اذھب) سارا جملہ مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر۔۔۔۔ مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔مثال مضاف... "ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے۔۔۔اس مفہوم کے.. کہ (مھما کا زمان کے لیے ہونا) "ہ" ضمیر مضاف الیہ ہوئی... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتداء بن گیا۔۔۔ مبتداء و خبر ملکر۔۔۔جملہ اسمیہ خبریہ ہوا....

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔۔

اسم کے ساتھ جو ضمیرِ متصل ہو تو وہ مضاف الیہ واقع ہوتی ہے اور "مثال" اسم ہے لہذا اسکے ساتھ آنے والی ضمیر کو مضاف الیہ بنایا جاتا ہے۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم "مثالہ" کی "ہ" ضمیر کو مضاف الیہ بناتے ہیں۔۔۔

ترکیبِ ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"مھما تذھب اذھب"

"مھما" اسم شرط مفعول فیہ مقدم۔۔۔ "تذھب" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا "اذھب" صیغہ واحد متکلم۔۔۔۔ فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی "اذھب" فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"مھما" اسمِ شرط ہے اور ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ مقدم بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "مھما" کو مفعولِ فیہ مقدم بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف اسی مذکورہ مثال کی تفسیر و تشریح بیان کر رہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم"

ترجمہ۔۔۔یعنی اگر آج تو جائے گا تو میں (بھی) جاؤں گا

ترکیب نحوی

"اَی" حرف تفسیر ہے۔۔۔ "اِن" حرف شرط ہے۔۔۔۔ "تذھب" صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف...اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ "الیوم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔ "یوم" مفعول فیہ ہوا۔۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔

"اذھب الیوم"۔۔۔

"اذھب"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"الیوم"پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"یوم"مفعول فیہ ہے۔۔۔"اذھب"فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا....

ترکیبی قاعدہ۔۔۔۔

جو الفاظ "وقت، جگہ یا دن اور رات کے معنٰی دیتے ہیں وہ ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ بنتے ہیں اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الیوم "کو مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔

"مھما کی مثال کی دوسری تفسیری مثال"

ترکیبی عبارت "وان تذھب غدا اذھب غدا"

ترجمہ... اور اگر تو کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا

ترکیب نحوی

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔"اِن" حرف شرط ہے۔۔۔"تذھب"صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف ہے۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"غدا" مفعول فیہ ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔"اذھب غدا" ۔۔۔"اذھب"صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انا"ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"غدا"مفعول فیہ ہوا ۔۔۔"اذھب"فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا.....شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا....

تمہید۔۔۔

اب حیثما کی تفصیل بیان ہو گی۔۔۔

ترکیبی عبارت "وحیثما وھو للمکان"

ترجمہ۔۔۔۔اور حیثما وہ مکان کے لیے آتا ہے

نوٹ۔۔۔۔

"حیثما"۔میں "ما"برائے کافّہ ہے جو کہ "حیث" کو مضاف ہونے سے روکتی ہے حالانکہ حیث لازم الاضافت ہے۔۔۔یعنی حیث ایسے حروف میں سے ہے کہ جو لازماً مضاف ہوتے ہیں

ترکیب نحوی

"واؤ"عاطفہ ہے۔۔۔ءحیثما"مبتدائے اول ہوا۔۔۔،"واؤ"زائدہ ہے۔۔۔"ھو"ضمیر مرفوع منفصل راجع بسوئے مبتدائے اول....یہ ھو ضمیر مبتدائے ثانی بن گئی..."لام"حرفِ جار۔۔"المکان"پہ۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔"مکان"مجرور ہے۔۔۔جار، مجرور ملکر "ثابت"اسم فاعل کا ظرف مستقر ہوا۔۔ "ثابت"صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی۔۔۔اسکا فاعل ہوئی..."ثابت"اسم فاعل اپنے فاعل

وظرف مستقر سے ملکر۔۔۔شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کے لیے خبر ہوا۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

تمہید۔۔۔

اب مصنف "حیثما" کی مثال بیان فرمارہے ہیں۔۔۔لہذا فرمایا

"ترکیبی عبارت""مثل حیثما تقعد اقعد"۔۔۔۔۔

ترجمہ۔۔جیسے۔۔۔۔جہاں تو بیٹھے گا میں (بھی) وہاں بیٹھوں گا۔۔۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔حسبِ سابق مثل والی عبارت کی دو تراکیب ہونگیں۔۔۔

ترکیب نحوی

"مثل" مضاف ۔۔۔۔(حیثما تقعد اقعد) ... مکمل جملہ مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر ۔۔۔۔مبتدائے محذوف "مثالہ" کی خبر ہوا۔۔۔"مثال" مضاف ۔۔۔"ہ" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے اس مفہوم کے۔کہ ("حیثما" مکان کے لیے ہے) مضاف الیہ ہوئی۔۔۔۔"مثالُ" مضاف اپنے مضاف الیہ (ہ ضمیر) سے ملکر مبتداء۔ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.....

ترکیب ثانی (مثل کے بغیر ہو گی)

"حیثما"۔۔۔۔اسمِ شرط مفعول فیہ مقدم ہوا۔۔۔۔"تقعد" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔۔فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔"اقعد" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہے۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوُا...۔۔۔

ترکیبی قاعدہ۔۔۔

"حیثما" ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ مقدم بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "حیثُما" کو مفعول فیہ مقدم بنایا ہے۔۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

اب مصنف مذکورہ مثال کی تفسیر و تشریح فرمارہے ہیں لہذا فرمایا

ترکیبی عبارت "ای ان تقعد فی القریۃ اقعد فی القریۃ"۔۔۔۔

ترجمہ یعنی۔۔۔اگر تو گاؤں میں بیٹھے گا تو میں (بھی) گاؤں میں بیٹھوں گا۔۔۔۔۔۔۔

"ای" حرفِ تفسیر ہے۔۔۔"اِن" حرف شرط ہے۔۔۔"تقعد،؟" صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوا۔۔۔"فی" حرف جار۔۔۔۔"القریۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔۔"قریۃ" مجرور ہے۔۔۔جار، مجرور ملکر "تقعد" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔۔۔۔"اقعد فی القریۃ"۔۔۔"اقعد" صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہے۔۔۔۔"فی" حرف جار ہے ۔۔۔۔"القریۃ" پہ۔الف لام برائے

تعریف۔۔۔"قریۃ" مجرور ہے۔۔۔۔جار، مجرور۔۔۔ملکر "اقعد" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر۔۔۔۔جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔۔۔

القاعدہ۔۔۔

جس جملے کے شروع میں (اَی، حرفِ تفسیر) ہو تو وہ جملہ پچھلے کی تفسیر کر رہا ہوتا ہے بعد ازاں ترکیب۔۔اسکو جملہ مفسرہ کہتے ہیں۔۔۔

تمہید۔۔۔۔

دوسری تفسیری مثال

"وان تقعد فی البلدۃ اقعد فی البلدۃ"۔۔۔۔

ترجمہ۔۔۔اور اگر تو شہر میں بیٹھے گا تو میں (بھی) شہر میں بیٹھوں گا

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے۔۔۔۔"اِن" حرف شرط۔۔۔۔"تقعد" صیغہ واحد مذکر حاضر, فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔اس فعل میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہے۔۔۔۔"فی" حرف جار ہے۔۔۔۔"البلدۃ"، پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"بلدۃ" مجرور ہے۔۔۔جار, مجرور ملکر "تقعد" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا "اقعد فی البلدۃ" "اقعد" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا اسکا فاعل ہوئی۔"فی" حرف جار ہے۔۔"البلدۃ" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"بلدۃ" مجرور ہے۔۔۔جار مجرور ملکر "اقعد" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہوا۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا.....

ترکیبی عبارت "واذما وھو یستعمل فی غیر ذوی العقول"

ترجمہ۔۔۔۔اور اذما (تو) وہ غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے

ترکیب نحوی

"واؤ" عاطفہ ہے "اذما" مبتداء ہے دوسری "واؤ" زائدہ ہے۔۔۔۔"ھو" ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب, مرفوع منفصل راجع بسوئے "مبتدائے اول"....یہ ضمیر خود مبتدائے ثانی بن گئی۔۔۔۔"یستعمل"، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔اس فعل میں "ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی اسکا فاعل ہوئی..."فی" حرفِ جار ہے۔۔"غیرِ" مضاف ہے۔۔۔"ذوی" مضاف الیہ ہو کر مضاف ہوا۔۔۔۔"العقول" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"عقول" مضاف الیہ ہے۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "غیر" کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔۔"غیر"، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ۔۔۔"فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار، مجرور ملکر "یستعمل" فعل کا ظرف لغو ہوا۔۔۔فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔۔۔۔۔۔

مبتدائے ثانی (یعنی ھو) کی خبر ہوا۔۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر۔۔۔مبتدائے اول (یعنی (ازما) کی خبر ہوا۔۔۔مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا..

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

دو مبتداؤں کے درمیان موجود واؤ زائدہ ہوتی ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "اذما" اور "ھو" دونوں مبتداؤں کے درمیان موجود واؤ کو زائدہ قرار دیا ہے

ترکیبی قاعدہ نمبر2۔۔۔۔

ایک ترکیب میں ایک سے زائد مبتداء نہیں ہو سکتیں۔۔۔اگر کہیں پہ ایک سے زائد مبتداء بن بھی جائیں تو حقیقت میں دوسری مبتداء۔۔۔پہلی مبتداء کی خبر دے رہی ہوتی ہے جیسا کہ اوپر ترکیب میں واضح ہے۔۔۔لہذا مبتدائے حقیقی ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔۔جبکہ ایک مبتداء کی ایک سے زائد اخبار(خبریں) ہو سکتیں ہیں۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر3....

لفظِ "غیر" ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور یہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتا ہے یعنی معرفہ نہیں بنتا۔۔۔۔

ترکیبی عبارت "وان کان الفعل الثانی مضارعا دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل اذا کتبت اکتب"

ترجمہ۔۔۔اگر پہلے کے علاوہ دوسرا فعل مضارع ہو تو مضارع میں دو صورتیں جائز ہیں جزم اور رفع جیسے "اذا کتبت اکتب "(جو تو لکھے گا میں (بھی وہی) لکھوں گا).....

ترکیب نحوی

واؤ عاطفہ ۔۔۔"اِن" حرفِ شرط۔۔"کان"... صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف از افعالِ ناقصہ ۔۔۔۔۔"الفعل" موصوف بن گیا۔۔۔"الثانی"صیغہ واحد مذکر،اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "موصوف "اسکا فاعل ہوئی.....اسم فاعل اپنے فاعل شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل،موصوف " کی صفت ہوا۔۔۔۔موصوف وصفت ملکر "کان ء فعل ناقص "کا اسم بن گیا۔۔۔"مضارعاً"صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔۔۔۔اس میں "ھو"ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "کان "کا اسم۔۔۔اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"مضارعاً"اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "کان" فعلِ ناقص کی خبر ہوا۔۔۔"دون" مضاف ہے۔۔۔"الاول"صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الفعل"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔۔اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر۔۔۔"الفعل"کی صفت ہوا... موصوف وصفت ملکر "دون"کا مضاف الیہ ہوا۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر "کان"کا مفعولِ فیہ ہوا۔۔۔"کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہوا۔۔۔

"فالوجهان فی المضارع"

"فاء" جزائیہ ۔۔۔۔"وجهان" مبدل منہ ہوا۔۔"الجزم" معطوف علیہ ہوا۔۔"الرفع" معطوف ہوا۔۔۔معطوف علیہ و معطوف ملکر بدل بن گیا ۔۔۔۔مبدل منہ اور بدل ملکر مبتداء ہوا۔۔۔"فی المضارع"..."فی"حرفِ جار ہے۔۔۔"المضارع"صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھو"ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "الفعل" اسکا فاعل ہوئی۔۔۔"المضارع" اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "الفعل" کی صفت ہوا۔۔۔موصوف وصفت ملکر "فی" جار کا مجرور ہوا۔۔۔جار مجرور ملکر "ثابتان" مقدر کا ظرفِ مستقر ہوا۔۔۔"ثابتان"صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل۔۔۔اس میں "ھما" ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "مبتداء"اسکا فاعل ہوئی۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل و ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر جزاء ہوا ۔۔۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔

الجزم والرفع کی مزید دو طریقوں سے ترکیب ہو سکتی ہے۔۔۔جو کہ درج ذیل ہیں۔۔۔

دوسری ترکیب۔۔۔

"الجزم" پہ الف لام برائے تعریف ہے۔۔۔"جزم" مبتداء محذوف "احدھما" کی خبر ہوا۔۔۔"احد" مضاف ہے۔۔"ھما" ضمیر صیغہ تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "الوجھان"۔۔"ھما" مضاف الیہ بن گئی ۔۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا ۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔۔۔۔"والرفع"..."واؤ"عاطفہ۔۔۔"الرفع" پہ الف لام برائے تعریف..."رفع" مبتدائے محذوف "ثانیھما" کی خبر ہوا۔۔۔"ثانی" مضاف ہے..."ھما" ضمیر تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل راجع بسوئے "الوجھان" مضاف الیہ ہوئی۔۔۔مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتداء ہوا۔۔۔مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

تیسری ترکیب۔۔۔

"الجزم" پہ الف لام برائے تعریف ہے ۔۔" جزم" معطوف علیہ۔۔"واؤ"عاطفہ ہے ۔۔۔"الرفع" پہ الف لام برائے تعریف ۔۔"رفع "معطوف ہوا ۔۔۔معظوف علیہ و معطوف ملکر "اعنی" فعل مقدر کا مفعولِ بہ ہوا۔۔۔"اعنی" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف ۔۔۔اس فعل میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اسکا فاعل ہوئی۔۔۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا

ترکیبی قاعدہ نمبر 1۔۔۔۔

دون مضاف ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور ترکیبِ کلام میں مفعولِ فیہ بنتا ہے اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "دون" کو "کان" کا مفعولِ فیہ بنایا ہے۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 2۔۔۔۔

صیغہ صفت مثلاً اسم فاعل و۔ اسم مفعول و اسم تفضیل وغیرہ ترکیبِ کلام میں صفت بنتے ہیں اگر عبارت میں موصوف نہ ہو تو محذوف نکال کر انکو اس موصوف محذوف کی صفت بنایا جائے گا۔۔۔

اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ ترکیب میں "الثانی" اسم فاعل کو صفت بنایا ہے۔۔۔اور "الاول" اسم تفضیل کو بھی صفت بنایا ہے چونکہ عبارت میں موصوف نہ ہونے کی وجہ سے موصوف محذوف نکال کر اسکی صفت بنایا گیا۔۔۔۔

ترکیبی قاعدہ نمبر 3.....

صیغہ صفت مثلاً اسم فاعل و اسم مفعول و اسم تفضیل و اسم منسوب وغیرہ کو انکے فاعل "ضمیر" وغیرہ سے ملا کر کلام کا جز بنایا جائے گا۔۔۔ورنہ ڈائریکٹ انکو فاعل یا صفت کہنا بد مذہبوں کا طریقہ ہے اور یہ غلط ہے۔۔۔۔اسی قاعدے کے مطابق ہم نے مذکورہ تمام تراکیب میں صیغہ صفت کو اسکے فاعل سے ملا کر تراکیب کی ہیں۔۔۔۔